ران سیریز
سپیشل نمبر
مار
مظہر کلیم ایم اے
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ موجودہ ناول خیروشر کی ازلی آویزش پر ایک یادگار اضافہ ہے۔ شر کی قدیم دور سے موجود ہزاروں سطحیں چلی آرہی ہیں۔ شیطان نے ازل سے اب تک نیک انسانوں کو بہکانے اور انہیں راہ مستقیم سے ہٹانے کے لئے پوری دنیا پر آکٹوپس کی طرح اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ شیطان کی ذریات نے روپ بدل بدل کر اور ہر دور کے معاشرتی تقاضوں کے مطابق شر کی نئی نئی سطحیں قائم کر رکھی ہیں اور قدیم دور کے پراثر جادو کو وہ جدید دور میں جدید تقاضوں کے مطابق ڈھال کر انسانوں اور موجودہ دور میں خاص طور پر مسلمانوں کو بہکانے، انہیں عیش و سرمستی میں غرق کرنے اور اس طرح انہیں راہ مستقیم سے ہٹانے کی انتہائی خوفناک سازشیں کرتی رہتی ہیں لیکن خالق کائنات اس وقت تک ہی شیطان اور اس کی ذریات کو ڈھیل دیتا ہے جب تک معاملات اس کی قائم کردہ حدود کے اندر رہتے ہیں لیکن جب شیطان اور اس کی ذریات ان قائم کردہ حدود سے تجاوز کرنے لگتے ہیں تو پھر خیر کی طاقتیں ان کے خاتمے کے لئے حرکت میں آجاتی ہیں اور چونکہ عمران قدرت کی طرف سے بخشی ہوئی بے پناہ ذہانت، اس کی بخشی ہوئی صلاحیتوں سے مزین ہے اسی لئے ایسے معاملات میں جہاں معاملات دنیاوی آویزش کا

رخ اختیار کر لیتے ہیں تو وہاں عمران کو میدان عمل میں اتار دیا جاتا ہے اور پھر عمران اس شر کے خلاف جس انداز میں جدوجہد کرتا ہے اور جس طرح اپنی ذہانت اور صلاحیتوں کو استعمال کرتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس ناول میں بھی مسلمانوں کے دشمن یہودی قدیم ترین بابل اور نینوا کے دور کے ایک خوفناک کابوس جادو کو پوری دنیا میں پھیلا کر پورے عالم اسلام کے خاتمے کے لئے شیطانی سطح پر کوشش کرتے ہیں تو خیر کی طاقتیں عمران کو سامنے لے آتی ہیں اور پھر عمران اپنی جدوجہد اور جان توڑ کوششوں سے جس طرح اس شیطانی جادو اور اس کے بڑے بڑے شیطانوں کے مقابلے پر اترتا ہے اور جس طرح آخر کار وہ اس قدیم دور کے جادو کابوس کے مرکز مامار کو تباہ کرتا ہے وہ واقعی اس کا ہی کام ہے اور اس کی اس بے پناہ جدوجہد اور اس کے انجام سے محسوس ہو جاتا ہے کہ عمران واقعی ان کے اعتماد پر پورا اترتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ خیر و شر کی ازلی آویزش میں شر کی اس سطح اور اس کے خلاف جدوجہد آپ کے ذہنوں میں احساس اور سوچ کے بے شمار دریچے کھول دے گی۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع فرمائیں کیونکہ آپ کی آراء ہمیشہ میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں لیکن اس سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

لیہ سے مہر عاصم حفیظ لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "کیٹ ریٹ گیم" ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ یہ واقعی ایک منفرد اور خوبصورت ناول ہے۔ ایسا خوبصورت اور شاہکار ناول لکھنے پر ہماری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ چند باتوں میں قارئین کے خطوط کا جواب انتہائی غیر سنجیدگی سے دیتے ہیں اور ان کی ہر شکایت اور مشورے کو مذاق کے رنگ میں اڑا دیتے ہیں اور بس وعدے ہی کرتے رہتے ہیں لیکن کبھی قارئین کے مشوروں پر عمل نہیں کرتے۔ امید ہے آپ اس شکایت کو ضرور سنجیدگی سے لیں گے"۔

محترم مہر عاصم حفیظ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو شکایت کی ہے وہ واقعی دلچسپ ہے کیونکہ آپ عمران کے بارے میں تو لکھتے رہتے ہیں کہ اسے سنجیدہ نہ ہونے دیا کریں جبکہ مجھے آپ سنجیدگی کا سبق دیتے ہیں۔ ویسے ایسا نہیں ہوتا جیسے آپ کو احساس ہوا ہے۔ میرے لئے ہر قاری اور اس کی رائے بے حد وقیع ہوتی ہے۔ جواب صرف اس لئے مذاق کے رنگ میں دیا جاتا ہے کہ اس سے زیادہ ابلاغ ہوتا ہے۔ جو بات میں قاری تک پہنچانا چاہتا ہوں وہ زیادہ اچھے انداز میں پہنچ جاتی ہے اور جہاں تک قارئین کے مشوروں پر عمل کا تعلق ہے تو میں تو جو کچھ لکھتا ہوں قارئین کی آراء کو سامنے رکھ کر ہی لکھتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ طویل عرصے سے میرے قاری چلے آ رہے ہیں۔ امید ہے آپ اب مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پشاور صدر سے سید مقصود انور شاہ لکھتے ہیں۔ " آپ کا نیا ناول " مسلم کرنسی " پڑھا۔ یہ آپ کی نادر کاوشوں میں ایک اور شاہکار اضافہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ناول کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے البتہ اس ناول میں عمران نے خاص طور پر ہاورڈ اور گوشی جیسے قاتل کرداروں پر جس طرح رحم کھا کر زندہ چھوڑ دیا ہے اس سے مجھے شدید کوفت ہوئی ہے۔ عمران کو کہیں کہ اگر اس نے پاکیشیا کے دشمنوں پر اسی طرح رحم کھانا ہے تو پھر وہ سیکرٹ سروس چھوڑ کر کسی مجرم تنظیم میں شامل ہو جائے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے "۔

محترم سید مقصود انور شاہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو عمران نے آخر میں اپنے ساتھیوں کے سامنے اپنے اس فعل کی وضاحت بھی کر دی تھی۔ دراصل عمران کی نظریں آئندہ آنے والے حالات و واقعات پر بھی ساتھ ساتھ رہتی ہیں اور وہ پاکیشیا کے مجموعی اور مستقبل کے مفادات کو محفوظ رکھنے کے لئے بعض اوقات ایسے اقدامات کر گزرتا ہے جس سے آپ کو اور دیگر قارئین کو شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ بہرحال میں آپ کی شکایت عمران کو پہنچا دوں گا۔ امید ہے وہ آئندہ مجرموں اور دشمن ایجنٹوں پر رحم کھانے کی بجائے کوئی ایسا طریقہ استعمال کرے گا جس سے اس کا مقصد بھی پورا ہو جائے اور آپ کو شکایت بھی پیدا نہ ہو۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

آخر میں ان تمام قارئین اور احباب کا میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے میرے نوجوان بیٹے محمد فیصل جان کی وفات پر مجھے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں اور یہ خطوط مسلسل مجھے موصول ہو رہے ہیں۔ یہ قارئین کی بے پناہ محبت اور خلوص ہے کہ وہ میرے غم میں برابر شریک ہو رہے ہیں اور میرے مرحوم بیٹے، میرے اور میرے خاندان کے لئے خلوص سے دعائیں کر رہے ہیں چونکہ ان تمام خطوط کو " چند باتوں میں سمویا نہیں جا سکتا اس لئے میں صرف ان کے نام درج کر رہا ہوں۔ آپ کے ان خطوط نے مجھے حوصلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے گا اور یہ بھی وضاحت کر دوں کہ یہ نام بھی مکمل نہیں دیئے جا رہے کیونکہ اگر صرف نام ہی دے دیئے جائیں تو شاید بے شمار صفحات پر بھی پورے نہ آ سکیں۔ آئندہ ناولوں کی " چند باتوں " میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

مٹوٹلی ضلع ملتان سے راؤ صالح سکندر۔ بھلوال سے توصیف احمد۔ کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے محمود خان بلال۔ بھابڑا ضلع سرگودھا سے غلام مرتضےٰ انجم، فیصل شہزاد۔ پھلروان ضلع سرگودھا سے رانا محسن شاہین۔ ٹیکسلا سے جمشید خان، امجد خان، اعظم خان، محمد شکیل۔ ملتان سے عامر رضوان، شہیلیہ۔ مانسہرہ سے ثاقب مشتاق۔ چوک اعظم ضلع لیہ سے عرفات اشرف دانش۔ خان گڑھ سے فیصل خان۔ ساہیوال سے محمد اکرام اللہ حسن۔ سوہاوہ جہلم سے رحیم ارشد۔ خان پور کٹورہ ضلع رحیم یار خان سے این۔ اے بزمی دھریجہ۔ ہانگ کانگ سے طارق سلطان۔ حافظ آباد سے محمد مزمل

لطیف، حاکم خان ۔لیہ سے عاصم حفیظ ۔اوچ شریف ضلع بہاولپور سے
نعیم احمد ناز۔ بہاولنگر سے نعیم احمد چودھری۔ پشاور صدر سے سید
محفوظ انور شاہ۔ شہر کا نام لکھے بغیر محمد وسیم۔ رحیم یار خان سے ماسٹر
محمد بوٹا۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ سے سید محمد علی زیدی۔ خوشاب سے
ملک خالد محمود اعوان۔ رحیم یار خان سے عاطف مجید۔ پپلاں سے
عبدالخالق ہاشمی۔ جہانیاں منڈی سے خالد محمود، محمد آصف محمود۔ بھیرہ
سے صوفی غلام قادر، عتیق الرحمان، ابرار، محمد تنویر، محمد آصف،
خواجہ وسیم، محمد اقبال، عظمت، قاری ظہیر اور قاری ظفر اقبال۔
کراچی سے سید وجاہت علی۔ شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ سے رانا
ذوالفقار علی ضیاء۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کار چلاتا ہوا دارالحکومت
کے مضافات میں واقع ایک چھوٹے سے شہر روشن پورہ جا رہا تھا۔
روشن پورہ میں ڈاکٹر اعظم نے ابھی حال میں رہائش اختیار کی تھی۔
ڈاکٹر اعظم الیکٹرونکس میں بے حد مہارت رکھتے تھے اور ان کی ساری
زندگی گریٹ لینڈ میں الیکٹرونکس کے بارے میں کام کرتے ہی گزر
گئی تھی لیکن اب گزشتہ ایک سال سے وہ واپس اپنے آبائی ملک
پاکیشیا آ گئے تھے کیونکہ ان کے چار بیٹے اب الیکٹرونکس کی فیلڈ میں
ہی بڑے سائنس دان بن چکے تھے اور وہ چاروں گریٹ لینڈ کی
یونیورسٹیوں میں بہت اچھے عہدوں پر فائز تھے۔ ڈاکٹر اعظم کی بیوی
وفات پا چکی تھی اور بیٹی کوئی تھی ہی نہیں اس لئے وہ گریٹ لینڈ
میں بھی اکیلے رہتے تھے کیونکہ وہاں کی معاشرت میں جوائنٹ فیملی
سسٹم کا کوئی تصور ہی نہ تھا اور ان کی بہوئیں بھی شاید ان کی

موجودگی کو آزادی میں خلل سمجھتی تھیں اس لئے وہ اکیلے رہتے تھے اور
پھر اکیلے رہتے رہتے ایک روز انہوں نے واپس اپنے آبائی ملک جانے
کا فیصلہ کر لیا۔ گو ان کے بیٹوں نے ان کے اس فیصلے کی دبے
لفظوں میں مخالفت کی بھی تھی لیکن انہوں نے اپنا فیصلہ تبدیل نہ
کیا اور وہ ہمیشہ کے لئے پاکیشیا شفٹ ہو گئے۔ یہاں روشن پورہ میں
ان کا خاصا بڑا حویلی نما آبائی مکان موجود تھا اور چونکہ انہوں نے
الیکٹرونکس کی کئی ایسی اشیاء ایجاد کر کے اپنے نام سے پیٹنٹ کرا
رکھی تھیں جنہیں مختلف کمپنیوں نے ان سے رائلٹی کی بنا پر خریدی
تھیں اس لئے ان کمپنیوں سے انہیں لاکھوں روپے ماہانہ کی رائلٹی
ملتی رہتی تھی جس کی وجہ سے وہ بڑے آرام اور سکون سے نہ صرف
اپنی زندگی گزار سکتے تھے بلکہ اس اپنے آبائی مکان میں انہوں نے اپنے
شغل کے لئے ایک چھوٹی لیبارٹری بھی بنالی تھی جہاں وہ کام کرتے
رہتے تھے۔ عمران سے ان کی ملاقات ایک فنکشن میں ہوئی اور عمران
چونکہ طویل عرصے سے معیاری سائنسی میگزینوں میں ان کے
الیکٹرونکس کے مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھتا رہتا تھا اس
لئے وہ ان سے مل کر بے حد خوش ہوا اور ڈاکٹر اعظم کو بھی عمران کی
طبیعت کچھ اس طرح پسند آگئی کہ انہوں نے اسے اپنے گھر آنے کی
دعوت دے دی اور عمران اس دعوت کے سلسلے میں روشن پورہ جا
رہا تھا۔ روشن پورہ دارالحکومت سے باہر جانے والی اس مین روڈ پر
واقع نہ تھا بلکہ ایک بائی روڈ پر تقریباً بیس بائیس کلو میٹر کے فاصلے پر

تھا اور عمران اس وقت اسی بائی روڈ پر ہی سفر کر رہا تھا۔ یہاں مین
روڈ کی نسبت ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی کیونکہ یہ سڑک روشن
پورہ اور مین روڈ کو آپس میں ملاتی تھی اس لئے صرف روشن پورہ سے
دارالحکومت اور دارالحکومت سے روشن پورہ جانے والی گاڑیاں ہی
یہاں سے گزرتی تھیں۔ روشن پورہ چونکہ پسماندہ سا قصبہ تھا اس لئے
یہاں چند افراد کے پاس ہی کاریں تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس سڑک پر
کوئی کار اب تک عمران کو نظر نہ آئی تھی اس لئے عمران کی سپورٹس
کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ
اچانک عمران کو پوری قوت سے بریک لگانے پڑے اور کار کے
پہیوں نے ایک طویل چیخ مار کر سڑک کو پکڑ لیا۔ اس طرح سائیڈ
سے سڑک پر اچانک آ جانے والے ایک مجہول قسم کے آدمی کے
بالکل قریب جا کر کار رک گئی۔ وہ آدمی جس کے کھچڑی نما بال نہ
صرف پریشان تھے بلکہ وہ کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس آدمی کا
چہرہ انتہائی ویران سا تھا۔ آنکھیں پھٹی پھٹی سی دکھائی دے رہی
تھیں۔ جسم پر سیاہ رنگ کا عبا نما لباس تھا۔ گلے میں سرخ رنگ کے
بڑے بڑے منکوں کی دو تین مالائیں سی پڑی ہوئی تھیں اور وہ آدمی
عین سڑک کے درمیان پہنچ کر نہ صرف رک گیا تھا بلکہ اس نے اپنا
منہ بھی اس طرف کر لیا تھا جس طرف سے عمران کی کار آ رہی تھی
اور انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی سپورٹس کار پوری قوت سے بریک
لگنے کے بعد اس مجہول سے آدمی کے جسم سے صرف چند انچ کے فاصلے

پر جا کر رک گئی تھی اور یہ بھی سپورٹس کار کی وجہ سے ہوا تھا کیونکہ ایسی کاروں کا بریک سسٹم عام کاروں سے مختلف ہوتا ہے ورنہ اگر اتنے فاصلے سے اور اتنی سپیڈ سے دوڑنے والی عام کار کے بریک پوری قوت سے لگائے جاتے تب بھی وہ اس آدمی کو یقیناً کچلتی ہوئی گزر جاتی۔

" واہ۔ کیا جدید دور آگیا ہے کہ اب گلے میں رسی ڈالنے، پانی میں ڈوبنے یا بلندی سے چھلانگ لگانے کی بجائے کار کے نیچے آکر خود کشی کی جاتی ہے"....... عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ باوجود شدید غصے کے اس نے اپنا لہجہ حیرت انگیز طور پر نرم رکھا تھا۔

" تمہارا نام علی عمران ہے"....... اس آدمی نے سائیڈ سے ہو کر کھڑکی کے قریب آتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں۔ مگر تم کون ہو اور مجھے کیسے جانتے ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم خود کشی کرنے کی نیت سے سڑک پر آئے ہو"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں کون نہیں جانتا بابا۔ ویسے مجھے یقین تھا کہ تمہاری کار رک جائے گی۔ بہرحال میں یہاں ایک گھنٹے سے تمہارے انتظار میں تھا"....... اس آدمی نے پھٹے پھٹے سے لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز قدرے کرخت تھی۔

" اوہ۔ تم کون ہو اور کیوں یہاں موجود تھے"....... عمران نے اس بار زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم فوری طور پر واپس جاؤ اور مرشد چراغ شاہ صاحب سے جا کر ملو۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں تمہیں روک کر ان کا پیغام دوں"....... اس آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ میں ادھر آؤں گا اور تمہیں پیغام کیسے مل گیا اور پھر تم نے مجھے پہچانا کیسے۔ کیا مطلب"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان باتوں سے تمہارا کوئی مطلب نہیں۔ تمہیں میں نے پیغام دے دیا ہے اس کے بعد تمہاری مرضی ہے"....... اس آدمی نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ سڑک کے کنارے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور وہاں پہنچ کر دوسری طرف گہرائی میں اتر گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ ادھر کھائیاں ہوں گی اس لئے وہ نظر آنا بند ہو گیا تھا۔ اب عمران کے لئے مسئلہ بن گیا کہ وہ اب روشن پورہ جائے یا واپس دارالحکومت پہنچ کر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جائے۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو ں نے کار آگے بڑھا دی۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ شاہ صاحب کے ہاں ن موجود ہے اس لئے وہ روشن پورہ پہنچ کر ان سے فون پر بات ے گا اور اگر انہوں نے حکم دیا تو واپس ان کے پاس پہنچ جائے گا۔ نانچہ یہ سوچ کر وہ آگے بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی کار نے پوری طرح سپیڈ ں نہ پکڑی تھی کہ اچانک اسے ایک جھٹکا سا لگا اور کار کا انجن بند ہو

گیا۔

"یہ کیا ہوا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کار کا بونٹ کھولنے کا لیور کھول کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا ہی تھا کہ اس نے سڑک کے کنارے اسی آدمی جس نے اسے روکا تھا، کا سر ابھرتے ہوئے دیکھا۔ وہ گہرائی سے اوپر آ رہا تھا اور چند لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ گیا۔

"واپس جاؤ واپس۔ ورنہ کار آگے نہیں جائے گی۔ واپس جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت جاؤ۔ یہی حکم ہے۔ واپس جاؤ"....... اس آدمی نے وہیں سڑک کے کنارے کھڑے کرخت اور چیختی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور ایک بار پھر نیچے گہرائی میں اترتا چلا گیا۔

"عجیب چکر ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس جانے کی نیت سے وہ دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے واپس جانے سوچ کر کار سٹارٹ کی تو کار فوراً ہی سٹارٹ ہو گئی۔ عمران نے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ دروازہ کھول کر وہ دوبارہ نیچے اترا۔ ا کے لیور کھینچنے کی وجہ سے تھوڑے سے اٹھے ہوئے بونٹ کو اس بند کیا اور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اب کار تو سٹارٹ ہو گئی ہے اس لئے اب فون ہی کر لو گا"....... عمران نے کہا اور دوبارہ کار سٹارٹ کرنے کی کوشش

لیکن کار سٹارٹ نہ ہوئی۔ اس نے نیچے اترنے کے لئے دروازہ کھولا ہی تھا کہ ایک بار پھر وہی آدمی گہرائی سے نکل کر سڑک پر آ گیا۔ اس بار وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے عمران کی کار کی طرف آ گیا۔

"کیوں ضد کر رہے ہو بابا۔ یہ تو سید صاحب بڑے نرم دل ہیں ورنہ ہم جیسے لوگوں کے ہاتھ تم چڑھ جاتے تو اب تک تمہارے سری پائے الگ ہو چکے ہوتے۔ جاؤ اور ان سے ملو۔ جاؤ۔ اب میں نے ہاتھ لگا دیا ہے۔ اب یہ کار چل پڑے گی۔ جاؤ ورنہ بہت بڑا نقصان اٹھاؤ گے"....... اس آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر کار کے بونٹ پر ہاتھ مار کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی تو کار آسانی سے سٹارٹ ہو گئی۔

"نجانے اس کائنات میں کیسے کیسے اسرار ہیں۔ اس بابا کو تو کاروں کی ورکشاپ کھول لینی چاہئے۔ بس ہاتھ لگایا اور کار ٹھیک"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار موڑی اور اسے گھما کر وہ سڑک کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ سڑک کی دوسری طرف کوئی کھائی موجود نہ تھی بس دور دور تک میدان ہی میدان تھا۔ سڑک کا کنارہ بھی ہموار تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ آدمی کہاں سے اوپر آتا تھا اور کہاں سے

نیچے جاتا تھا"....... عمران کے لہجے میں بے پناہ حیرت کے تاثرات موجود تھے لیکن کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔

" عجیب اسرار ہے۔ اب تو اپنی آنکھوں پر بھی اعتماد نہیں رہا"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کار البتہ اب انتہائی تیز رفتاری سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ سید چراغ شاہ صاحب کے گھر کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور نیچے اترا ہی تھا کہ شاہ صاحب کے گھر سے ان کا صاحبزادہ باہر آگیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

" بڑے شاہ صاحب نے بلوایا ہے"....... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" وہ مسجد میں ہیں جناب۔ آپ وہیں تشریف لے جائیں"۔ صاحبزادے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا قریب ہی چھوٹی سی دیہاتی انداز کی بنی ہوئی مسجد کی طرف بڑھ گیا۔ مسجد کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے بوٹ اور جرابیں اتاریں اور ٹائی اتار کر اس نے جیب میں رکھی اور کوٹ اتار کر اس نے چٹائی پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ وضو کرنے بیٹھ گیا۔ وضو کرنے کے بعد اس نے کوٹ پہنا اور مسجد کے صحن کو کراس کر کے وہ اندرونی بڑے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شاہ صاحب ایک چٹائی پر دوزانو بیٹھے تسبیح پڑھنے میں مصروف تھے۔

" اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ "....... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خشوع خضوع سے سلام کیا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہٗ۔ آؤ عمران بیٹے۔ بیٹھو"....... شاہ صاحب نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران ان کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

" تمہیں اس انداز میں یہاں آنے میں جو تکلیف ہوئی ہے اس کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ اصل میں میں نہیں چاہتا کہ تم جیسا صالح نوجوان غفلت میں مارا جائے۔ تم ڈاکٹر اعظم سے ملنے جارہے تھے اور وہاں ڈاکٹر اعظم کے پاس تمہارے ہلاک کر دیئے جانے کی ساری کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ گو اللہ تعالیٰ کی تم پر خصوصی رحمت ہے اس لئے تم ہلاک نہ ہوتے لیکن اس قدر زخمی ضرور ہو جاتے کہ تمہیں کم از کم دو تین ماہ ہسپتال میں رہنا پڑتا"....... سید چراغ شاہ صاحب نے بڑے سکون بھرے لہجے اور اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" اوہ۔ کیا ڈاکٹر اعظم نے یہ سب کچھ کرنا تھا۔ لیکن کیوں"۔ عمران کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" اوہ نہیں۔ ڈاکٹر اعظم تو بس سائنس دان ہے۔ شریف آدمی ہے۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ یہودی تمہیں پوری دنیا میں اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں اور تم نے انہیں اور ان کے

ملک اسرائیل کو ہمیشہ بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے تمہارے خلاف اپنی تمام کوششیں کر دیکھیں لیکن وہ ناکام رہے تو اس بار انہوں نے ایک نئے انداز میں کام کرنے کا سوچا۔ ایکریمیا کے ایک چھوٹے سے شہر ہاکو میں بلیک میجک کا ایک بہت بڑا عامل رہتا ہے۔ بظاہر یہ شخص لارڈ ہے اور وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ اس کی وسیع و عریض جاگیر ہاکو میں ہے۔ اس کا نام لارڈ جیکسن ہے اور یہ اپنے محل میں رہتا ہے جو ہاکو میں ہے لیکن دراصل یہ ایک قدیم ترین دور کے ایک شیطانی جادو جسے اس دور میں کابوس جادو کہا جاتا تھا، کا بہت بڑا عامل ہے۔ یہ جادو چونکہ شیطانی جادو ہے اس لئے اسے بلیک میجک کہا جاتا ہے۔ اس جادو کا نام صرف لارڈ ہی جانتا ہے اور عام طور پر یہ اپنے آپ کو بلیک میجک کا ہی عامل کہلواتا ہے۔ کابوس جادو بابل اور نینوا کی اس قدیم ترین تہذیب کا جادو ہے جب ہاروت اور ماروت دو فرشتے وہاں بھیجے گئے تھے۔ اس وقت عام طور پر یہ جادو میاں بیوی کے دوران علیحدگی کے کام آتا تھا۔ بعد میں اس تہذیب کے خاتمے کے ساتھ ساتھ بظاہر یہ جادو بھی ختم ہو گیا لیکن ہر سو سال بعد اس کا ایک عامل پیدا ہو جاتا جو آئندہ سو سال بعد اسے دوسرے کو دے دیتا اور خود ختم ہو جاتا۔ اس طرح اب یہ جادو اس لارڈ جیکسن کے پاس ہے۔ یہ جادو عام کالے جادو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس جادو میں سیاہ رنگ کے انتہائی خوفناک نسل کے سانپوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ان سانپوں کی یہ نسل بھی اسی قدیم دور سے چلی آ رہی ہے۔ دنیا

والوں کو ان سانپوں کے بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں ہے کیونکہ اس نسل کے جتنے بھی سانپ ہیں وہ سب لارڈ جیکسن کے غلام ہیں اور لارڈ جیکسن کابوس جادو کی مدد سے انہیں اس قدر طاقتور بنا دیتا ہے کہ یہ سانپ انسانی شکل میں ظاہر ہو کر کام کرتے ہیں اور پھر واپس اس کے محل میں چلے جاتے ہیں۔ ان سانپوں کو جمیٹیا کہا جاتا ہے۔ انہیں کسی عام انداز میں نہ ہلاک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کے شر سے بچا جا سکتا ہے۔ بہرحال مختصر یہ کہ یہودیوں نے لارڈ جیکسن سے رابطہ کیا اور اسے اپنے ساتھ ملا لیا کہ وہ اس کابوس جادو کی مدد سے تمہیں ہلاک کر دے۔ چنانچہ لارڈ جیکسن نے تمہاری طرف توجہ کی تو اسے معلوم ہو گیا کہ تم ڈاکٹر اعظم کے پاس جا رہے ہو۔ چنانچہ لارڈ جیکسن نے اپنا ایک طاقتور جمیٹیا وہاں بھجوا دیا تاکہ جیسے ہی تم وہاں پہنچو وہ اپنے مخصوص انداز میں وار کر کے تمہیں ہلاک کر دے۔ اس جمیٹیئے نے ڈاکٹر اعظم کے نوکر کا روپ دھارا ہوا ہے اور اس نوکر کو ہلاک کر کے اس کی لاش کھیتوں میں پھینک دی ہے۔ مجھے جب اس کی اطلاع دی گئی تو میں نے تمہیں وہاں جانے سے روک کر یہاں بلوا لیا ہے تاکہ تمہیں اس کی باقاعدہ اطلاع دے دی جائے اور تم غفلت میں نہ مارے جاؤ"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بے حد مہربانی شاہ صاحب کہ آپ نے یہ سب کچھ میرے لئے کیا۔ مجھے اپنی موت یا زندگی کے بارے میں کوئی پریشانی

نہیں ہے کیونکہ میرا یہ ایمان ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے۔ البتہ آپ کی بات درست ہے کہ زخمی ہو کر میں تکلیف ضرور اٹھاتا جس سے آپ نے مجھے بچالیا لیکن کیا وہ جمیٹیا میرے فلیٹ پر آکر مجھ پر حملہ نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتا۔ صرف مسئلہ یہ ہے کہ جمیٹیا اس وقت ہاتھ ڈالتا ہے جب کوئی آدمی بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر حرکت میں نہ ہو۔ جب تک تم کار میں تھے جمیٹیا تمہارے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا لیکن جیسے ہی تم ڈاکٹر اعظم کے پاس جا کر بیٹھتے وہ تم پر وار کر دیتا اور اب تم جا کر جب فلیٹ میں بیٹھو گے وہ آکر وار کر دے گا"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"اس سے بچاؤ کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ جیکسن کے پاس سینکڑوں ہزاروں جمیٹیئے ہیں۔ تم کس کس کو ہلاک کرتے پھرو گے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"تو پھر آپ فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جب تک اس لارڈ جیکسن کا خاتمہ نہیں ہو گا تب تک یہ معاملہ ختم نہیں ہو سکتا"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ میں ہاکو جا کر اس لارڈ جیکسن کا خاتمہ کر دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہ کام تمہارے ذمے ڈال دیا گیا ہے اور یہ تم نے کرنا ہے۔ چاہے خوشی سے کرو چاہے جبراً کرو۔ خود بخود حالات ایسے بنتے چلے جائیں گے کہ تمہیں اس لارڈ جیکسن کے خلاف کام کرنا پڑے گا۔ میں نے تو صرف تمہیں اطلاع دی ہے۔ یوں سمجھ لو کہ اس معاملے میں میری حیثیت صرف ایک قاصد کی ہے"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو آپ سے بڑے درجے پر بھی کوئی ہے"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میں تو کسی درجے پر بھی فائز نہیں ہوں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی عاجز اور حقیر بندہ ہوں۔ ایک مشت استخوان۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ایسے بھی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت بھری نظریں رہتی ہیں۔ یہ فیصلہ ان کا ہے کہ اس لارڈ جیکسن کے خاتمہ کے لئے تمہیں ان کے مقابل لایا جائے حالانکہ وہ اگر حکم دے دیتے تو میں اس کے مقابل جانے سے ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچاتا لیکن میں بوڑھا سا دیہاتی آدمی ہوں اور تمہاری طرح کا تجربہ مجھے حاصل نہیں ہے اس لئے تمہارا انتخاب کچھ سوچ سمجھ کر ہی کیا گیا ہو گا۔ ویسے شاید ایسا نہ ہوتا لیکن اس لارڈ جیکسن نے اپنے اس شیطانی جادو کا بوس کو اب پھیلانا شروع کر دیا ہے اور اس نے اپنے جمیٹیوں کے ذریعے ان معاملات میں مداخلت شروع کرا دی ہے جن میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جا سکتی اس لئے اس سلسلے کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ورنہ تو صدیوں سے یہ سلسلہ چلا آرہا تھا اور شاید صدیوں تک اور

بھی چلتا رہتا کیونکہ شیطان کا شر تو قیامت تک خیر کے مقابل کام کرتا رہے گا لیکن اس شر کی چند حدود ہیں۔ جب یہ ان حدود سے باہر جانے لگتا ہے تو پھر اسے ختم کر دیا جاتا ہے"۔ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بات کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے اور مجھ سے رہا بھی نہیں جا رہا۔ آخر اس سلسلے کے لئے میرا ہی انتخاب کیوں کر لیا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہیں اپنے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی خاص رحمت کی ہے۔ تم عام دنیاوی ذہانت کے لحاظ سے اس قدر آگے ہو کہ بہت کم لوگ تمہاری ذہانت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذہن کو بروقت اور فوری فیصلہ کرنے کی بھی قوت بخشی ہوئی ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ تمہارا اپنا اس میں کوئی کمال نہیں ہے۔ اس کے علاوہ تم انتہائی باکردار بھی ہو۔ تمہارے کردار میں کوئی جھول نہیں ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ تم سخی بھی ہو اور لوگوں کو بے دھڑک اور بے لوث امداد بھی کرتے رہتے ہو۔ تمہاری ماں کی دعائیں بھی دن رات تمہارے ساتھ ہیں۔ تم اس دور میں بھی اپنی والدہ کا احترام و ادب اس حد تک کرتے ہو کہ شاید اس دور میں کوئی دوسرا اس کا تصور بھی نہ کر سکے۔ اس طرح تمہاری شخصیت ایسی بن چکی ہے کہ بہت کم لوگ تمہاری طرح کے ہوں گے اور بعض کاموں میں تمہاری جیسی شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں خیر کی عام قوتیں اس قدر موثر ثابت نہیں ہو سکتیں۔ جس طرح تم مشن کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرتے ہو۔ اسی طرح تمہارا بھی انتخاب کر لیا جاتا ہے"۔ شاہ صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی مجھ ناچیز پر خصوصی رحمت ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آپ فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ بتا دوں کہ چونکہ اس لارڈ جیکسن کا مقصد تمہارا خاتمہ ہے اس لئے یہ معاملہ تمہاری ذات تک محدود ہے اس لئے روشنی کی قوتیں تمہاری پشت پر نہیں ہوں گی۔ البتہ چونکہ تم نے لارڈ جیکسن کا خاتمہ کرنے کے لئے اس کے مقابل آنا ہے اور کابوس جادو انتہائی طاقتور جادو ہے۔ عام کالے جادو سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ طاقتور اس لئے اس معاملے میں تمہاری رہنمائی کی جا سکتی ہے لیکن لائحہ عمل تمہیں خود طے کرنا پڑے گا اپنی ذہانت سے۔ جہاں تک اس جمیٹیئے کا تعلق ہے تو یہ اب تمہارے فلیٹ پر پہنچ چکا ہے۔ تمہارا باورچی سلیمان اپنے گاؤں گیا ہوا ہے اس لئے وہ اس کے ہاتھوں بچ گیا ہے ورنہ وہ لازماً سلیمان کا روپ دھار لیتا۔ بہرحال اب وہ کسی بھی روپ میں تم سے ملے گا۔ ان جمیٹیوں کی ایک خاص نشانی ہے ورنہ وہ عام انسانوں کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ بنیادی طور پر سانپ ہوتے ہیں اس لئے ان سے سانپ کی مخصوص بو آتی رہتی ہے

اور ان کی پیشانی کی بائیں طرف نیلے رنگ میں ایک چھوٹے سے
کنڈلی مار کر بیٹھے ہوئے سانپ کی تصویر گندھی ہوئی ہوتی ہے"۔ شاہ
صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے شاہ صاحب کہ سانپ انسان بن جائے ۔ یہ
تو قانون قدرت کے ہی خلاف ہے"....... عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

" وہ بن نہیں جاتے صرف نظر ایسے آتے ہیں۔ تم نے مقدس
کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے مقابلے کے
بارے میں پڑھا ہو گا۔ ان کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں جو انہوں نے
زمین پر پھینکیں تو وہ سانپ نظر آنے لگ گئیں جبکہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے جب اپنا عصا پھینکا تو وہ اژدھا بن کر ان سب کو کھا
گیا اور ان جادوگروں نے فوراً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نبی
ہونے کا اقرار کر لیا اور بادشاہ کی دھمکیوں کے باوجود وہ اپنے موقف
پر ڈٹے رہے ۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ صرف یہ کہ وہ جادوگر تھے ۔ انہیں
معلوم تھا کہ ان کی لکڑیاں اصل سانپ نہیں بن سکتیں صرف جادو
کی وجہ سے دوسروں کو سانپ کی طرح نظر آنے لگتی ہیں لیکن حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا عصا اصل اژدہا بن گیا اور ان کو کھا گیا۔ اس سے
فوراً انہیں یقین ہو گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی طرح
جادوگر نہیں ہیں بلکہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ اسی طرح یہ
جمیٹیئے انسان کے روپ میں سانپ ہی رہتے ہیں لیکن نظر انسانوں

جیسے آتے ہیں"....... شاہ صاحب نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر مجھے کیا کرنا ہو گا۔ کیا ان کے سامنے بین بجانا ہو گی"۔
عمران سے نہ رہا گیا تو وہ اپنے انداز میں بات کر ہی گیا تو سید چراغ
شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" پھر باقی تمام عمر بین ہی بجاتے رہ جاؤ گے"....... شاہ صاحب
نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ شاہ صاحب
نے واقعی انتہائی گہری بات کی تھی کہ سانپوں جیسی خصلت رکھنے
والے انسان تو معاشرے میں ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔

" آپ نے بہت گہری بات کی ہے شاہ صاحب۔ بہرحال آپ کا
وقت بے حد قیمتی ہے اس لئے آپ اس سلسلے میں میری جو رہنمائی
کرنا چاہیں وہ فرمادیں تاکہ میں اس سلسلے میں کام کا آغاز کر
سکوں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جمیٹیئے اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جس کے پاس
سانپ کی کینچلی موجود ہو اور وہ میں نے تمہارے لئے منگوا کر رکھی
ہوئی ہے۔ تمہارے فلیٹ پر موجود جمیٹیا تو بہرحال فرار ہو جائے گا
اور وہ تمہارے قریب نہ آسکے گا لیکن لارڈ جیکسن کے پاس صرف
جمیٹیئے ہی نہیں اور بھی بے شمار شیطانی طاقتیں ہیں اس لئے اس نے
تم پر مسلسل اور بے دریغ وار کرتے رہنا ہے اور تم بہرحال بہتر
جانتے ہو کہ ان شیطانی حربوں سے بچنے کے لئے تمہیں کیا کرنا چاہئے
پاکیزگی کا حصار، وضو اور خوشبویات کا استعمال اور اس کے ساتھ

ساتھ اگر تم آیت الکرسی کا ورد بھی کرتے رہو تو انشاء اللہ ان شیطانی طاقتوں سے محفوظ رہو گے"...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو اب میرے ذمے کام صرف اتنا ہے کہ میں نے اس لارڈ جیکسن کو ہلاک کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تمہیں کوئی حکم نہیں دیا جا رہا۔ یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو اور کیا نہیں۔ البتہ اگر تم اس لارڈ جیکسن کا خاتمہ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لو گے اور یہ ایسی نایاب دولت ہے جس کی طلب اور کوشش میں لوگ عمریں گنوا دیتے ہیں لیکن پھر بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے"...... شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پلاسٹک کا لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" اس لفافے میں سانپ کی کینچلی ہے۔ اسے اپنی جیب میں رکھنا۔ جب تک یہ تمہارے پاس رہے گی جمیٹیئے تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے وہ لفافہ لے کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

" اب تم جا سکتے ہو۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔ میں عاجز بھی تمہارے حق میں دعائے خیر کرتا رہوں گا"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران اٹھا، اس نے شاہ صاحب کو سلام کیا اور واپس مڑ کر صحن سے ہوتا ہوا مسجد کے بیرونی حصے میں آ گیا۔ اس نے بوٹ پہنے اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

بڑے کمرے میں موجود ایک آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد، بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے گہرے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے بال پیچھے کی طرف مڑے ہوئے تھے۔ چہرے پر خباثت اور شیطینیت جیسے ثبت ہوئی نظر آتی تھی۔ اس کے ہاتھ میں سگار تھا اور وہ کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا سگار پینے میں مصروف تھا۔ سگار میں سے عجیب ناگوار سی بو نکل رہی تھی لیکن وہ اس بو کو زور زور سے سانس لے کر اس طرح اپنے اندر کھینچ رہا تھا جیسے یہ اس کے لئے انتہائی نایاب خوشبو ہو کہ اچانک کسی سانپ کی تیز پھنکار کمرے میں سنائی دی تو وہ آدمی بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" آجاؤ"...... اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا تو کمرے کا دروازہ

کھلا اور ایک انتہائی دبلا پتلا بانس کی طرح لمبا آدمی جس کا چہرہ بھی بے حد لمبوترا تھا، سر پر چھوٹے چھوٹے بال تھے جو اکڑے ہوئے تھے، اس کی آنکھوں میں انتہائی تیز چمک تھی اور اس نے دھاری دار کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا، اس کے پیروں میں سفید اور سیاہ رنگ کے دھبوں والے بوٹ تھے، بوٹ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ سانپ کی کھال سے بنائے گئے ہوں، اندر داخل ہوا اور میز کے سامنے پہنچ کر وہ لہرانے کے انداز میں سینے تک جھک گیا۔

" شاکال۔ کیا خبر لائے ہو"...... اس بھاری چہرے والے آدمی نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" لارڈ۔ جمیٹیا ناکام واپس آیا ہے"...... اس آدمی جسے شاکال کہا گیا تھا، نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بھاری چہرے والا آدمی جسے لارڈ کہہ کر پکارا گیا تھا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا کہہ رہے ہو شاکال۔ جمیٹیا ناکام لوٹا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے اس دبلے پتلے آدمی کی بات پر کسی صورت بھی یقین نہ آ رہا ہو۔

" میں درست کہہ رہا ہوں لارڈ۔ اس کی وجہ اصل میں ایک بہت بڑی نوری شخصیت بنی ہے۔ اس نے اس آدمی کو بچا لیا اور جمیٹیئے کو ناکام واپس لوٹنا پڑا"...... شاکال نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" تفصیل بتاؤ۔ کون نوری شخصیت اور اس نے کیا کیا ہے۔ یہ تو تم نے میری زندگی میں نئی بات بتائی ہے"....... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لارڈ۔ وہ آدمی جو ہمارا نشانہ تھا اور جس کا نام عمران ہے پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔ جب جمیٹیا اس کی بو سونگھتا ہوا وہاں پہنچا تو عمران کار میں بیٹھ کر کہیں جا رہا تھا۔ چونکہ کار حرکت میں تھی اس لئے جمیٹیا اس کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ جمیٹیئے نے اس کا ذہن پڑھا تو وہ وہاں کے ایک مضافاتی قصبے روشن پورہ میں ایک آدمی ڈاکٹر اعظم کے پاس جا رہا تھا اس لئے جمیٹیا وہاں پہنچ گیا اور اس نے ڈاکٹر اعظم کے ایک ملازم کو ہلاک کر کے اس کا روپ دھار لیا۔ لیکن پھر جمیٹیئے کو معلوم ہوا کہ اس کا شکار راستے سے ہی واپس چلا گیا ہے تو وہ دوبارہ اس کے فلیٹ پر پہنچ گیا لیکن فلیٹ خالی تھا۔ جمیٹیئے نے اسے تلاش کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا شکار ایک عبادت گاہ میں موجود تھا اور عبادت گاہ کے گرد نورانی ہالہ تھا جس کے قریب وہ نہ جا سکتا تھا لیکن جمیٹیا انتظار کرتا رہا۔ پھر اس کا شکار باہر آیا تو جمیٹیا اس پر جھپٹنے کے لئے تیار ہو گیا لیکن جیسے ہی وہ قریب گیا تو اسے فوراً ہی واپس بھاگنا پڑا کیونکہ اس کے شکار کے پاس مارکنی موجود تھی اور مارکنی کی موجودگی میں جمیٹیا اس کے قریب ہی نہ جا سکتا تھا ورنہ وہ جل کر راکھ بھی ہو سکتا

تھا۔ اس نے بے حد کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا اور پھر اس نے مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے سارے حالات بتائے تو میں نے اسے واپس بلا لیا"....... شاکال نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ نوری شخصیت کا کیا مطلب ہوا۔ اس کے بارے میں تو تم نے کچھ نہیں بتایا"....... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" میں نے خود اس بارے میں معلومات حاصل کیں کہ جمیٹیا کا شکار راستے سے کیوں واپس چلا گیا اور اس کے پاس مارکنی کہاں سے آ گئی اور اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ مارکنی کی وجہ سے وہ جمیٹیئے سے بچ سکتا ہے تو مجھے معلوم ہوا کہ پاکیشیا میں ایک بڑی نورانی شخصیت رہتی ہے جس کا نام سید چراغ شاہ ہے۔ یہ ساری کارروائی ان کی ہے اور اس عبادت گاہ میں وہ موجود تھے اور انہوں نے ہی مارکنی عمران کو دی تھی"....... شاکال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب جمیٹیئے اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"....... لارڈ جیکسن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لارڈ۔ اگر آپ مجھے گرونی کی طاقتیں عنایت کر دیں تو میں اس آدمی کا خاتمہ مارکنی کے باوجود بھی انتہائی آسانی سے کر سکتا ہوں"۔ شاکال نے کہا۔

" تمہیں طاقتیں دینے کی بجائے کیوں نہ گرونی کو ہی سامنے لایا جائے"....... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"لارڈ۔ آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ گرونی میں ایسی کوئی طاقت نہیں کہ وہ انسان کے روپ میں آسکے جبکہ جمیٹیوں کو یہ طاقت حاصل ہے۔ گرونی کی طاقتیں صرف دلدلوں میں کام آتی ہیں جبکہ جمیٹیوں کی طاقتیں ہر جگہ کام دیتی ہیں۔ اگر آپ گرونی کو سامنے لائیں گے تو پھر اس عمران کو لامحالہ کسی دلدلی علاقے میں لے جانا ہو گا تاکہ گرونی اس پر وار کر سکے جبکہ ہم اس شرط سے بھی ماورا ہیں"...... شاکال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن گرونی کی طاقتیں حاصل کرنے کے باوجود اگر تم ناکام رہے تو پھر جمیٹیئے بھی ختم ہو جائیں گے اور گرونی بھی اور میرے لئے یہ بات دوہرے نقصان کا باعث بن جائے گی"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے لارڈ کہ جمیٹیئے ختم ہو جائیں۔ جمیٹیئے تو صدیوں تک ختم نہیں ہو سکتے"...... شاکال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم نے خود کہا ہے کہ اگر جمیٹیا عمران کے قریب چلا جاتا تو مارکنی کی وجہ سے وہ جل کر راکھ ہو جاتا"...... لارڈ جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو تھا کیونکہ مارکنی ہمارے لئے انتہائی مقدس ہوتی ہے۔ اس کا احترام نہ کرنے والے جل کر راکھ ہو جاتے ہیں لیکن گرونی کے لئے تو یہ مقدس نہیں ہوتی"...... شاکال نے کہا۔

"تو تم خود اس عمران کے خلاف کام کرنا چاہتے ہو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"لارڈ۔ اس عمران کے بارے میں جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ تر نوالہ نہیں ہے۔ عام انسان نہیں ہے۔ اس کے اندر روشنی بے حد طاقتور ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس پر آج تک کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکا اور شاید اسی لئے یہودیوں نے آپ کی خدمات حاصل کی ہیں اور یہ بھی بتا دوں لارڈ کہ یہ آدمی اب آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے ہاکو پہنچ رہا ہے"...... شاکال نے کہا تو لارڈ جیکسن بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ لارڈ جیکسن اس کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتا ہے"...... لارڈ جیکسن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں لارڈ۔ یہ میرا مقصد نہیں تھا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ روشنی کی طاقتوں نے آپ کے خلاف اس کا انتخاب کر کے اسے اہمیت دی ہے اس لئے اس کا فوری خاتمہ ضروری ہے"...... شاکال نے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم ناکام ہو گئے تو پھر تمہارا وجود ختم کرنا پڑے گا اور پھر جب تک یہ شخص ہلاک نہیں ہو جاتا تمہاری رعایا تمام جمیٹیوں کو بھی چھپانا پڑے گا اور تمہیں بغیر کسی دنیاوی غذا کے رہنا پڑے گا۔ سوچ لو۔ پھر جو کہنا ہے کہو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"لارڈ۔ اگر میں نے اسے ختم کر دیا تو مجھے کیا انعام ملے گا"۔ شاکال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گرونی کی طاقتیں ہمیشہ کے لئے تمہاری ہو جائیں گی"....... لارڈ جیکسن نے جواب دیا۔

"مجھے منظور ہے"....... شاکال نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ"....... لارڈ جیکسن نے کہا تو سینے کے بل مسلسل جھکا ہوا شاکال سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"گرونی حاضر ہو جاؤ"....... لارڈ جیکسن نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے سائیں کی آواز کے ساتھ ہی اچانک دروازہ کھلا اور ایک سیاہ رنگ اور لمبے قد کی بوڑھی عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لبادہ تھا جو فرش پر گھسٹ رہا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ چہرے پر انتہائی مکاری اور عیاری کے ساتھ ساتھ عجیب سی سختی تھی۔ اس کی آنکھوں میں صرف سیاہی تھی سفیدی کا رنگ نہیں تھا۔ وہ لبادے کو گھسیٹتی ہوئی آگے آئی اور شاکال کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"گرونی حاضر ہے آقا"....... اس بوڑھی عورت نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے میں نے تمہاری طاقتیں عارضی طور پر شاکال کو دینے کا فیصلہ کیا ہے"....... لارڈ جیکسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"گرونی حکم کی غلام ہے آقا"....... اس بوڑھی عورت نے کہا۔

"اپنی طاقتیں شاکال کو دے دو اور تم جا کر سیاہ دلدل میں آرا

کرو"....... لارڈ جیکسن نے کہا تو گرونی کے جسم کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا نمودار ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دھواں تیزی سے مڑ کر ساتھ کھڑے شاکال کے جسم کے گرد پھیلتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد تمام دھواں شاکال کے جسم میں غائب ہو گیا۔ اب وہاں شاکال اکیلا کھڑا تھا جبکہ گرونی غائب ہو چکی تھی۔

"تمہیں گرونی کی طاقتیں مل گئی ہیں شاکال"....... لارڈ جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لارڈ۔ اب میرے اندر جمیٹیئے کے ساتھ ساتھ گرونی کی طاقتیں بھی موجود ہیں۔ اب میں اس عمران کا خاتمہ آسانی سے کر دوں گا۔ مجھے اجازت دیں لارڈ"....... شاکال نے ایک بار پھر سینے کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"تم جا سکتے ہو"....... لارڈ جیکسن نے کہا تو شاکال سیدھا ہو کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے سے باہر چلا گیا تو لارڈ نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں دوبارہ سگار پینا شروع کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد سیدھا اپنے فلیٹ پر پہنچا لیکن فلیٹ خالی تھا۔ وہاں کوئی جمیٹیا وغیرہ نہ تھا۔ سلیمان گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے فلیٹ خالی تھا۔ عمران سٹنگ روم میں بیٹھ گیا۔ وہ کافی دیر تک اس معاملے پر سوچتا رہا اور پھر اس نے بے اختیار کاندھے جھٹکتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہاشم ولا"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا ملازم ہے۔

"پروفیسر ہاشم صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہاشم بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک کانپتی ہوئی

سی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا خاصی عمر کا آدمی ہے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ پروفیسر صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم بول رہے ہو اس لئے فضول فقرے مت بولا کرو"....... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بول ہی تو سکتا ہوں پروفیسر صاحب۔ حکم تو نہیں دے سکتا"....... عمران نے جواب دیا تو اس بار دوسری طرف سے پروفیسر ہاشم کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"اچھا بتاؤ کہ کیسے فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"....... پروفیسر ہاشم نے کہا۔

"کیا آپ کابوس جادو کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کابوس جادو۔ اوہ۔ تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوا"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مطلب ہے کہ آپ جانتے ہیں تو پھر مجھے ملاقات کا وقت دے دیں کیونکہ میں کابوس جادو کا شکار ہو چکا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"تم اور کابوس جادو کے شکار۔ جلدی پہنچو۔ جلدی آؤ میرے

پاس۔ جلدی۔ فوراً پہنچو"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ارے۔ ارے۔ اتنا بھی مسئلہ نہیں ہے۔ کابوس جادو ایٹمی جادو نہیں ہے کہ ایک لمحے میں سب کو جلا کر فنا کر دے گا۔ بہرحال میں آرہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پروفیسر ہاشم کارمن کی ایک یونیورسٹی میں مابعد الطبیعات کے پروفیسر رہے تھے۔ ان کی ساری زندگی اس موضوع پر پڑھاتے اور ریسرچ کرتے گزر گئی تھی۔ ان کی اس موضوع پر کئی کتابیں بھی شائع ہو چکی تھیں جنہیں عالمی سطح پر بھی پسند کیا گیا تھا اور پروفیسر ہاشم اب آخری عمر میں واپس پاکیشیا آگئے تھے اور عمران کی ان سے دو سال پہلے ملاقات ہوئی تھی اور پھر ان کے درمیان خاصی ملاقاتیں بھی رہیں۔ پروفیسر ہاشم کا خصوصی سبجیکٹ قدیم اور معدوم جادو کا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ کابوس جادو جیسے قدیم جادو کے بارے میں پروفیسر ہاشم لازماً بہت کچھ جانتے ہوں گے۔ چونکہ سید چراغ شاہ صاحب بزرگ تھے اور ان سے کھل کر کچھ معلوم نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے اس نے پروفیسر ہاشم کو کال کیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی کوٹھی کے سٹنگ روم میں پروفیسر ہاشم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ پروفیسر ہاشم چھوٹے قد کے تھے۔ ان کا چہرہ ان کی جسامت سے زیادہ چوڑا تھا۔ انہوں نے چھوٹی سی داڑھی رکھی ہوئی تھی اور صرف سر کے اور داڑھی

کے بال ہی سفید نہ تھے بلکہ ان کی بھنویں اور پلکیں بھی برف کی طرح سفید تھیں البتہ چہرے پر سرخی موجود تھی اور جھریاں بھی خاصی کم تھیں۔ آنکھوں میں دھندسی چھائی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ صاف طور پر نہ دیکھ سکتے ہوں لیکن ان کی نظریں خاصی تیز تھیں اور وہ عینک نہ لگاتے تھے۔ جسمانی طور پر بھی وہ دبلے پتلے سے تھے۔ انہوں نے نیلے رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ وہ ہمیشہ ہلکے نیلے رنگ کا لباس پہنتے تھے۔ ان کا ایک ہاتھ قدرے مڑا ہوا تھا اور وہ چلتے وقت بھی ایک ٹانگ پر زیادہ زور دے کر چلتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کبھی انہیں فالج ہوا ہو جو جاتے وقت اپنے اثرات چھوڑ گیا ہو۔

" تم نے کابوس جادو کے بارے میں بات کر کے مجھے حیران کر دیا ہے اور پھر تمہاری یہ بات تو انتہائی حیرت انگیز ہے کہ تم اس کا شکار ہو۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... پروفیسر ہاشم نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں کار کے سامنے اچانک آ جانے والے اس عجیب و غریب حلیئے کے آدمی سے لے کر سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات اور انہوں نے اس بارے میں جو کچھ بتایا تھا سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

" میں نے تو اس موضوع پر پہلے کبھی یہ نام نہیں سنا۔ کون ہیں یہ چراغ شاہ صاحب۔ انہوں نے کیا اس جادو پر ریسرچ کی ہوئی ہے۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے"...... پروفیسر ہاشم نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" وہ آپ کی طرح ریسرچ سکالر نہیں ہیں بلکہ روحانی شخصیت ہیں۔ انہیں یہ سب کچھ روحانی طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ صاحب تصرف بزرگ ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ حیرت ہے۔ بہرحال تمہارے لئے یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ انہوں نے وقتی طور پر تو تمہیں جمیٹیئے سے بچا لیا ہے وہ مارکنی دے کر لیکن وہ لوگ اپنی طاقتیں بڑھا بھی سکتے ہیں اور اس صورت میں مارکنی بھی تمہارا تحفظ نہ کر سکے گی"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر ہاشم نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا مارکنی سے آپ کا مطلب سانپ کی کینچلی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اس کابوس جادو میں اسے مارکنی کہا جاتا ہے"۔ پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" آپ اس بارے میں جو کچھ جانتے ہیں وہ مجھے بتا دیں کیونکہ میں نے اس کابوس جادو کے ماہر لارڈ جیکسن کا خاتمہ کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ ایک سو سال تک زندہ رہے گا۔ اس کے بعد دوسرا آدمی آ جائے گا اور وہ اپنا تمام جادو اسے سونپ کر خود ختم ہو جائے گا۔ یہ سلسلہ تو صدیوں سے چلتا آ رہا ہے۔ تم اسے کیسے روک سکتے ہو۔ اوہ۔ نہیں عمران بیٹے ۔ یہ کام تمہارے بس کا نہیں ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم لارڈ جیکسن کو فون کر کے اس کی منت کرو اور اس سے معافی مانگ کر اپنی جان بچا لو"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر ہاشم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس لارڈ جیکسن نے یہودیوں سے میرے قتل کی بکنگ کی ہے۔ اس لحاظ سے یہ عام پیشہ ور قاتلوں کی طرح پیشہ ور قاتل ہے۔ گو طریقہ قتل مختلف ہے لیکن مجھے اپنی ذات کی فکر نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ سید چراغ شاہ صاحب نے بتایا ہے کہ یہ لارڈ جیکسن اپنی حدود سے باہر آ گیا ہے اس لئے اب اس سلسلے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے اور ایسا میں نے کرنا ہے اس لئے آپ اس بات کو چھوڑیں کہ میں اس بلیک میجک کے ماہر سے معافی مانگوں گا۔ میں مسلمان ہوں اور مسلمان ایسے کسی جادو وغیرہ سے نہیں ڈرا کرتے کیونکہ مسلمان صرف اللہ کا خوف دل میں رکھتا ہے اس کے علاوہ باقی تمام خوف اس کے لئے بے معنی ہو جاتے ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن تم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے جبکہ میں بہت کچھ جانتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" اسی لئے تو میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں تفصیل سے بتائیں تاکہ میں ان تمام حالات کو سامنے رکھ کر کوئی لائن آف ایکشن تیار کر سکوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" کس قسم کا لائحہ عمل"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر ہاشم نے کہا۔

"اس لارڈ جیکسن کے خاتمے کا لائحہ عمل"....... عمران نے کہا تو پروفیسر ہاشم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں نے کابوس جادو پر ایک کتاب لکھی ہے لیکن مجھے اسے شائع کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی کیونکہ لازماً لارڈ جیکسن مجھے ہلاک کر دیتا اس لئے میں نے وصیت کر رکھی ہے کہ میری موت کے بعد اس کتاب کو شائع کیا جائے۔ میں وہ تمہیں دے دیتا ہوں تم اسے پڑھ لو۔ اس طرح تمہیں اس بارے میں مکمل معلومات مل جائیں گی"۔ پروفیسر ہاشم نے کہا اور اٹھ کر سٹنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان کی واپسی کچھ دیر بعد ہوئی تو ان کے ہاتھ میں ایک پیپر فائل موجود تھی۔ انہوں نے وہ فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے لے کر کھولا تو وہ ٹائپ شدہ مسودہ تھا۔ عمران نے فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"آپ نے کس طرح ریسرچ کی تھی۔ کیا آپ لارڈ جیکسن سے ملے ہیں یا اس کے محل میں گئے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ میں نے تو قدیم کتابوں اور مخطوطوں کی مدد سے اس جادو پر ریسرچ کی ہے۔ اس کے تمام بڑے بڑے جاپ بابل کے ہاروت ماروت والے قصے سے جا ملتے ہیں۔ البتہ لارڈ جیکسن اور اس کی ذریات کے بارے میں اطلاعات مجھے ایک آدمی سے مل گئی تھیں۔ یہ آدمی ہاکو کا رہنے والا تھا اور وہ لارڈ جیکسن کا طویل عرصے تک ملازم رہا تھا۔ وہ اس کے محل میں کام

کرتا رہا پھر کسی بات پر لارڈ جیکسن اس سے ناراض ہو گیا۔ وہ اسے ہلاک کر سکتا تھا لیکن چونکہ اس کی خدمات بے حد تھیں اس لئے اس نے اسے زندہ چھوڑ دیا اور وہ آدمی ہاکو سے کارمن آ گیا اور یہاں ایک اور لارڈ کا ملازم ہو گیا۔ میں اس لارڈ کا مہمان تھا کہ ایک بار اس ملازم جس کا نام راہسٹر تھا، سے ملاقات ہو گئی۔ وہ ہاکو کے بارے میں معلومات رکھتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ اس بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ پہلے تو اس نے اس بارے میں بتانے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ وہ لارڈ جیکسن کی طاقتوں سے خوفزدہ تھا لیکن جب میں نے اسے اس کے تصور سے زیادہ دولت دینے کا وعدہ کیا تو اس نے زبان کھول دی اور پھر تقریباً ایک ماہ تک میں وہاں رہا اور اس سے معلومات حاصل کرتا رہا۔ اس طرح مجھے اس بارے میں اندرونی باتیں بھی معلوم ہو گئیں جو کسی کو بھی معلوم نہیں تھیں۔ میں نے اسے واقعی وعدے کے مطابق دولت دے دی کیونکہ میرے لئے دولت کوئی مسئلہ نہ تھی"....... پروفیسر ہاشم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب آخری بات بتا دیں۔ اس کے بعد مجھے اجازت دیں"۔ عمران نے کہا۔

"کون سی بات"....... پروفیسر ہاشم نے چونک کر پوچھا۔

"لارڈ جیکسن انسان ہے یا کوئی بدروح ہے یا کوئی اور ماورائی مخلوق ہے"....... عمران نے کہا تو پروفیسر ہاشم بے اختیار ہنس پڑے

" وہ انسان ہے۔ عام سا انسان لیکن کابوس جادو کی طاقتیں ملنے کے بعد وہ اب عام انسان نہیں رہا۔ نجانے کیا بن گیا ہے۔ اس کے تحت بے شمار طاقتیں ہیں۔ شیطانی طاقتیں اور اس کا صرف حکم چلتا ہے۔ عملی طور پر اسے کچھ نہیں کرنا پڑتا"...... پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" لیکن اس کی طاقتیں کیا کرتی ہیں۔ کیا گلی ڈنڈا کھیلتی رہتی ہیں"...... عمران نے کہا تو پروفیسر ہاشم بے اختیار ہنس پڑے۔

" میں تمہاری الجھن سمجھ گیا ہوں۔ تم اس کتاب کو پڑھو گے تو تمہارے سوال کا جواب مل جائے گا۔ ویسے مختصر طور پر بتا دوں کہ یہ جادو شیطان کا بہت کامیاب حربہ ہے۔ اس کا اصل کام میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کرانا ہے اور شاید تم یقین نہ کرو لیکن یہ حقیقت ہے کہ پوری دنیا میں میاں بیوی کے درمیان جو جھگڑے ہوتے ہیں اور جو طلاقیں ہوتی ہیں ان میں سے کم از کم پچھتر فیصد کیسوں کے پیچھے کابوس جادو کی ذریات ہی کام کرتی ہیں"۔ پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے پروفیسر صاحب۔ پوری دنیا میں تو کروڑوں اربوں ازدواجی جوڑے ہوں گے اور لاکھوں کی تعداد میں روزانہ پوری دنیا میں شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہر جوڑے کے پیچھے کابوس جادو کام کرے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بھی

درست ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پچھتر فیصد نہ ہو پچاس فیصد ہو لیکن بہرحال ہے ایسا ہی "...... پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" لیکن یہ کیا کرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ کس طرح یہ کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" کابوس کے اس کام کو ان کی مخصوص زبان میں پورشا کہا جاتا ہے اور جو طاقتیں یہ کام کرتی ہیں انہیں پورشائی کہا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر بڑے علاقے میں ایک سو دس پورشائی ہوتی ہیں جس کے تحت بے شمار پورشائی طاقتیں ہوتی ہیں جو مسلسل اس کام میں لگی رہتی ہیں۔ یہ غیر محسوس طریقے سے کام کرتی ہیں۔ آہستہ آہستہ یہ میاں بیوی کو اس ڈھب پر لے آتی ہیں کہ ان میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور آخرکار مسئلہ طلاق پر پہنچ جاتا ہے"۔ پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" لیکن اس سے شیطان کو کیا فائدہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" خاندان کی اکائی ٹوٹ جاتی ہے۔ اگر میاں بیوی کے بچے ہوں تو ان کا مستقبل تباہ ہو جاتا ہے اور کمزور کردار عورتیں اور مرد بدکردار بن جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ شیطان کے لئے پسندیدہ ہی ہوتا ہے"...... پروفیسر ہاشم نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہودیوں کو اس بارے میں کیسے علم ہو گیا کہ وہ لارڈ جیکسن تک پہنچ گئے اور انہوں نے آخر اس لارڈ جیکسن کو کیا لالچ دے کر اس کام پر آمادہ کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" انہیں کسی طرح اس کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا"۔ پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" لیکن میں نے تو ابھی شادی ہی نہیں کی اس لئے پورشائی میرا کیا بگاڑلیں گے"...... عمران نے کہا تو پروفیسر ہاشم بے اختیار ہنس پڑے

" وہ تو ان کا مین شعبہ ہے۔ یہ جادو صرف اس حد تک محدود نہیں ہے۔ اس کے تحت بے شمار شیطانی طاقتیں ہیں جن میں سے چند کا علم ہی ہو سکتا ہے اور یہ طاقتیں دنیا میں شرپسندی کے لئے بہرحال کسی نہ کسی انداز میں کام کرتی رہتی ہیں کیونکہ ان کا مقصد ہی شر پھیلانا اور لوگوں کو گمراہ کرنا ہوتا ہے"...... پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" اوکے۔ اب مجھے اجازت۔ آپ کی یہ فائل کل میں واپس کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تمہاری حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہوں گا"...... پروفیسر ہاشم نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور واپس دوبارہ اپنے فلیٹ پر آگیا۔ اس نے فلیٹ میں اطمینان سے بیٹھ کر فائل پڑھنا شروع کر دی لیکن فائل پڑھتے پڑھتے اچانک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنا شروع ہو گیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کسی قسم کی بو بھی اسے محسوس نہ ہوئی تھی۔ اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرتکز کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود اور چند لمحوں بعد اس کا ذہن مکمل طور پر تاریکی میں ڈوب چکا

تھا۔ پھر جس طرح تاریکی میں آہستہ آہستہ روشنی نمودار ہوتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی پھیلنے لگ گئی اور جب پوری طرح اس کا شعور جاگا تو اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے کہ وہ پہاڑی پتھروں سے بنے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں موجود ہے جس میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشندان۔ البتہ اس کے کانوں میں ایسی آوازیں مسلسل پڑ رہی تھیں جیسے اس کمرے کے چاروں طرف پانی ابل رہا ہو۔ کمرے کی چھت میں چھوٹے چھوٹے سوراخ موجود تھے جن میں سے ہلکی سی روشنی نظر آ رہی تھی لیکن یہ روشنی سفید نہیں تھی۔ یوں لگتا تھا کہ ان سوراخوں کے اوپر والی جگہ پر بھی چھت ہو جس کی وجہ سے روشنی مکمل طور پر اندر نہ آ رہی تھی۔

" میں کہاں ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا جب وہ پروفیسر ہاشم سے ان کا مسودہ لے کر واپس فلیٹ پر پہنچا تھا اور پھر یہ مسودہ پڑھتے پڑھتے اچانک بے ہوش ہو گیا تھا۔

" تم اس وقت شاکال کی قید میں ہو۔ اس شاکال کی قید میں جو جمیٹیوں کا بھی سردار ہے اور اس کو گروئی کی طاقتیں بھی ملی ہوئی ہیں"...... اچانک چھت پر سے ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

" تم کون ہو۔ سامنے آؤ"...... عمران نے چھت کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔

" میں نے بتایا ہے کہ میرا نام شاکال ہے اور میں آقا کا بوس لارڈ جیکسن کا ادنیٰ غلام ہوں۔ میں نے پہلے تمہاری ہلاکت کے لئے اپنا ایک جمیٹیا بھیجا تھا لیکن تمہیں روشنی کی ایک طاقت نے بچا لیا اور روشنی کی اس طاقت نے تمہیں مارکنی دے دی جس کی وجہ سے جمیٹیئے تم پر اثرانداز نہیں ہو سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے آقا سے گرونی کی طاقتیں طلب کیں اور آقا نے وہ طاقتیں مجھے دے دیں۔ گرونی کی طاقتیں مارکنی سے نہیں رک سکتیں۔ چنانچہ میں خود تمہارے پاس پہنچا لیکن میں تم پر براہ راست وار نہ کر سکتا تھا کیونکہ تم پاکیزگی کے حصار میں تھے۔ میں انتظار کرتا رہا۔ پھر فائل پڑھتے پڑھتے تم اسے رکھ کر باتھ روم میں چلے گئے اور واپسی میں تم نے وضو نہیں کیا اور اس طرح مجھے تم پر اس حد تک ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا کہ میں تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آؤں۔ چنانچہ میں تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آیا ہوں۔ یہاں خوفناک دلدلیں ہیں۔ یہ کمرہ گرونی کا ہے۔ یہاں گرونی شیطان کی پوجا کرتی ہے۔ یہاں تمہاری روشنی کی کوئی طاقت نہیں پہنچ سکتی اور نہ کام کر سکتی ہے۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کر سکتا لیکن یہاں سے تم باہر نہ نکل سکو گے اور یہاں دلدلوں کی وجہ سے ہوا بھی بے حد زہریلی ہے اس لئے یہاں تم خود ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے اور میں نے آقا سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو جائے گا"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" تمہارے آقا نے کیوں ایسا کیا۔ اسے مجھ سے کیا دشمنی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" آقا کو ہر اس آدمی سے دشمنی ہے جو شیطان کا پیروکار نہیں ہے اور تمہارے خلاف تو آقا کے اسرائیلی دوستوں نے اسے باقاعدہ درخواست کی ہوئی ہے اور آقا نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا"...... شاکال کی آواز سنائی دی۔

" تمہارے آقا کو کیا لالچ دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" آقا سے بڑے شیطان نے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ تمہیں ہلاک کر دے تو اسے اس کے دربار میں عہدہ دیا جائے گا اور اس کی عمر ہزاروں سال تک بڑھا دی جائے گی"...... شاکال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا آقا کیوں ہزاروں سال تک زندہ رہنا چاہتا ہے۔ کیا لالچ ہے اسے جبکہ وہ بوڑھا ہو کر لنج منج پڑا رہے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے شاکال بے اختیار ہنس پڑا۔

" آقا پر وقت اثر نہیں کرتا۔ وہ جب چاہے اور جس طرح چاہے اپنے آپ کو رکھ سکتا ہے اس لئے آقا کی عمر چاہے کتنی ہی کیوں نہ ہو جائے بہرحال وہ طاقتور ہی رہے گا اور جوان بھی۔ اور سنو۔ اب باتیں بہت ہو گئی ہیں۔ میں اب واپس جا رہا ہوں۔ جب تم ہلاک ہو جاؤ گے تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور پھر میں آکر تمہاری لاش اٹھا کر لے جاؤں گا اور آقا کی خدمت میں پیش کروں گا"...... شاکال نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے مزید باتیں کیں لیکن اسے اپنی باتوں کا کوئی جواب نہ ملا تو عمران نے یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ اسے بہرحال یہ تو معلوم ہی تھا کہ یہاں کسی نہ کسی دیوار میں کوئی دروازہ موجود ہے یا پھر چھت میں کوئی بڑا سوراخ ہو سکتا ہے کیونکہ ظاہر ہے اسے بھی یہاں اس کمرے میں کسی نہ کسی طرح پہنچایا گیا ہو گا۔ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر دیواروں کو تھپتھپانا شروع کر دیا لیکن دیواریں واقعی بے حد ٹھوس تھیں۔ چھت اتنی اونچی تھی کہ وہ کسی صورت اس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ زمین پر پیر مار کر بھی اس نے چیک کر لیا لیکن زمین بھی ٹھوس تھی۔ عمران نے اپنی جیبوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا، لیکن یہ محسوس کر کے وہ حیران رہ گیا کہ اس کی جیبوں میں سے ہر قسم کا سامان نکال لیا گیا تھا۔ اس کی ٹرانسمیٹر واچ بھی غائب تھی۔ اس کے پیروں میں عام سے بوٹ تھے کیونکہ وہ کسی مشن پر کام نہیں کر رہا تھا ورنہ اس کا خیال تھا کہ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر پاکیشیا رابطہ کرے گا۔ ایک چھوٹے سائز کا لیکن انتہائی جدید اور طاقتور لانگ رینج ٹرانسمیٹر ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کے لئے اس کی خفیہ جیب میں موجود رہتا تھا لیکن اسے بھی نکال لیا گیا تھا۔

"اب تو اور کیا ہو سکتا ہے سوائے آرام کے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکا۔ اس کے ذہن میں

یہ بات مکمل ہی نہ ہو پا رہی تھی جو وہ کہنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے کی کوشش شروع کر دی تاکہ اگر ذہن پر کوئی مصنوعی بوجھ ڈال دیا گیا ہو تو وہ ختم ہو جائے لیکن باوجود کوشش کے وہ ایسا بھی نہ کر سکا۔

"یہ سب کیا ہو گیا۔ اب سوائے موت کے اور باقی واقعی کچھ نہیں رہا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا۔ بالکل اس طرح جیسے اچانک کسی کو الیکٹرک شاک سا لگتا ہے اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"مایوسی گناہ ہے۔ مایوسی گناہ ہے"...... عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر دیواروں کو تھپتھپانا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے صرف دیواروں کو تھپتھپانے سے تو یہ دیواریں راستہ نہ دے سکتی تھیں۔ عمران وہیں فرش پر بیٹھ گیا اور اس نے سوچنا شروع کر دیا کہ آخر وہ کس طرح یہاں سے نکل سکتا ہے۔ لیکن مسلسل سوچتے سوچتے اس کے ذہن پر اتنا دباؤ پڑا کہ وہ نیند میں ڈوبتا چلا گیا۔

جولیا کے فلیٹ پر اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے۔ جولیا نے سب کے لئے آج خصوصی طور پر لنچ کا اہتمام کیا تھا۔ عمران کے فلیٹ سے چونکہ کال اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی اس لئے وہ سب یہی سمجھے تھے کہ عمران کہیں گیا ہوا ہے اور سلیمان اس کی عدم موجودگی میں مارکیٹ گیا ہو گا ورنہ کال ضرور اٹنڈ کی جاتی۔

" یہ عمران صاحب آخر کہاں چلے گئے ہیں۔ صبح سے کوشش کی جا رہی ہے ان سے رابطہ کرنے کی لیکن قطعاً کوئی فون اٹنڈ نہیں کر رہا"...... اچانک صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کسی چکر میں پھر رہا ہو گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں مس جولیا۔ کیا عمران صاحب کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ وہ کہاں ہیں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" ہم تو صبح سے کوشش کر رہے ہیں اس سے رابطہ کرنے کی لیکن کوئی فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہا تھا اور تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عمران کہاں گیا ہے اور کب گیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" میں تو گزشتہ کئی روز سے گاؤں گیا ہوا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس آیا ہوں تو فلیٹ کا دروازہ اندر سے لاک نہ تھا اور یہاں ایک ٹائپ شدہ مسودے پر مبنی فائل فرش پر اس طرح گری ہوئی ہے جیسے پڑھتے پڑھتے ہاتھوں سے گر گئی ہو لیکن صاحب موجود نہیں ہیں جبکہ صاحب کبھی بغیر فلیٹ کو لاک کئے نہیں جا سکتے"...... سلیمان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے انتہائی پریشان ہو کر کہا۔

" میرا خیال مس جولیا کہ صاحب کو کسی پراسرار انداز میں اغوا کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا تو جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔

" اوہ نہیں۔ بالکل نہیں۔ عمران اغوا نہیں ہو سکتا۔ نہیں۔ ایسا

ممکن ہی نہیں ہے"...... جولیا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پہلے بھی صاحب کو ایک کیس میں اغوا کر لیا گیا تھا اور صاحب کا نچلا جسم بے حس کر دیا گیا تھا۔ یہاں کے حالات دیکھ کر یہی اندازہ ہو رہا ہے۔ بہرحال میں چیف کو کال کر کے بتا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" سلیمان بے حد عقلمند آدمی ہے۔ اس نے اگر اغوا کا نتیجہ نکالا ہے تو لازماً اس کے پیچھے کوئی ٹھوس وجہ ہو گی۔ ہمیں وہاں فلیٹ پر جا کر خود چیک کرنا چاہئے"...... صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہم بھی چلتے ہیں"...... سب نے ہی اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ وہ آوارہ گرد آدمی ہے۔ کہیں نکل گیا ہو گا۔ تم کیوں خواہ مخواہ پریشان ہوتے ہو"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں تنویر۔ یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہو سکتا ہے چیف کی کال آئے۔ ابھی تم رکو۔ سلیمان کہہ رہا تھا کہ وہ چیف کو کال کرے گا"...... اچانک جولیا نے کہا تو سب رک گئے اور پھر واقعی کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

" ایکسٹو"...... دوسری طرف سے واقعی چیف ہی کی کال تھی۔

" یس چیف"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تمہیں سلیمان نے فون کیا تھا۔ تم خود فلیٹ پر جاؤ اور صورت حال چیک کرو تاکہ اگر عمران کے ساتھ واقعی کوئی واردات ہوئی ہے تو اسے چیک کیا جا سکے"...... چیف نے کہا۔

" چیف۔ اگر اس کی مخصوص فریکونسی پر کال کر لی جائے تو کیا وہ چیک نہ ہو جائے گا"...... اچانک جولیا نے ایک خیال کے تحت کہا تو اس کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ واقعی یہ بہترین آئیڈیا تھا جو ان کے ذہنوں میں بھی نہ آیا تھا۔

" میں نے چیک کر لیا ہے۔ کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی"۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے چیف۔ ویسے یہاں میرے فلیٹ پر تمام ممبران موجود ہیں۔ ہم وہیں جا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے تلاش کرو"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی کاروں میں سوار ہو کر عمران کے فلیٹ پر پہنچ چکے تھے اور پھر سلیمان نے انہیں ساری تفصیل بتا دی تو سب کے ہونٹ بھینچ گئے۔

" وہ فائل کہاں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سلیمان نے

المماری کھول کر اس میں سے ایک فائل نکال کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دی۔ کیپٹن شکیل نے فائل کھولی اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... سب نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

"یہ تو مسودہ ہے اور پروفیسر ہاشم کا لکھا ہوا ہے۔ قدیم جادو کابوس پر تحقیقاتی مسودہ"...... کیپٹن شکیل نے صفحات پلٹتے ہوئے کہا۔

"جادو۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ جادو والا سلسلہ نہ ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس پر فون نمبر درج ہے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہاشم ولا"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"پروفیسر ہاشم صاحب سے بات کرائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ کون صاحب ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں علی عمران کا دوست ہوں اور ان کے بارے میں بات کرنی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"جی اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہاشم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"آپ پروفیسر ہاشم صاحب ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کون صاحب ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پروفیسر صاحب۔ ہم عمران صاحب کے فلیٹ سے ان کے ساتھی بول رہے ہیں۔ آپ کی کابوس جادو پر مبنی تحقیقاتی فائل جو ابھی مسودے کی صورت میں ہے عمران صاحب کے فلیٹ پر فرش پر اس طرح گری ہوئی ملی ہے جیسے پڑھتے پڑھتے ان کے ہاتھ سے گر گئی ہو اور وہ فلیٹ سے بغیر کسی اطلاع کے غائب ہیں جبکہ فلیٹ کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا حالانکہ عمران صاحب اس معاملے میں بے حد محتاط رہتے ہیں۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہوں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو وہی ہوا جس کا مجھے خوف تھا۔ ویری بیڈ"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا ہوا ہے"...... کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کابوس جادو کی طاقتیں عمران کے خلاف کام کر رہی تھیں۔ پہلے بھی ایک طاقت سے انہیں کسی چراغ شاہ صاحب نے بچا لیا تھا لیکن

اب کسی طاقت کا داؤ چل گیا اور وہ انہیں اٹھا کر لے گئی ہو گی اور اب تو ان کی لاش ہی مل سکتی ہے۔ وہ بھی اگر مل گئی تو۔ اور کیا ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا یہ بات حتمی ہے"...... کیپٹن شکیل نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا جبکہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ میرا خیال ہے۔ وہ مجھے ملنے آیا تھا اور اس نے خود ہی ساری بات مجھے بتائی تھی جس پر میں نے واقعی یہ مسودہ اسے پڑھنے کے لئے دیا تھا۔ یہ فلیٹ کہاں ہے۔ میرا مسودہ تو مجھے واپس ملنا چاہئے"۔ پروفیسر ہاشم نے کہا۔

"مل جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اسے اپنے مسودے کی پڑی ہوئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب کے پاس چلیں۔ لیکن ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ وہ کہاں ہوتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے ان کا فون نمبر معلوم ہے۔ میں بات کرتا ہوں۔ وہ مجھ سے واقف ہیں"...... سلیمان نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کسی نوجوان کی نرم سی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران صاحب کا ملازم سلیمان بول رہا ہوں۔ شاہ صاحب سے بات کرنی ہے"...... سلیمان نے سلام کا مکمل جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد شاہ صاحب کی انتہائی نرم سی آواز سنائی دی۔

"قبلہ شاہ صاحب۔ میں علی عمران کا ملازم سلیمان بات کر رہا ہوں۔ میں اپنے گاؤں گیا ہوا تھا"...... سلیمان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قطع کلامی کی معافی چاہتا ہوں۔ نماز کا وقت قریب ہے اس لئے میں طویل گفتگو نہیں کر سکتا۔ جو کچھ تم بتانا چاہتے ہو وہ مجھے معلوم ہے۔ عمران بیٹے سے میں نے کہا تھا کہ وہ پاکیزگی اور وضو کے حصار کا خیال رکھے لیکن اس نے باتھ روم جانے کے بعد نئے سرے سے وضو نہیں کیا جس کی وجہ سے شیطان کے آلہ کار کو اس پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا اور وہ اسے لے اڑا۔ عمران بیٹا اس وقت ایکریمیا کی ایک ریاست کے ایک ابلتے دلدلی علاقے میں ایک شیطانی کمرے میں مقید ہے"...... شاہ صاحب نے سلیمان کی بات کاٹتے ہوئے اسی

طرح نرم لہجے میں جواب دیا۔

" شاہ صاحب ۔آپ مہربانی فرمائیں"....... سلیمان نے انتہائی چاہئے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

منت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ لڑائی اس نے خود لڑنی ہے ۔اسے لڑنے دو۔اس طرح اسے بہت کچھ سیکھنے کا موقع مل جائے گا۔ ویسے فکر مت کرو۔ تمہارا صاحب اتنا بھی تر نوالہ نہیں ہے جتنا تم لوگ اسے سمجھتے ہو۔اب مجھے اجازت دو۔ نماز کا وقت بالکل قریب آچکا ہے۔ اللہ حافظ "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلیمان نے رسیور رکھ دیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران حیرت اور تشویش بھرے انداز میں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

" شاہ صاحب نے یہ تو بتایا نہیں کہ وہ کس علاقے میں قید ہے۔ میں پوچھتا ہوں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں کیپٹن شکیل ۔انہوں نے بتانا ہوتا تو خود بتا دیتے ۔ویسے انہوں نے ہمیں تسلی تو دے دی ہے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں لیکن ظاہر ہے ہم خاموش ہو کر تو نہیں بیٹھ سکتے "....... صفدر نے کہا۔

" تو پھر کیا کریں۔ فوری طور پر کیا کیا جا سکتا ہے"....... صدیقی نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر ایکریمیا کے اس دلدلی علاقے کا پتہ چلانا چاہئے اور چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہاں پہنچنا چاہئے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ایکریمیا تو بر اعظم ہے۔ وہاں تو بے شمار دلدلی علاقے ہوں گے"....... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" شاہ صاحب نے ابلتے ہوئے دلدلی علاقے کی خصوصی طور پر بات کی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ بائلنگ سوامپ ۔اوہ ۔اوہ ۔ ایک منٹ ۔ایک منٹ۔ مجھے یاد آرہا ہے"....... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اوہ ۔اوہ ۔ہاں مجھے یاد آگیا۔ بائلنگ سوامپ ایکریمیا کی ریاست مشی گن میں واقع مشہور جھیل مشی گن کے قریب ہے اور اس علاقے کا نام لاسنگ ہے"....... صدیقی نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

" تو پھر چلو طیارہ چارٹرڈ کراؤ۔ جلدی کرو۔ نجانے عمران کس حال میں ہو۔ چلو جلدی کرو"....... جولیا نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

" چیف سے بات کرنا پڑے گی"....... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو "....... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جولیا بول رہی ہوں چیف ۔عمران کے فلیٹ سے "....... جولیا نے کہا اور پھر اس نے پروفیسر ہاشم سے ہونے والی بات چیت اور پھر

سلیمان کی چراغ شاہ صاحب سے ہونے والی گفتگو اور آخر میں صا
کی بتائی ہوئی ساری بات چیت دوہرا دی۔

" چیف ۔ ہم چاہتے ہیں کہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر فوری
لاسنگ پہنچیں "....... جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" تمہارے وہاں پہنچنے تک تو اس کا خاتمہ بھی ہو چکا ہو گا۔
گن میں فارن ایجنٹ موجود ہے ۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں ۔ و
وہاں سے رہا کرا کر واپس بھجوا دے گا"...... دوسری طرف سے
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" اگر اس ایجنٹ نے سستی کی تو پھر۔ نہیں ہمیں ضرور جا
گا"۔جولیا نے رسیور رکھتے ہوئے پہلے سے زیادہ پریشان لہجے میں

" چیف نے درست کہا ہے مس جولیا۔یہاں سے طیارے
ذریعے وہاں ناراک پہنچنے میں بیس گھنٹے لگیں گے ۔ پھر آگے مشی
پہنچنے میں بھی خاصا وقت لگے گا جبکہ وہ ایجنٹ مشی گن میں م
ہے ۔وہ فوراً وہاں پہنچ جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" لیکن اگر اسے عمران نہ ملا تب"...... جولیا نے بے چین ہ
ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا ورنہ چراغ شاہ صاحب اس
مطمئن نہ ہوتے اور اگر وہ چاہتے تو خود بھی عمران کو وہاں سے
لا سکتے تھے لیکن شاید وہ عمران کو اس سلسلے میں کوئی خصو
ٹریننگ دینا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس ایجنٹ کے بارے میں ہمیں بھی معلوم ہونا چاہئے تاکہ ہم
اس سے بات کر سکیں کہ وہ کیا کر رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" یہ تو چیف سے پوچھنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے
ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی
دی۔

" جولیا بول رہی ہوں چیف ۔ مشی گن کے ایجنٹ کا نام اور فون
نمبر ہمیں بھی بتا دیں تو ہم اپنی تسلی کے لئے اس سے بات کر لیں
گے کیونکہ ہمیں خدشہ ہے کہ وہ اس معاملے میں سستی نہ کر جائے یا
یہ ہو سکتا ہے کہ وہ جگہ ہی نہ تلاش کر سکے "...... جولیا نے انتہائی
پریشان سے لہجے میں کہا۔

" جب میں نے کہہ دیا ہے کہ عمران واپس آجائے گا تو پھر تمہیں
فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ میں ایجنٹ کو کہہ دوں گا کہ وہ تمہیں
کال کر کے بتا دے "...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا
گیا اور ایک بار پھر رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے منہ بناتے ہوئے
ڈھیلے سے انداز میں رسیور رکھ دیا۔

" مس جولیا ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ چیف کو ہم سے زیادہ عمران کی
ضرورت ہے"...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" خدا کرے ایسا ہی ہو ۔ اب اور کیا کہا جا سکتا ہے"...... جولیا
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کھانا۔اس کا کیا ہو گا"....... تنویر نے کہا۔

"دفعہ کرو کھانے کو۔یہاں جان پر بنی ہوئی ہے اور تمہیں کھانے کی پڑ گئی ہے"....... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے انداز کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف گئی۔

"آؤ ہم بھی چلیں۔سلیمان۔عمران کی اماں بی یا سر عبدالرحمان کسی کو اس بارے میں نہ بتانا۔وہ بے حد پریشان ہوں گے"۔ صفدر نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی۔میں سمجھتا ہوں"....... سلیمان نے جواب دیا تو صفدر اور دوسرے ساتھی عمران کے فلیٹ سے باہر آ گئے۔

"صفدر۔میرے ساتھ آؤ۔تمہاری کار تو جولیا کے فلیٹ پر موجود ہے۔میں تمہیں وہاں ڈراپ کر جاؤں گا"....... کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے کہیں جانا ہے"....... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ایسے لوگوں سے ملاقات کرنے کا بے حد شوق ہے۔گزشتہ دنوں ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی تھی۔وہ نوجوان مزدور ہے اور رنگ سازی کا کام کرتا ہے۔نام تو اس کا روشن ہے لیکن سب اسے روشن رنگ ساز کہتے ہیں۔میں نے دیکھا ہے کہ ان معاملات میں وہ خاصا باخبر ہے۔اس سے بات کرتے ہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل کی کار شہر کے ایک گنجان آباد محلے کے باہر پہنچ کر رک گئی۔

"آؤ۔آگے پیدل جانا ہو گا"....... کیپٹن شکیل نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔کیپٹن شکیل نے کار کو لاک کیا اور پھر وہ دونوں تنگ اور بھول بھلیوں ٹائپ کی گلیوں میں داخل ہو گئے۔یہ گلیاں واقعی بھول بھلیاں تھیں۔نجانے کیپٹن شکیل کس طرح اطمینان سے مختلف گلیوں میں گھومتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ صفدر یہ سوچ کر ہی چکرا رہا تھا کہ نجانے واپسی پر انہیں باہر نکلنے کا راستہ بھی ملے گا یا نہیں۔پھر ایک گلی میں پہنچ کر کیپٹن شکیل رک گیا۔ایک چھوٹے سے مکان کے بند دروازے پر اس نے دستک دی تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔اس کے سر پر ٹوپی تھی۔اس نے میلی سی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھوں پر رنگ لگا ہوا تھا۔

"اوہ۔آپ شکیل صاحب۔آئیے۔آئیے۔تشریف لائیے"۔اس نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں صفدر سعید اور صفدر یہ ہیں وہ روشن رنگ ساز جس کا ذکر میں نے کیا تھا"....... کیپٹن شکیل نے ان دونوں کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کر کے اور رسمی فقرے ادا کرنے کے بعد وہ اس مکان میں داخل ہو گئے۔یہ مکان دو کمروں پر مشتمل تھا۔ایک کمرے میں پرانی سی دری بچھی ہوئی تھی

جبکہ دوسرے کمرے کا دروازہ بند تھا۔

"آپ تشریف رکھیں میں آرہا ہوں"...... روشن رنگ ساز نے کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ کوئی تکلف نہ کرو۔ ہم مہمان بن کر نہیں آئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ تشریف رکھیں ۔ میں آرہا ہوں"...... روشن نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اس کمرے میں بچھی ہوئی دری پر بیٹھ گئے۔

"یہ تو عام سا نوجوان ہے کیپٹن شکیل ۔ غریب سا"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ روحانی دنیا میں جاگیرداروں یا صنعت کاروں کو درجات ملتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عجیب معاملہ ہے۔ وہ سبزی والا بابا اور اس جیسے دوسرے کرداروں سے میں بھی مل چکا ہوں لیکن ہر بار بے حد حیرت ہوتی ہے کہ اگر چاہیں تو یہ ٹھاٹھ باٹھ سے رہ سکتے ہیں لیکن نجانے اس کے باوجود یہ لوگ اس انداز کو کیوں ترجیح دیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جہاں تک میں سمجھا ہوں صفدر ۔ یہ لوگ دنیا کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور یہاں بس صرف زندہ رہنا ہی گوارہ کرتے ہیں ۔ ان کی

نظروں میں دنیاوی ٹھاٹھ باٹھ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد روشن رنگ ساز دونوں ہاتھوں میں مشروب کی دو بوتلیں اٹھائے واپس آیا۔ اس نے ایک بوتل صفدر اور دوسری کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ دی اور خود ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تم نے خواہ مخواہ تکلیف کی ہے روشن"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ آپ جیسے معزز لوگ مجھ جیسے مزدور کے گھر آئے ہیں ۔ یہ میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے"...... روشن رنگ ساز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"روشن ۔ ہم تمہارے پاس ایک انتہائی اہم کام کے لئے آئے ہیں۔ ہمارا ساتھی عمران ہے جسے شیطانی قوتوں نے اغوا کر لیا ہے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے وہ اسے یہاں سے ایکریمیا کی کسی ریاست کے دلدلی علاقے میں لے گئے ہیں اور وہاں انہوں نے اسے کسی شیطانی کمرے میں قید کر رکھا ہے۔ ہم فوری طور پر وہاں پہنچ نہیں سکتے اس لئے وہاں اس علاقے کے ایک آدمی کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھی کو وہاں سے رہائی دلا کر واپس بھجوا دے لیکن ہمیں خدشہ ہے کہ کہیں وہ آدمی سستی نہ کر جائے یا اسے وہ جگہ ہی نہ مل سکے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سرے سے اس معاملے پر یقین ہی نہ کرے کیونکہ بہرحال وہ وہاں کا مقامی آدمی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ کے ساتھی کا کیا نام ہے"....... روشن نے پوچھا۔

"علی عمران"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"آپ کو یہ ساری باتیں کس نے بتائی ہیں"....... روشن نے پوچھا۔

"یہاں ایک معزز بزرگ رہتے ہیں سید چراغ شاہ صاحب انہوں نے بتایا ہے"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیا جبکہ صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ اب مجھ سے کیا چاہتے ہیں"....... روشن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ عمران صحیح سلامت واپس آجائے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ کیا صورت حال ہے۔ مجھے چند منٹ کی اجازت دیں۔ میں ابھی آتا ہوں"....... روشن نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہے"....... کیپٹن شکیل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا ساتھی انتہائی مشکل میں ہے شکیل صاحب۔ دلدلی علاقہ تو بے حد وسیع وعریض ہے اس لئے وہاں کے آدمی کو آپ کے ساتھی کو تلاش کرنے میں کئی ہفتے بھی لگ سکتے ہیں لیکن میں نے اس کی

رہنمائی کر دی ہے اور وہ اس جگہ تک تو پہنچ جائے گا لیکن اصل بات یہ ہے کہ آپ کے ساتھی کا اس کمرے سے باہر آنا انتہائی مشکل ہے"۔ روشن رنگ ساز نے کہا۔

"وہ کیوں"....... اس بار صفدر نے کہا۔

"اس لئے کہ جس جگہ آپ کا ساتھی موجود ہے وہ جگہ ٹھوس پتھروں سے بنی ہوئی ہے اور وہاں شیطانی طاقتوں کا ایک نہیں بلکہ کئی حصار ہیں اور یہ شیطانی طاقتیں سانپوں سے متعلق ہیں اس لئے ان کی طاقت بھی عام شیطانی طاقتوں سے زیادہ قوی ہے۔ اس کمرے پر اگر بم بھی مار دیا جائے تب بھی اسے نہ توڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی کھولا جا سکتا ہے نہ اس کے اندر کوئی داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی باہر آ سکتا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی ہے کہ کوئی طریقہ تلاش کر سکوں لیکن مجھے ناکامی ہوئی ہے"....... روشن رنگ ساز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ کس طرح عمران کو باہر نکالا جائے"۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ آپ ایسا کریں کہ شاہ صاحب سے بات کریں۔ وہ واقعی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ میری تو ان کے سامنے سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ وہ چاہیں تو آپ کے ساتھی کو اس شیطانی قید سے رہائی مل سکتی ہے ورنہ بے حد مشکل ہے اور جس قدر وقت گزرتا جائے گا آپ کے ساتھی کے ہلاک ہونے کے امکان

زیادہ بڑھتے جائیں گے "...... روشن رنگ ساز نے کہا۔

" اچھا۔ پھر تو ہمیں فوراً شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جانا چاہئے "...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میں شرمندہ ہوں جناب کہ میں آپ کی خدمت نہیں کر سکا"...... روشن نے اٹھتے ہوئے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں۔ تم نے اس آدمی کی عمران تک رہنمائی کر کے بہت بڑا کام کیا ہے۔ باقی بھی اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ تمہارا بے حد شکریہ "...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر روشن سے مصافحہ کر کے وہ دونوں مکان سے باہر آ گئے۔

" کیا تم نے شاہ صاحب کی رہائش گاہ دیکھی ہوئی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ تمہیں شاید یاد نہیں رہا۔ ایک بار اسی طرح عمران کی تلاش کے چکر میں ہم وہاں گئے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے بے اختیار سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ شاہ صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ شاہ صاحب مسجد میں تھے اس لئے انہیں بھی وہیں جانا پڑا۔ انہوں نے اندر جا کر شاہ صاحب کو سلام کیا اور ایک طرف مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے کیونکہ شاہ صاحب کے سامنے دو دیہاتی بیٹھے ہوئے تھے اور شاہ صاحب ان سے باتوں میں مصروف تھے۔

" ہمیں اجازت دیں شاہ صاحب اور ہمارے حق میں دعا کرتے رہیں"...... دیہاتیوں نے کیپٹن شکیل اور صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔ وہ بہت رحیم و کریم ہے"...... شاہ صاحب نے کہا تو وہ دونوں اٹھے، سلام کیا اور مڑ کر باہر چلے گئے۔

" آؤ بیٹا آؤ"...... شاہ صاحب نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اٹھ کر شاہ صاحب کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

" بتاؤ میں عاجز تم جیسے بین الاقوامی شہرت کے مالک صاحبان کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... شاہ صاحب نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" شاہ صاحب۔ ہمیں شرمندہ نہ کریں۔ ہم عمران کے سلسلے میں آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" اس رنگ ساز نے بغیر سوچے سمجھے مداخلت کر دی ہے کہ تمہارے چیف کے آدمی کو اس جگہ کی نشاندہی کر دی جہاں عمران بیٹا موجود ہے لیکن اصل میں وہ عمران کو جانتا ہی نہ تھا اس لئے اپنے طور پر تو اس نے تمہاری اور عمران کی مدد ہی کی ہے۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"...... شاہ صاحب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس روشن رنگ ساز نے ہمیں بتایا ہے کہ جہاں عمران صاحب

کو قید کیا گیا ہے وہاں سے انہیں کسی صورت بھی نہیں نکالا جا سکتا۔ اس جگہ کے گرد شیطانی حصار ہیں۔ ایسی صورت میں تو عمران صاحب کی جان کو شدید خطرہ لاحق ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"موت اور زندگی کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی انسان اس معاملے میں معمولی سی مداخلت بھی نہیں کر سکتا اور اس رنگ ساز نے درست بتایا ہے"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"شاہ صاحب۔ آپ کا درجہ بے حد بلند ہے۔ آپ مہربانی کریں اور عمران صاحب کی وہاں سے رہائی میں مدد کریں"...... صفدر نے کہا۔

"میں تو انتہائی عاجز ہوں۔ بوڑھا سا دیہاتی آدمی ہوں اس لئے آئندہ تم نے ایسے الفاظ میرے بارے میں نہیں کہنے لیکن اصل بات یہ ہے کہ عمران کا مسئلہ صرف اتنا نہیں ہے کہ وہ اس قید خانے سے رہا ہو جائے گا تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اسے شیطان کی ایک انتہائی طاقتور سطح کے خلاف انتہائی خوفناک جنگ لڑنی ہے اور اس جنگ کے لئے اس کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ دونوں جہتوں سے مکمل شخصیت ہے۔ ذہانت اور کارکردگی کے لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی، اس لئے شیطان کی اس طاقتور سطح سے مقابلے کے لئے اس کا انتخاب کیا گیا ہے لیکن چونکہ اس سے پہلے بھی یہودیوں نے اس شیطان کے نمائندے سے مل کر عمران کو ہلاک کرانے کی کوشش کی تھی جس میں عمران بچ گیا تھا اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے

کہ اس مقابلے میں عمران کی پشت پر خیر کی طاقتیں نہیں ہوں گی بلکہ یہ لڑائی عمران کو اپنی ذہانت سے خود لڑنی پڑے گی۔ اب عمران اس شیطانی سطح کے ایک قید خانے میں ہے۔ اگر اسے ویسے ہی وہاں سے نکال لیا گیا تو پھر اس کی کارکردگی ختم ہو جائے گی اور وہ ہر جگہ سہارے تلاش کرتا رہے گا جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے بے حد امید ہے کہ وہ اپنی بے پناہ ذہانت سے خود ہی اس قید خانے سے باہر نکل سکتا ہے اس لئے تم دونوں جاؤ اور بے فکر رہو۔ اگر اس کا انتخاب کیا گیا ہے تو وہ یقیناً اس قابل بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔ تمہیں جلد ہی خوشخبری ملے گی"...... شاہ صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر جناب۔ اب ہم مطمئن ہیں"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ دونوں اٹھے، انہوں نے سلام کیا اور بیرونی دروازے کی طرف آ گئے۔ ان کے چہروں پر اب واقعی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ شاہ صاحب کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ غلط بات نہیں کرتے۔ البتہ انہیں اس بات کا تجسس تھا کہ شاہ صاحب جس شیطانی سطح کی بات کر رہے ہیں وہ کس قسم کی ہے لیکن انہیں شاہ صاحب سے مزید پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ خاموش ہی رہے تھے۔

"عمران صاحب جتنا ان معاملات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اتنا ہی انہیں ان میں ملوث کر دیا جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کار

سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

" تم نے سنا نہیں کہ عمران کو مکمل شخصیت کہا گیا ہے۔ دنیاوی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی اور یہ واقعی حقیقت ہے"۔ صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران کے کانوں میں یکلخت اپنے نام کی آواز پڑی تو اس کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ اس کے کان بج رہے ہیں لیکن پھر دوسرے لمحے ایک بار پھر وہی آواز سنائی دی۔ یہ کوئی ایکریمین تھا جو اپنے مخصوص لہجے میں ہی عمران کے نام کی آوازیں لگا رہا تھا۔

" میں یہاں ہوں"....... عمران نے پوری قوت سے چیخ کر کہا۔

" عمران صاحب۔ عمران صاحب "....... دوسرے لمحے وہی آواز اسے قریب آتی ہوئی سنائی دی۔

" ارے۔ ارے۔ میں صاحب نہیں ہوں۔ میں تو دیسی آدمی ہوں۔ صاحب تو تمہاری طرح ولایتی ہوتے ہیں"....... عمران نے اسی طرح اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد عمران کو دو آدمیوں کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں چھت پر سنائی دیں

جہاں سوراخ تھے۔

" ارے۔ وہ جو معمولی سی روشنی اندر آرہی تھی وہ بھی تم نے بند کر دی "....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ نیچے موجود ہیں "....... کسی نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن آپ صاحبان کون ہیں اور آپ کو میرا نام کس نے بتایا ہے "....... عمران نے کہا۔

" میرا نام لارسن ہے عمران صاحب۔ میں مشی گن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہوں۔ مجھے چیف نے اطلاع دی کہ عمران کو بائلنگ سوامپ کے علاقے میں دشمنوں نے قید کر دیا ہے۔ اسے تلاش کر کے رہائی دلائی جائے اور واپس پاکیشیا بھیجا جائے لیکن بائلنگ سوامپ کا علاقہ تو بے حد وسیع ہے۔ میں بہرحال اپنے ایک اسسٹنٹ کے ساتھ اس علاقے میں آ گیا۔ پھر اچانک یہاں ایک آدمی مجھے مل گیا۔ وہ اسی علاقے کا رہنے والا لگتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ سٹار فش کے علاقے میں ایک آدمی کسی قید خانے نما کمرے میں قید ہے اور یہ بتا کر وہ آدمی چلا گیا تو ہم دونوں ہیلی کاپٹر پر یہاں آ گئے۔ یہ علاقہ سٹار فش کہلاتا ہے لیکن یہاں بھی آپ کا پتہ نہ چل رہا تھا اس لئے میں نے آپ کو آوازیں دینا شروع کر دیں اور جب آپ نے جواب دیا تو ہم یہاں آ گئے "....... لارسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں بہت تکلیف اٹھانا پڑی۔ میں بے حد مشکور ہوں "۔

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ اس قید خانے کا راستہ کہاں ہے۔ یہاں تین اطراف میں تو ابلتی ہوئی دلدلیں ہیں۔ صرف ایک سائیڈ خالی ہے اور وہاں ٹھوس زمین ہے "....... لارسن نے کہا۔

" کوئی بم وغیرہ لے آؤ اور اس بم سے اس جگہ کو اڑا دو جہاں تم کھڑے ہو "....... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آپ سائیڈ پر ہو جائیں "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران ایک کونے میں سمٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس چھت پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ دھواں اور گرد سوراخوں سے نیچے آنے لگی لیکن چھت ویسے کی ویسے ہی صحیح سالم موجود تھی۔

" عمران صاحب۔ ڈبل میگا بم بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ کیا مطلب ہوا اس کا "....... لارسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" ڈبل میگا بم۔ اوہ۔ وہ تو چٹانوں کے پرخچے اڑا دیتا ہے۔ ویری بیڈ "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں زور سے کہا۔

" عمران صاحب۔ ہمارے پاس تو یہی سب سے طاقتور بم تھا۔ اب کیا کریں "....... لارسن نے کہا۔

" مجھے سوچنے دو۔ یہ تو عجیب بات ہے "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ذہن پر زور دینا شروع کر دیا لیکن کوئی بات اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی۔

" لارسن "....... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

"یس "...... لارسن کی آواز سنائی دی۔

" ان سوراخوں پر بم رکھ کر فائر کرو۔ سوراخوں کی وجہ سے یہ جگہ ٹوٹ جائے گی اور اتنا سوراخ بہرحال بن جائے گا کہ میں باہر آ سکوں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ ویری گڈ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ میں ایسا کر رہا ہوں "...... لارسن نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" عمران صاحب۔ آپ سائیڈ پر ہو جائیں "...... لارسن نے کہا۔

" میں تو پہلے ہی آف سائیڈ کھڑا ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اوپر سے لارسن کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔ پھر چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس بار عمران یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ چھت کے کافی سارے ٹکڑے نیچے آگرے تھے لیکن ہر طرف گرد اور دھواں پھیل گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب گرد چھٹی تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ اب چھت میں اتنا سوراخ ہو گیا تھا کہ عمران سمٹ کر باہر نکل سکتا تھا۔

" عمران صاحب۔ میں اندر رسی لٹکاتا ہوں آپ اسے پکڑ لیں۔ میں اور میرا ساتھی مل کر آپ کو اوپر کھینچ لیں گے "...... لارسن نے کہا اور دوسرے ہی لمحے ایک رسی نیچے آگری۔ عمران نے رسی کا ایک سرا اپنی کمر سے باندھ لیا۔

" ٹھیک ہے کھینچو "...... عمران نے کہا تو رسی اوپر کی طرف

گھسٹنے لگی اور پھر آہستہ آہستہ عمران اوپر چھت کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ پھر جیسے ہی اس کے ہاتھ چھت کے ٹوٹے ہوئے کناروں پر پڑے اس نے دونوں ہاتھ کناروں پر رکھے اور ایک جھٹکے سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔

" میرے کاندھوں میں ہاتھ ڈالو تاکہ میں ہاتھ نیچے کر سکوں "۔ عمران نے لارسن سے کہا تو لارسن اور اس کا ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے عمران کے کاندھوں کے نیچے ہاتھ ڈال کر عمران کو سہارا دیا تو عمران نے کناروں پر موجود دونوں ہاتھ ہٹائے اور پھر انے ایک جھٹکے سے اوپر کھینچ لیا گیا۔

" یا اللہ تیرا شکر ہے "...... عمران نے بے اختیار ہو کر کہا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ہوا عمران صاحب۔ ویسے آپ کا نجانے کتنا وزن ہے۔ ہمیں تو یوں لگ رہا تھا جیسے ہم کسی بہت بڑی چٹان کو کھینچ رہے ہوں "۔ لارسن نے کہا۔

" کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ تم یہاں پہنچ گئے اور میرے باہر آنے کی سبیل بن گئی "...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے وہ انہیں کیا بتاتا کہ اسے نیچے تو اللہ تعالیٰ کا نام ہی یاد نہ آ رہا تھا لیکن باہر نکلتے ہی اس کی زبان پر خودبخود یہ عظیم نام آگیا اور اس لئے وہ شکر ادا کر رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر موجود خلا اس نام کے زبان پر آتے ہی پوری طرح بھر گیا ہو۔

" عمران صاحب۔ آپ اندر کیسے پہنچ گئے "...... لارسن نے کہا۔

"پہنچا نہیں بلکہ پہنچایا گیا ہوں۔ مجھے تو ہوش ہی اندر آیا ہے
نجانے یہ سب کیا ہوا اور کیسے ہوا"...... عمران نے کہا۔ وہ دراصل
لارسن کے ساتھی راجر کے سامنے شیطانی سلسلے کے بارے میں کو
بات نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ دونوں اسے پاگ
قرار دے دیں گے اور انہیں مر کر بھی اس بات پر یقین نہیں آ
گا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر مشی گن پہنچ گ
ایک کھلے احاطے میں انہوں نے ہیلی کاپٹر اتار دیا اور وہ تینوں ہی
کاپٹر سے باہر آ گئے۔

"راجر۔ تم یہ ہیلی کاپٹر کمپنی کو واپس کر کے اپنے آفس چلے جانا
میں عمران صاحب کے ساتھ رہوں گا"...... لارسن نے راجر سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... راجر نے کہا اور مڑ کر دوبارہ ہیلی کاپٹر کی طرف
بڑھ گیا۔

"آئیے عمران صاحب۔ یہاں میری کار موجود ہے"...... لارسن
نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار ہو کر واپس مشی گن کے
دارالحکومت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جو وہاں سے قریب ہی
تھا۔

"آپ ہوٹل میں رہنا پسند کریں گے یا رہائش گاہ پر"...... اچانک
لارسن نے پوچھا۔

"رہائش گاہ زیادہ بہتر رہے گی۔ میں نے چیف کو بھی فون کرنا

ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ میں نے بھی مس جولیا کو فون کرنا ہے۔ چیف کا حکم ہے
کہ جب آپ برآمد ہو جائیں تو ان سے پہلے مس جولیا کو فون کر کے
بتا دیا جائے۔ ویسے عمران صاحب یہ مس جولیا کون ہیں۔ نام تو
ایکریمین ہے"...... لارسن نے کہا۔

"سوئٹزر لینڈ کی خاتون ہیں لیکن اب پاکیشیا کی شہری ہے"۔
عمران نے کہا تو لارسن کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار
ایک رہائشی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی اور
لارسن کار کھڑی کر کے نیچے اترا اور اس نے گیٹ پر موجود تالہ کھولا
اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر کھول دیا۔ اس کے بعد وہ واپس آ کر کار
میں بیٹھا اور کار سٹارٹ کر کے اندر پورچ میں لے گیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ کہیں تو یہاں آپ کے ساتھ کسی کی
رہائش کا بندوبست ہو سکتا ہے تاکہ وہ آدمی آپ کو چائے وغیرہ بنا کر
دے سکے"...... لارسن نے ایک کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

"میں نے یہاں رکنا نہیں ہے بلکہ واپس جانا ہے۔ تم نے اب دو
کام کرنے ہیں۔ ایک تو میرے لئے کاغذات کا بندوبست کرو، دوسرا
جس بھی فلائٹ پر سیٹ مل سکے اس پر سیٹ حاصل کرو اور تم بیٹھو
میں باتھ روم سے ہو کر آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر
سائیڈ پر موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم کی سائیڈ پر

ڈریسنگ روم اور وارڈروب موجود تھی۔ عمران نے وارڈروب کھولی تو اس میں دو مردانہ سوٹ لٹکے ہوئے تھے اور دو قمیضیں بھی موجود تھیں۔ عمران نے ایک سوٹ نکالا اور اسے اپنے جسم کے ساتھ لگا کر چیک کیا لیکن وہ کافی چھوٹا تھا۔ عمران نے اسے واپس وارڈروب میں رکھا اور دوبارہ سٹنگ روم میں آگیا۔

"مارکیٹ سے میرے ناپ کا سوٹ اور قمیض لے آؤ اور ساتھ ہی جوتے بھی۔ یہاں تو میرے ناپ کا سوٹ ہی نہیں ہے اور نہ جوتے"۔ عمران نے واپس آکر لارسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں پہلے چیف کو کال کر کے رپورٹ دے دوں"...... لارسن نے کہا۔

"وہ میں کروں گا۔ تم جاؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آؤ"...... عمران نے کہا تو لارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اس طرف کو بڑھ گیا جہاں فون پیس موجود تھا۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور انکوائری سے اس نے یہاں سے پاکیشیا اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر معلوم کئے اور پھر مسلسل نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"پردیسی بے چارہ، ستم زدہ، خوفزدہ، آفت زدہ اور نجانے کیا کیا زدہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا

ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم نے مجھے عمران کی آواز دوبارہ سنوا دی ہے ورنہ نجانے میرے دل میں کیا کیا ہول اٹھتے رہتے تھے۔ تم کہاں سے بول رہے ہو عمران۔ کیا واپس آگئے ہو"...... جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر اس نے عمران سے بات کی۔

"میں مشی گن کے دارالحکومت مشن گن سے بول رہا ہوں لیکن تمہیں کس طرح میرے بارے میں اطلاع مل گئی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ساری بات تفصیل سے بات دی۔

"اوہ اچھا۔ ویسے جولیا اس سے ایک فائدہ ضرور ہوا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے عمران کے اس طرح پراسرار انداز میں اغوا ہونے پر کوئی فائدہ کیسے نظر آسکتا تھا۔

"چیف کے پتھر دل میں جونک لگ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے اپنے فارن ایجنٹ کو حکم دے رکھا تھا کہ میری برآمدگی کی اطلاع اسے دینے سے پہلے جولیا کو دی جائے اور وہ ایجنٹ

مجھ سے کرید کرید کر پوچھ رہا تھا کہ جولیا آپ کی کیا لگتی ہے کہ چیف نے ایسا حکم دیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ مس جولیا سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ اب تم بتاؤ کہ میں اس ایجنٹ کو کیا جواب دوں"۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم تو پتھر میں جونک کی بات کر رہے تھے"...... جولیا نے ظاہر ہے کچھ کہنے کی بجائے دوسری بات ہی کرنی تھی لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کے دل میں عمران کی بات سن کر کس قدر جذباتی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

"چیف پتھر ہی تو ہے اور اس نے جس طرح تمہارے جذبات کا خیال رکھا ہے یہ پتھر میں جونک لگنے والی بات ہے اور اس سے یہ امید تو بہرحال پیدا ہو ہی جاتی ہے کہ شاید کہ بہار آجائے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور اس کی ہنسی میں بڑی خوشگوار کھنکھناہٹ نمایاں تھی۔

"کاش میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہوتا کہ میں تمہاری یہ خوبصورت اور خوشگوار ہنسی اس نقاب پوش چیف کو سنا سکتا۔ بہرحال آج میں واپسی سفر پر روانہ ہو رہا ہوں پھر بالمشافہ ملاقات پر بات ہو گی۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص

آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ فارن کال ہونے کی وجہ سے یہ کہیں کچھ نہ کی جا رہی ہو۔

"فارن ایجنٹ لارسن تم تک پہنچ گیا تھا"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔

"نہ صرف پہنچ گیا بلکہ اس نے مجھے وہاں سے نکال کر یہاں مشی گن شہر میں بھی پہنچا دیا ہے اور اب میں نے اسے کہا ہے کہ وہ مجھے آپ کے پاس پہنچانے کا بندوبست بھی کرے تاکہ پردیسی کی اپنے وطن واپسی ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چونکہ تمہیں اغوا کیا گیا تھا اس لئے مجھے یہ کارروائی کرنا پڑی لیکن اب تم نے خود ہی ہوشیار رہنا ہے ورنہ تمہارے لئے پاکیشیا کے عوام کا پیسہ اس انداز میں استعمال نہیں کیا جا سکتا"۔ دوسری طرف سے قدرے خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد لارسن واپس آ گیا۔ اس نے نہ صرف لباس بلکہ جوتے کا پیکٹ بھی اٹھایا ہوا تھا۔ ایک ہاتھ میں کھانے کا سامان بھی وہ مارکیٹ سے لے آیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا۔ کیا تمہیں بھوک لگی ہوئی تھی"۔ عمران

نے کہا تو لارسن بے اختیار مسکرا دیا۔

" آپ کے لئے لایا ہوں عمران صاحب۔ آپ سے ملاقات جس انداز میں ہوئی ہے اس سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ کو یقیناً بھوک لگی ہوئی ہے"...... لارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں۔ واقعی میں تو بھول ہی گیا تھا کہ فلیٹ سے جب مجھے اغوا کیا گیا تھا تو میں بھوکا تھا۔ اوکے۔ شکریہ۔ میں اب پہلے غسل کر لوں پھر باقی بات چیت ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور لباس اور جوتے کے پیکٹ لے کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنے جسم پر موجود لباس اتار کر باسکٹ میں ڈالا اور پھر غسل کر کے اس نے نیا لباس اور جوتے پہنے اور تیار ہو کر باتھ روم سے باہر آیا تو لارسن اس کے انتظار میں تھا۔

" میری واپسی کا کیا ہوا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

" اب جا کر انتظامات کرتا ہوں۔ کل تک امید ہے کام ہو جائے گا"...... لارسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ شکریہ۔ تمہارے چیف سے ابھی میری بات ہوئی ہے۔ میں نے اس سے تمہاری بے حد تعریف کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" بے حد شکریہ عمران صاحب۔ پھر اب مجھے رپورٹ دینے کی ضرورت تو نہیں"...... لارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ کیوں خواہ مخواہ کا خرچہ کرتے ہو۔ ویسے بھی چیف

جیسی مخلوق کو جس قدر کم رپورٹ دی جائے اتنا ہی اچھا ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا تو لارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے جناب۔ رات کو پھر آؤں گا اور مجھے یقین ہے کہ رات تک میں تمام انتظامات مکمل کر لوں گا۔ ویسے اگر کو کوئی فوری مسئلہ ہو تو آپ مجھے فون کر سکتے ہیں"...... لارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

" شکریہ"...... عمران نے کہا تو لارسن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا باہر آ گیا۔ اس نے لارسن کی کار باہر جانے کے بعد پھاٹک بند کیا اور واپس کمرے میں آ کر سب سے پہلے اس نے کھانا کھایا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ بولنے والا سید چراغ شاہ صاحب کا صاحبزادہ ہے۔

" میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ایکریمیا کی ایک ریاست مشی گن سے۔ کیا شاہ صاحب سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے سلام کا مکمل جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شاہ صاحب ابھی تھوڑی دیر بعد مسجد سے تشریف لانے والے ہیں۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں میں بات کرا دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ارے ۔ ایکریمیا کی اس کال کا بل اتنا آجائے گا کہ شاید ایک سال کا بل بھی اتنا نہ آتا ہو گا اس لئے میں خود ہی دوبارہ کال کر لوں گا۔ کتنی دیر بعد کال کروں "....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جی آدھے گھنٹے بعد "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر آدھا گھنٹہ وہ اس بات پر غور کرتا رہا کہ شیطانی ذریات کو اس پر قبضہ کرنے کا موقع آخر کیوں مل گیا جبکہ وہ پاکیزگی کے حصار میں تھا اور جب لارسن نے اسے وہاں سے نکالنے کی کارروائی کی تو انہوں نے مداخلت کیوں نہیں کی ۔ یہ ساری باتیں وہ دراصل شاہ صاحب سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا۔ گو جولیا نے اسے بتا دیا تھا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل شاہ صاحب کے پاس خود حاضر ہوئے تھے لیکن انہوں نے یہ کہہ کر انہیں واپس بھیج دیا تھا کہ عمران اپنی ذہانت سے خود ہی وہاں سے رہائی حاصل کر لے گا۔ مداخلت کی ضرورت نہیں ہے جس پر وہ واپس آگئے اور انہوں نے جولیا کو اس بارے میں تفصیل بتا دی تھی ۔ سامنے کلاک پر جیسے ہی آدھا گھنٹہ گزرا عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی آواز سنائی دی ۔

" میں آپ کا بیٹا علی عمران بول رہا ہوں "....... عمران نے سلام کا

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے پہلے بھی فون کیا تھا۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ میری وجہ سے تمہیں بار بار تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔ دراصل چند شریف لوگ آگئے تھے ان سے باتوں میں کچھ وقت لگ گیا تھا۔ میں ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں "....... سید چراغ شاہ صاحب نے بار بار معذرت بھرے انداز میں کہا کہ عمران ان کے اخلاق اور عظمت پر دل ہی دل میں حیران رہ گیا۔

" شاہ صاحب ۔ یہ آپ کا بلند اخلاق ہے کہ آپ اس انداز میں معذرت کر رہے ہیں ورنہ میں نے تو اچانک فون کیا تھا اور ویسے بھی میں اس وقت ایکریمیا کی ریاست مشی گن سے بول رہا ہوں اس لئے مجھے وہاں پاکیشیا کے صحیح وقت کا بھی اندازہ نہ تھا۔ بہرحال آپ کی بے حد مہربانی ہے ۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ مجھے باوجود غور کرنے کے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ شیطانی ذریات کو مجھ پر اس انداز میں قابو پانے کا موقع کیسے مل گیا۔ مجھ سے آخر کیا کوتاہی ہوئی ہے اور دوسری بات یہ کہ جب عام انداز میں مجھے قید خانے سے نکالا گیا تو ان شیطانی ذریات نے کوئی مداخلت یا مزاحمت کیوں نہیں کی اور اب تک ان کی طرف سے کوئی اقدام بھی نہیں ہوا "....... عمران نے کہا۔

" عمران بیٹے ۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ جب شیطان اور اس کی ذریات سے تمہارا کھلے عام تصادم ہو رہا ہو تو تم نے نہ صرف پاکیزگی

کے حصار میں رہنا ہے بلکہ ہر وقت باوضو بھی رہنا ہے لیکن تم نے اپنے فلیٹ میں باتھ روم جانے کے بعد دوبارہ وضو نہ کیا جس کی وجہ سے انہیں تم پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا۔ آئندہ محتاط رہنا۔ جہاں تک ان کی طرف سے مداخلت کا تعلق ہے تو وہ چونکہ ہر لحاظ سے مطمئن تھے کہ تم وہاں سے کسی صورت رہا نہیں ہو سکتے اس لئے انہوں نے تمہاری طرف توجہ ہی نہ کی تھی اور ویسے بھی اگر تم ان سوراخوں پر خصوصی طور پر بم فائر نہ کراتے تو تم یقیناً وہاں سے نہ نکل سکتے تھے اور آخری بات یہ کہ اب تک انہیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا تھا تاکہ تم اس شیطانی قید خانے کے اثرات سے نجات حاصل کر لو۔ ورنہ انہیں لامحالہ تم پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل سکتا تھا اور اس بار تمہارے بچ نکلنے کے امکانات بے حد کم تھے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے شاہ صاحب کی آنکھیں وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے ہزاروں میل دور سارے واقعات کو اس طرح دیکھ رہی ہیں جیسے وہ خود یہاں موجود ہوں۔

" شاہ صاحب۔ اب میں نے واپس پاکیشیا آنے کا پروگرام بنایا ہے۔ آپ کا کیا حکم ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" میں کیا اور میرا حکم کیا۔ تم ہر معاملے میں بااختیار ہو۔ میں نے تو تمہیں صرف آگاہ کیا تھا کہ تمہیں اس جادو کے خاتمے کے لئے منتخب

کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کس طرح ہوتا ہے یہ سب کچھ تم نے خود کرنا ہے۔ ویسے میرا مشورہ ہے کہ جس قدر جلد تم ہاکو پہنچ کر اس لارڈ جیکسن کا خاتمہ کر سکو اتنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔ اسے یہ بات بڑی عجیب سی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ ہاکو جا کر بس ایک لارڈ کو صرف اس لئے ہلاک کر دے کہ اس لارڈ نے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ شیطان کا پجاری ہے۔ اس طرح اس کے اپنے اصول کے خلاف ہوتا تھا کہ وہ ذاتی انتقام نہیں لیا کرتا اور اسے واقعی اس بات پر حیرت ہو رہی تھی۔ آخر سوچ سوچ کر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ پاکیشیا چلا جائے اور پھر اگر کوئی مداخلت ہوئی تو دیکھا جائے گا۔

لارڈ جیکسن اپنے مخصوص لباس میں اپنے خاص کمرے میں بیٹھا سگار پینے میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور شاکال اندر داخل ہوا تو لارڈ جیکسن اس کا چہرہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا شاکال۔ کیا تم کامیاب ہو گئے "...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" نہیں آقا۔ عمران نہ صرف وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے بلکہ وہ واپس پاکیشیا بھی پہنچ چکا ہے اور اب وہ پاکیزگی کے مکمل حصار میں ہے اس لئے اس پر ہاتھ بھی نہیں ڈالا جا سکتا"۔ شاکال نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" شاکال ۔ ایک آدمی کو ہلاک کرنا تمہارے لئے مشکل ثابت ہو رہا ہے اس کی وجہ "...... لارڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" آپ آقا ہیں لارڈ ۔ وجہ آپ ہی بہتر بتا سکتے ہیں "...... شاکال

نے جواب دیا۔

" میں نے تو ابھی تک اس معاملے میں دلچسپی نہیں لی۔ سب کچھ تمہارے ذمے ڈال دیا تھا۔ میرے نزدیک یہ اس قدر معمولی اور عام نوعیت کا کام تھا کہ چٹکی بجاتے ہو جانا چاہئے تھا لیکن تم گرونی کی طاقتیں لینے کے باوجود ناکام رہے۔ نہ ہی تمہارے جیمیٹئے کام آسکے اور نہ ہی تم گرونی کی طاقتیں صحیح طریقے سے استعمال کر سکے ہو۔ کیوں نہ تمہیں اس کی سزا دی جائے "...... لارڈ کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔

" مجھے آقا کی طرف سے دی گئی ہر سزا انعام سمجھ کر قبول ہو گی"۔ شاکال نے کہا تو لارڈ جیکسن بے اختیار مسکرا دیا۔

" تمہاری یہ فرمانبرداری مجھے پسند آئی ہے اس لئے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" یہ آپ کی مہربانی ہے آقا"...... شاکال نے جواب دیا۔

" اب بتاؤ کہ تم اس بارے میں کیا کرنا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آقا۔ میں نے راگوری سے سب حالات معلوم کر لئے ہیں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس آدمی کو آپ کے خلاف استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ آپ کے ساتھ ساتھ کابوس جادو کو بھی پوری دنیا سے ختم کر دیا جائے "...... شاکال نے کہا تو لارڈ جیکسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا میرے ہلاک ہونے سے کابوس جادو ختم ہو جائے گا۔
دنیا میں میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں گے
کیا آئندہ طلاقیں نہیں دی جائیں گی کیونکہ کابوس جادو تو صدیوں سے
یہ کام کرتا چلا آرہا ہے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"آقا۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو کوئی
ہلاک نہیں کر سکتا۔ آپ پر بڑے شیطان کا خصوصی ہاتھ ہے ا
شیطان آپ کی اس وقت تک حفاظت کرے گا جب تک نیا کابوس
آقا کے سامنے نہیں آجاتا۔ لیکن میرا خیال ہے آقا کہ روشنی کی طاقتوں
کو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے کابوس جادو کو محدود رکھنے کی بجا
اسے پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے کابوس معبدوں کا جو جال پور
دنیا میں بچھانے کا فیصلہ کیا ہے اس سے روشنی کی یہ طاقتیں گھبرا گ
ہیں کیونکہ ظاہر ہے جب پوری دنیا میں کابوس معبد بن جائیں گے
کابوس جادو بھی پوری دنیا میں پھیل جائے گا اور یہ دنیا کا سب
قدیم اور سب سے طاقتور جادو ہے جس کا کوئی توڑ کسی کے پا
نہیں ہے"...... شاکال نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اور یہ معبد میں نے یہودیو
کے ساتھ مل کر بنوانے ہیں کیونکہ پوری دنیا میں ان لاکھ
معبدوں کا شیطانی کنٹرول تو میں کر سکتا ہوں لیکن ان کے انتظاما
وغیرہ جس طرح یہ انسان کر سکتے ہیں اس طرح میں نہیں کر
اس لئے میں نے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہے کہ وہ ایک علیٰ

ادارہ بنائیں گے جو ان معبدوں کو تعمیر کرنے کے ساتھ ساتھ ان
کے انتظامات کریں گے جبکہ کابوس جادو کا ایک ایک نمائندہ میری
طرف سے ہر معبد پر مستقل موجود رہے گا اور ان معبدوں میں
نوجوان عورتوں اور مردوں کو ہر وہ عیش مہیا کیا جائے گا جس کا
صرف تصور ہی کیا جا سکتا ہے اور ان معبدوں سے پوری دنیا میں شر
کو پھیلانے میں بے حد مدد ملے گی۔ بڑے شیطان نے بھی اس
منصوبے کو بے حد پسند کیا ہے۔ البتہ یہودیوں نے اس کے بدلے
میں صرف ایک شرط رکھی ہے کہ میں اپنے جادو سے اس عمران کا
خاتمہ کرا دوں۔ اس کے بعد یہ معبد تیار ہونا شروع ہو جائیں گے
اس لئے اس عمران کا خاتمہ بے حد ضروری ہے۔ میں اب تک اس
لئے مطمئن تھا کہ تم یہ کام آسانی سے کر لو گے لیکن اب جس طرح
یہ آدمی بچ نکلا ہے اور تمہارے جیمیٹیئے اور گرونی کی طاقتیں بھی اس
کے مقابلے میں ناکام ہو گئی ہیں تو مجھے اب اندازہ ہونے لگا ہے کہ
یہودیوں نے کیوں اس آدمی کی ہلاکت کی شرط لگائی ہے ورنہ ایک
آدمی کو ہلاک کرنا یہودیوں کے لئے بھی کوئی مسئلہ نہ تھا۔ چنانچہ اب
مجھے اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔ تم جا سکتے ہو اور
سنو۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ البتہ تم اب گرونی کی طاقتیں
واپس کر دو گے اور حکم کی تعمیل کرو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"آقا۔ کیا اب میں اس کے خلاف کوئی اقدام اپنے طور پر نہیں کر
سکتا"...... شاکال نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب میں یہ کام اپنی دوسری طاقتوں سے کراؤں گا۔
اپنا کام کرو"...... لارڈ جیکسن نے کہا تو شاکال نے سر جھکایا اور
واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
"ہونہہ۔ اس آدمی کے لئے ساگری ٹھیک رہے گی۔ ہاں۔ واقع
ساگری سے یہ نہیں بچ سکے گا"...... لارڈ جیکسن نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد کہا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر ہوا میں جھٹکا۔
"ساگری حاضر ہو جاؤ"...... لارڈ جیکسن نے تحکمانہ لہجے میں ک
اور پھر ہاتھ نیچے کر لیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ا
انتہائی خوبصورت ایکریمین لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم
نامکمل سا لباس تھا۔
"ساگری حاضر ہے آقا۔ حکم فرمائیں"...... اس لڑکی نے لارڈ
سامنے پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔
"پاکیشیا میں ایک آدمی رہتا ہے علی عمران۔ اس کا فلیٹ نمبر
سو ہے اور پتہ کنگ روڈ ہے۔ تم اسے دیکھ لو پھر بات ہو گی"۔ لا
نے کہا۔
"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... ساگری نے کہا اور اس کے سا
ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھ
کھول دیں۔
"میں نے دیکھ لیا ہے اسے۔ خاصا خوبصورت نوجوان ہے"
ساگری نے کہا۔

"تم نے اس کی روحانی طاقت کو چیک کیا ہے"...... لارڈ نے
پوچھا۔
"ہاں آقا۔ اس کے اندر واقعی خاصی طاقتور روشنی کی طاقت ہے
لیکن آپ حکم کریں ساگری کے لئے یہ طاقت کوئی اہمیت نہیں
رکھتی۔ ساگری اگر چاہے تو صد سالہ بوڑھا میری مرضی کا کام کرے
گا"...... ساگری نے کہا۔
"اس آدمی کو ہلاک کرنا ہے"...... لارڈ نے کہا۔
"ہو جائے گا ہلاک آقا۔ اور کوئی حکم"...... ساگری نے کہا۔
"تمہیں معلوم ہے کہ پہلے اس آدمی کے مقابل جمیٹیئے ناکام رہے
ہیں۔ پھر شاکال کو گرونی کی طاقتیں دی گئیں لیکن وہ بھی ناکام رہا"۔
لارڈ نے کہا۔
"مجھے معلوم ہے آقا۔ لیکن ساگری ناکام نہیں رہے گی آقا"۔
ساگری نے کہا۔
"تم نے کیا منصوبہ بنایا ہے۔ بتاؤ"...... لارڈ نے کہا۔
"آقا۔ یہ آدمی ایک عورت جس کا نام جولیا ہے اسے پسند کرتا ہے
اور وہ عورت بھی اس کو دل سے پسند کرتی ہے لیکن دونوں کے
کرداروں میں کوئی جھول نہیں ہے اور معاملہ صرف زبانی بات چیت
اور پسند تک محدود ہے۔ میں اس عورت کے ذہن کو آسانی سے اپنے
زیر اثر لا سکتی ہوں اور پھر میرے حکم پر وہ اس عمران کو ہلاک کر
دے گی"...... ساگری نے کہا۔

"کیا تم ساتھ رہو گی"...... لارڈ نے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو ساتھ بھی رہ سکتی ہوں ورنہ میرا تو خیال تھا کہ میں علیحدہ رہ کر صرف اس کا ذہن اپنے زیر اثر لا کر کام کروا لوں گی"...... ساگری نے کہا۔

"کیا تم بذات خود اس عمران پر اپنی طاقت استعمال نہیں کر سکتی"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو شاید شک ہے کہ یہ عورت میرے حکم کی تعمیل نہیں کرے گی"...... ساگری نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے کہنے پر میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ عورت اس عمران کے لئے اس قدر شدید ترین جذبات رکھتی ہے کہ جیسے ہی وہ اس کے خلاف کام کرنے کا سوچے گی اس کا ذہن ہی ماؤف ہو جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"تو پھر مجھے براہ راست حملہ کرنا ہوگا۔ لیکن آقا۔ اس کی روشنی کی طاقت کی وجہ سے میں نے ایسا منصوبہ بنایا تھا"...... ساگری نے کہا تو لارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم طاقتوں اور انسانوں میں یہ فرق ہے کہ تم صرف ناک کی سیدھ چلتی ہو اور اس آدمی کا تحفظ اس کی پاکیزگی کرتی ہے۔ تم اس عورت جولیا کا ذہن صرف اس حد تک زیر اثر لاؤ کہ وہ تمہارے حکم پر اس عمران کو کسی مشروب میں سور کے خون کے چند قطرے ڈال کر پلا دے۔ اسے پیتے ہی عمران کا پاکیزگی کا حصار ختم ہو جائے گا اور پھر

تم آسانی سے اس کا خاتمہ کر سکتی ہو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ قطرے صرف مشروب میں ہی ڈالے جائیں۔ وہ اگر چائے پیتا ہے تو ان قطروں کو چائے میں ڈالا جا سکتا ہے اور کسی دوسرے مشروب میں بھی لیکن یہ بتا دوں کہ اسے شک نہیں ہونا چاہئے ورنہ وہ بے حد محتاط طبیعت کا آدمی ہے اس لئے اس عورت کو اس کام میں استعمال کرو پھر تم کامیاب رہو گی"...... لارڈ نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... ساگری نے کہا۔

"جاؤ۔ اگر تم کامیاب رہو گی تو تمہاری طاقتیں بڑھا دی جائیں گی اور تمہیں کابوس معبدوں کے سب سے بڑے معبد میں میری نمائندگی مل جائے گی اور اس طرح تم پوری دنیا میں بنائے جانے والے لاکھوں کابوس معبدوں کی انچارج بن جاؤ گی اور یہ اتنا بڑا عہدہ ہے کہ اس طرح تمہیں بڑے شیطان کے دربار میں عزت مل سکتی ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"میں آقا کی کنیز ہوں اور جو کچھ بھی بن جاؤں آپ کی کنیز ہی رہوں گی"...... ساگری نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو"...... لارڈ نے کہا تو ساگری تیزی سے مڑی اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تو لارڈ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب اس عمران کا بچ نکلنا محال ہے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد نرم تھا۔

" نجانے کب وہ وقت آئے گا جب تمہاری یہ خوبصورت آواز فون کی تاروں اور رسیور سے نکل کر میرے کانوں تک پہنچنے کی بجائے براہ راست میرے کانوں تک پہنچ سکے گی"...... عمران نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ وقت آگیا ہے۔ ہم سب نے تمہاری واپسی کی خوشی میں ایک پارٹی کا اہتمام کیا ہے اور یہ پارٹی میری طرف سے ہے۔ تم میرے

فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ اس طرح پارٹی بھی ہو جائے گی اور تمہاری حسرت بھی پوری ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" لیکن وہاں تو سب لوگ ہوں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تو پھر"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" پھر تو تمہاری آواز صحیح سالم میرے کانوں تک تو نہ پہنچ سکے گی۔ دوسرے لوگ بھی اس میں شیئر ہولڈر بن جائیں گے اور خاص طور پر وہ رقیب روسیاہ۔ سوری۔ رقیب روسفید وہ تنویر"...... عمران نے بڑے مردہ سے لہجے میں کہا۔

" اگر اتنا ہی شوق ہے تو پھر۔ بہرحال چھوڑو۔ تم فلیٹ پر پہنچو"...... دوسری طرف سے بڑے جذباتی لہجے میں بات کرتے کرتے جولیا نے یکلخت رابطہ ختم کر دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ سلیمان کوٹھی گیا ہوا تھا اور اس نے شام کو واپس آنا تھا اس لئے عمران اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس نے اپنا لباس تبدیل کر لیا تھا۔ چونکہ اس نے لباس تبدیل کرنے سے پہلے باتھ روم جا کر وضو کر لیا تھا اس لئے اب وہ اطمینان بھرے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک دروازے پر کسی نے زور زور سے اس طرح ہاتھ مارنے شروع کر دیئے جیسے دروازہ اگر فوری طور پر نہ کھولا جائے

گا تو وہ اسے توڑ ڈالے گا۔

" ارے ۔ارے کون ہے ۔کیا کر رہے ہو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنڈی کھول کر دروازہ کھول دیا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سامنے ایک اچھا خاصا شریف آدمی کھڑا تھا جس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور شکل وصورت سے وہ پڑھا لکھا آدمی نظر آ رہا تھا۔

" کیا آپ کا نام علی عمران ہے"...... اس آدمی نے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں ۔لیکن آپ یہ کیا کر رہے تھے ۔کیا آپ کال بیل نہیں بجا سکتے تھے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب اگر میں ایسا نہ کرتا تو آپ میری بات ہی نہ سنتے "۔اس آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیوں ۔کیوں نہ سنتا میں آپ کی بات ۔کیا مطلب"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" عمران صاحب ۔آپ جہاں جا رہے ہیں وہاں آپ کو شدید خطرات ہیں اس لئے وہاں آپ نے انتہائی محتاط رہنا ہے ۔خاص طور پر کھانے پینے کے سلسلے میں ۔بس میں یہی کہنے آیا تھا اور میرے اس طرح دروازہ بجانے کا مطلب ہے کہ میری اس بات کو آپ پوری طرح سمجھ لیں ۔اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے ۔اللہ حافظ "۔اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر سیڑھیاں اترنے لگا۔

" ارے ۔ارے ۔آپ میری بات تو سنیں"...... عمران نے کہا۔

" جو کچھ میں نے بتانا تھا وہ بتا دیا ہے"...... اس آدمی نے مڑے بغیر کہا اور سیڑھیاں اتر کر وہ مڑا اور عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" عجیب لوگ ہیں یہ اور اس طرح سمجھ رہے ہیں کہ جیسے میں دشمن کے پاس جا رہا ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر فلیٹ بند کر کے اس نے نیچے اتر کر گیراج سے کار نکالی اور جولیا کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔جب وہ جولیا کے فلیٹ پر پہنچا تو اس کے چہرے پر یہ دیکھ کر مسکراہٹ سی پھیل گئی کہ وہاں تمام ممبران کی کاریں موجود تھیں ۔عمران نے اپنی کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اسے لاک کر ہی رہا تھا کہ اسے اپنی پشت پر آہٹ سی محسوس ہوئی ۔وہ تیزی سے مڑا تو اس کے عقب میں ایک نوجوان کھڑا تھا جس کا ایک بازو کٹا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے بہت سی تسبیحیں پکڑی ہوئی تھیں ۔اسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے کہ نوجوان اس حالت میں بھی بھیک مانگنے کی بجائے محنت مزدوری کر کے اپنی روزی کما رہا ہے۔

" یہ سب تسبیحیں کتنے میں دو گے"...... عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

" تمام تسبیحیں برائے فروخت نہیں ہیں جناب"...... اس نوجوان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیوں "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اس لئے کہ تمام تسبیحوں کی آپ کو ضرورت نہیں ہے۔ جنہیں ضرورت ہے انہیں دی جائیں گی۔ آپ کو ایک تسبیح کی ضرورت ہے وہ آپ لے لیں "....... اس نوجوان نے کہا۔

" ویسے سچ پوچھو تو مجھے ایک کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میرے پاس پہلے سے تسبیح موجود ہے "....... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن یہ تسبیح پڑھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ آپ نے اسے اپنے گلے میں ڈالنا ہے "....... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیوں کی مدد سے سرخ رنگ کے دانوں والی ایک تسبیح عمران کی طرف بڑھا دی۔

" گلے میں کیوں "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اس لئے کہ جہاں آپ جا رہے ہیں وہاں آپ کے لئے انتہائی شدید خطرہ موجود ہے اور اگر یہ تسبیح آپ کے گلے میں موجود ہو گی تو آپ ان خطرات سے بچ جائیں گے "....... اس نوجوان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ نوجوان اس انداز میں مہنگے داموں تسبیحیں فروخت کرتا ہو گا۔

" اچھی بھلی محنت کو کیوں اس طرح کے ڈراموں سے خراب کرتے ہو "....... عمران نے کہا اور جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ میری طرف سے تحفہ ہے جناب۔ مجھے نوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو حکم کی تعمیل کر رہا ہوں "....... نوجوان نے تسبیح عمران کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور عمران وہ بڑا سا نوٹ پکڑے حیرت سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

" میری بات یاد رکھیں اور اس تسبیح کو گلے میں ضرور ڈالیں "۔ نوجوان نے آگے جا کر ایک لمحے کے لئے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ گیٹ سے باہر نکل گیا۔

" عجیب سلسلہ ہے یہ۔ بار بار ایک ہی بات سامنے آ رہی ہے "....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوٹ اور تسبیح اندرونی جیب میں ڈالے اور پھر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا کیونکہ جولیا کا فلیٹ دوسری منزل پر تھا۔

فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "....... جولیا کی آواز ڈور فون سے سنائی دی۔

" وہی جو تمہاری مدھر آواز براہ راست سننا چاہتا ہے "....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے کوئی جواب دینے کی جائے کٹک کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر نعمانی موجود تھا۔

" آئیے عمران صاحب "....... نعمانی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" یہ ساری محفلیں تم لوگ جولیا کے فلیٹ پر ہی کیوں منعقد

کرتے ہو۔ کیا اس فلیٹ میں کوئی خاص کشش ہے"...... عمران
نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا ہماری ڈپٹی چیف ہیں عمران صاحب"...... نعمانی
نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا لیکن
جیسے ہی وہ بڑے کمرے میں داخل ہوا جہاں سارے ساتھی موجود تھے
تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے اچانک ایسے محسوس ہونے لگا جیسے
یہاں کوئی نامانوس سی بو پھیلی ہوئی ہے۔ ایسی بو جیسے کسی سیلن
زدہ کمرے میں ہوتی ہے حالانکہ کمرہ کافی بڑا اور روشن تھا۔

" کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے اسے اس انداز میں
مشتبہ ہوتے دیکھ کر کہا۔

" کچھ نہیں۔ میں یہاں ایسی خوشبو سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا جو
تمام نیک روحوں کے لئے کشش رکھتی ہے"...... عمران نے جواب
دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔ جولیا شاید کچن میں تھی۔

" مطلب یہ کہ آخر جولیا کے فلیٹ میں کیا کشش ہے کہ تم سب
یہیں اکٹھے ہوتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" کیا یہ کشش کم ہے عمران صاحب کہ مس جولیا ہماری ڈپٹی
چیف ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے کہ عہدے کی کشش تمہیں یہاں آنے پر مجبور کرتی

ہے جولیا کی نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" دونوں ہی باتیں ہیں۔ مس جولیا جس محبت اور خلوص سے
ہمیں یہاں دعوت دیتی ہے اس پر انکار نہیں کیا جا سکتا"...... صفدر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" محبت اور خلوص۔ واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی محبت کی بنا
پر اور کوئی خلوص کی بنا پر آتا ہے لیکن میں کس بنا پر آیا ہوں بلکہ
بلوایا گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نظر بٹو کے طور پر"...... تنویر نے فوراً ہی کہا تو کمرہ بے اختیار
قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" کیا ہوا"...... اچانک کچن سے نکل کر جولیا نے کمرے میں آتے
ہوئے کہا۔

" عمران صاحب نظر بٹو ہیں۔ یہ آج پتہ چلا ہے"...... صفدر نے
ہنستے ہوئے کہا۔

" نظر بٹو۔ یہ کیا ہوتا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ شاید
اس نے یہ لفظ پہلی بار سنا تھا۔

" مائیں اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لئے ان کی پیشانی یا
گالوں پر سیاہی سے نشان لگا دیتی ہیں تاکہ دیکھنے والوں کی نظر اس
نشان پر پڑے تو وہ نظر لگانے والی بات نہ سوچ سکے۔ اس نشان کو
نظر بٹو کہا جاتا ہے۔ یعنی نظر بد سے بچانے والا"...... صفدر نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ مثال کیوں دے رہے ہو۔ مکان بناتے وقت اسے نظر سے بچانے کے لئے سامنے کے رخ پر ٹوٹی ہوئی ہانڈی لٹکا دی جاتی ہے۔ وہ بھی تو نظر بٹو ہی کہلاتی ہے"...... تنویر نے کہا تو اس بار سب ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن مجھے تو یہ بتایا گیا تھا کہ یہ پارٹی میرے صحیح سلامت واپس آنے کی خوشی میں دی جا رہی ہے۔ اس لحاظ سے تو میں نظر بٹو کی بجائے اس تقریب کا دولہا کہلایا جا سکتا ہوں۔ کیوں جولیا"۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم واقعی دولہا کی طرح سج رہے ہو"...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس کچن کی طرف مڑ گئی اور تنویر نے اس کے فقرے پر بے اختیار برا سا منہ بنا لیا۔

" اب تنویر کی شکل دیکھو اور فیصلہ کرو کہ نظر بٹو کون ہے"۔ عمران نے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" عمران صاحب۔ آپ وہاں پہنچے کیسے اور وہاں آپ کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ کم از کم تفصیل تو بتائیں"...... صفدر نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" پہنچنے والی بات تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ بس بیٹھا مسودہ پڑھ رہا تھا کہ اچانک ذہن تاریک ہو گیا۔ پھر جب تاریکی دور ہوئی تو میں ایک کمرے میں موجود تھا جو ایکریمیا کی ریاست مشی گن میں واقع

تھا۔ اب یہاں سے وہاں کیسے پہنچا یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ وہاں تمہارے چیف کے فارن ایجنٹ لارسن صاحب پہنچ گئے اور میں آزاد ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ یہ اچانک آپ کے خلاف ان شیطانی ذریات نے کیوں کام شروع کر دیا ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

" مجھے تو خود معلوم نہیں۔ میں روشن پورہ میں الیکٹرونکس کے سائنس دان ڈاکٹر اعظم سے ملنے جا رہا تھا کہ راستے میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

" لیکن اب آپ جس طرح آزاد ہو کر واپس آ گئے ہیں تو کیا اب وہ طاقتیں آپ کے خلاف کام نہیں کریں گی"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ انہوں نے کسی وجہ سے میرا پیچھا چھوڑ دیا ہے ورنہ اب تک کچھ نہ کچھ ضرور ہو چکا ہوتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ شیطانی ذریات ہر بار آپ کو ہی کیوں نشانہ بناتی ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

" میں نے ایک بہت بڑی نیکی کر رکھی ہے اور مسلسل وہ نیکی کئے چلا جا رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اچھا۔ کون سی نیکی۔ کچھ ہمیں بھی تو بتائیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تنویر میرا رقیب ہونے کے باوجود نہ صرف موجود ہے بلکہ مجھ پر آنکھیں بھی نکالتا رہتا ہے"....... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس لحاظ سے تو یہ نیکی میں بھی کر رہا ہوں کہ تم زندہ ہو"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شیطانی ذریات اب اپنے آقا کے خلاف تو کچھ نہیں کر سکتیں"....... عمران نے فوراً ہی جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے جولیا اور صالحہ ٹرالیاں دھکیلتی ہوئیں کچن سے باہر آگئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کی ناک سے ایک بار پھر ایسی ہی نامانوس سی بو ٹکرائی جیسی اس فلیٹ کے اس کمرے میں داخل ہوتے وقت ٹکرائی تھی لیکن اب یہ بو زیادہ تیز تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے عمران واقعی کسی انتہائی سیلن زدہ جگہ پر موجود ہو جو صدیوں سے بند رہی ہو۔

" آپ کیا سونگھ رہے ہیں عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے"۔ اچانک صدیقی نے کہا جبکہ جولیا اور صالحہ نے سوپ کے پیالے میزوں پر رکھنے شروع کر دیئے تھے۔

" یہ تمہارے لئے ہے عمران کیونکہ تم خصوصی مہمان ہو"۔ جولیا نے ایک بڑا سا پیالہ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ یہ

پیالہ دوسرے پیالوں سے نہ صرف بڑا تھا بلکہ اس پر قدیم مصری تصویروں جیسے ڈیزائن بھی بنے ہوئے تھے اور جیسے ہی پیالہ عمران کے سامنے آیا عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب اسے واضح طور پر یہ نامانوس سی بو اس پیالے سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

" مہمان خصوصی کے پیالے میں کوئی خصوصی مصالحہ ڈالا ہے تم نے یا نہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے حیرت ہے۔ کیا تم یہاں بیٹھے بیٹھے کچن میں بھی دیکھ رہے تھے۔ صالحہ کی خصوصی فرمائش پر میں نے اس پیالے میں سویا ساس ڈالی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ سویا ساس اگر سوپ میں ڈال دی جائے تو انسان کا موڈ رومانٹک ہو جاتا ہے"....... جولیا نے قدرے شرمائے ہوئے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" پھر تو صالحہ کو صفدر کے پیالے میں بھی سویا ساس ڈالنی چاہئے تھی اور تنویر کے پیالے میں بھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے تو صالحہ سے کہا تھا لیکن اس نے کہا یہ عزت صرف مہمان خصوصی کو ہی ملنی چاہئے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے وہ سویا ساس کی شیشی"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر تیزی سے

قدم اٹھاتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب "....... سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بھی حیرت بھرے انداز میں اٹھ کر کچن کی طرف گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچن تک پہنچتی عمران کچن سے باہر آگیا۔

" صالحہ ۔ ادھر آؤ"....... عمران کے لہجے میں بے حد سختی تھی۔

" کیا ہوا۔ یہ آپ کس لہجے میں مجھے بلا رہے ہیں"....... صالحہ نے اٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں خاص طور پر جولیا کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میں کہہ رہا ہوں ادھر آؤ"....... عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تو صالحہ قدم بڑھاتی ہوئی عمران کے قریب پہنچ گئی۔

" یہ سویا ساس کی شیشی تمہیں کس نے دی تھی"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کس نے دی تھی۔ کیا مطلب۔ یہاں کچن میں پڑی تھی۔ میں نے اٹھا کر جولیا کو دے دی۔ آخر ہوا کیا ہے۔ آپ اس قدر برہم کیوں ہو رہے ہیں۔ کیا سویا ساس ڈلوا کر میں نے کوئی گستاخی کی ہے"....... صالحہ نے بھی اس بار انتہائی برہم سے لہجے میں کہا۔

" صفدر ۔ ادھر آؤ"....... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر اٹھ کر عمران کے قریب آگیا۔

" کچن میں جولیا کے ساتھ جاؤ اور سویا ساس کی شیشی اٹھا کر اسے سونگھو اور مجھے بتاؤ کہ اس میں سویا ساس ہے یا کوئی اور چیز"۔

عمران نے کہا۔

" اور کیا چیز ہو سکتی ہے"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ سویا ساس نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صالحہ بھی ان کے پیچھے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب۔ اوہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس میں تو سور کا جما ہوا خون ہے۔ مس جولیا نے اسے سونگھ کر بتایا ہے۔ اس میں سے انتہائی ناگوار سی بو آرہی ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ صفدر نے کچن سے باہر آتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے پیچھے جولیا اور صالحہ بھی باہر آگئی تھیں۔ ان کے چہرے بھی حیرت کی شدت سے سوالیہ نشان بنے ہوئے تھے۔

" اسے اٹھاؤ اور لے جا کر کسی گٹر میں ڈال دو اور اس پیالے کو بھی"....... عمران نے سامنے موجود پیالے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے وہ بڑا سا پیالہ اٹھایا اور ویسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ میں تو بازار سے سویا ساس کی شیشی خرید کر لائی تھی اور اس میں واقعی سویا ساس ہی تھی۔ میں نے کئی بار استعمال کیا ہے اسے"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ صالحہ ہونٹ بھینچے خاموش تھی اور سب

ساتھیوں کے چہروں پر یکلخت انتہائی گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

" ڈونٹ وری۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ مجھ پر شیطانی حملہ کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناکام ہو گیا ہے۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" لیکن۔ لیکن یہ حملہ کس نے کیا ہے۔ کیا صالحہ نے یہ حملہ کیا ہے"....... جولیا نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور مڑ کر اس طرح صالحہ کی طرف دیکھنے لگی جیسے اسے خدشہ ہو کہ ابھی صالحہ کسی چڑیل کے روپ میں آجائے گی۔

" اس تسبیح کی وجہ سے معاملات کنٹرول میں رہ گئے ہیں۔ اگر میں اسے واقعی گلے میں ڈال لیتا تو شاید اتنا بھی نہ ہوتا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلیٹ پر آنے والے اس شریف آدمی کی آمد اور اطلاع کے ساتھ ساتھ پارکنگ میں ملنے والے اس نوجوان کے بارے میں بتایا جس نے اسے تسبیح دی تھی۔

" مس جولیا۔ آپ نے کیسے پہچانا کہ یہ سور کا خون ہے۔ بظاہر تو سویا ساس ہی لگ رہی تھی"....... صدیقی نے کہا۔

" تم لوگوں نے شاید زندگی میں کبھی اس کی مخصوص بو نہیں سونگھی لیکن پاکیشیا آنے سے پہلے میں اسے بے شمار بار سونگھ چکی ہوں اس لئے مجھے سونگھتے ہی معلوم ہو گیا"....... جولیا نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر واپس آگیا۔ اس نے ہاتھ دھو لئے تھے اور چہرے

پر انتہائی سنجیدگی تھی۔

" عمران صاحب۔ یہ انتہائی خوفناک بات سامنے آئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ صالحہ پر شیطان نے قبضہ کر لیا تھا اور وہ آپ کو اس انداز میں یہ سوپ پلا کر پاکیزگی کے حصار سے نکال کر ہلاک کرنا چاہتی تھی اور مجھے یقین ہے کہ اگر آپ اس سوپ کو پی لیتے تو شاید اب تک ہلاک بھی ہو چکے ہوتے"....... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ واردات اسی انداز میں کی گئی ہے جیسے تم نے کہا ہے لیکن صالحہ پر تم نے غلط الزام لگا دیا ہے۔ صالحہ کو صرف استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے ذہن میں یہ خیال ڈال دیا گیا اور بس۔ ویسے صالحہ پر اگر قبضہ ہو سکتا ہے تو کسی ایس کا ہی ہو سکتا ہے اور شیطان کو ڈیول کہا جاتا ہے"....... عمران نے کہا تو صالحہ کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا اس بارے میں۔ کیا آپ کو بو آئی تھی حالانکہ اس پیالے سے مجھے کوئی بو نہیں آئی تھی"....... صفدر نے کہا تو عمران نے اسے تسبیح کے بارے میں بتا دیا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ خیر کی طاقتیں آپ کی حفاظت کر رہی ہیں حالانکہ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تھا کہ ساری لڑائی آپ نے خود لڑنی ہے"....... صفدر نے چونک کر کہا۔

" اب بھی میں ہی لڑ رہا ہوں۔ بہرحال تم لوگ سوپ پیو"۔

عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔اب یہ سب کچھ ضائع کرنا ہوگا۔اب رسک نہیں لیا جا سکتا۔ ہم کسی ہوٹل میں جا کر کھانا کھا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" تو کیا ہوٹل میں یہ کام نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا اب تم کھانا پینا ہی ترک کر دو گے"۔ جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔اس کی ضرورت نہیں۔البتہ واقعی یہ تسبیح مجھے گلے میں ڈالنا پڑے گی ورنہ میں واقعی کھانے پینے سے یکسر محروم ہو جاؤں گا اور اس طرح بھی شیطان کا مقصد پورا ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تسبیح گلے میں ڈال لی۔ پھر ٹائی کھول کر اس نے بند کالروں کا بٹن کھول کر تسبیح کو قمیض کے اندر کرنے کے بعد اس نے بٹن بند کر کے ٹائی کو دوبارہ گرہ لگا لی۔

" یہ تو بڑا ٹیڑھا مسئلہ ہے۔ تم کب تک یہ تسبیح پہنے رہو گے۔ نہیں۔اس کا کوئی اور حل ہونا چاہئے"...... جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی تو کام ہو گیا ہے۔بعد میں دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر آؤ ہوٹل چلتے ہیں۔اب میرا دل کچن میں جانے سے ہی گھبراتا ہے"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی تو سب ساتھی بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ وہ بھی اب یہاں واقعی عجیب سی بے چینی محسوس کر رہے تھے۔

" لیکن یہاں تو تم نے اکیلے رہنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" بعد میں ٹھیک ہو جائے گا۔ ظاہر ہے انہوں نے مجھ پر تو حملہ نہیں کرنا"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" عمران صاحب۔ کیوں نہ شاہ صاحب سے بات کی جائے"۔ صفدر نے فلیٹ سے باہر آتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ان سے بار بار بات نہیں کی جا سکتی۔وہ ڈسٹرب ہوتے ہیں اور اگر انہیں غصہ آگیا تو پھر معاملات ایسے بگڑیں گے کہ کسی طرح سیدھے ہی نہ ہو سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔آپ نے جو کچھ بتایا ہے یا شاہ صاحب نے جو کچھ بتایا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کس بات سے"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بات سے کہ یہودیوں نے لارڈ جیکسن سے آپ کی ہلاکت کی بات کی اور اس نے آپ کے خلاف کام شروع کر دیا جبکہ آپ کو کہا گیا ہے کہ آپ نے اس لارڈ جیکسن کو ہلاک کرنا ہے حالانکہ سب

جانتے ہیں کہ آپ ذاتی انتقام لینے کے قائل نہیں ہیں اور شاید اسی وجہ سے آپ مشی گن سے واپس آکر سب کچھ بھول گئے ہیں ورنہ آپ یہاں واپس آنے کی بجائے سیدھے ہا کو پہنچ جاتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میں بھی اس بات پر سوچتا رہا ہوں۔ پھر شاہ صاحب کی یہ بات بھی غور طلب ہے کہ روحانی قوتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اس لارڈ جیکسن کے خلاف کام کروں کیونکہ لارڈ جیکسن اپنی حدوں سے باہر نکل رہا ہے حالانکہ یہ جادو تو صدیوں سے چلا آرہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے اس بارے میں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے کیا سوچنا ہے۔ جب شاہ صاحب ہی نہیں بتا رہے تو میں مزید کس سے معلوم کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"شاہ صاحب کو یقیناً آپ پر انتہائی حد تک اعتماد ہے اس لئے انہوں نے آپ کو ساری بات بتانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی لیکن اگر آپ چاہیں تو یہ بات معلوم ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب سیڑھیاں اتر کر پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کس سے"...... عمران نے کہا۔

"روشن رنگ ساز سے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا وہ شاہ صاحب سے بڑا روحانی عہدے دار ہے"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ پہلے صفدر اسے بتا چکا تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ اس سے مل چکا تھا اور اس نے کہا تھا کہ وہ فارن ایجنٹ کو اس جگہ کی رہنمائی کرا دے گا جہاں عمران قید ہے اور لارسن نے بھی اسے بتایا تھا کہ انہیں ایک آدمی نے اس جگہ کی نشاندہی کرائی تھی ورنہ تو وہ اس وسیع و عریض علاقے میں اسے ڈھونڈتے رہ جاتے لیکن اس کے باوجود اس کا یہ خیال تھا کہ وہ نوجوان شاہ صاحب سے زیادہ بڑا روحانی عہدیدار نہیں ہو سکتا۔

"وہ کسی اور کی طرف رہنمائی تو کر سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ کھانا کھا کر اس کی طرف چلیں گے"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک بڑے ہوٹل کے ایک کمرے میں ساگری ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اس وقت اس روپ میں تھی جس روپ میں وہ لارڈ جیکسن کے پاس گئی تھی لیکن اس وقت اس کے جسم پر مکمل لباس تھا۔ یہ لباس سکرٹ کے اوپر جیکٹ کی صورت میں تھا۔ ساگری کی آنکھیں بند تھیں اور وہ کرسی پر ساکت و صامت انداز میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس نے چیک کر لیا۔ اوہ۔ یہ حربہ بھی ناکام رہا۔ آخر یہ کس قسم کا آدمی ہے"...... ساگری نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ ہونٹ بھینچے چند لمحے خاموش بیٹھی رہی اور پھر اچانک وہ کرسی سے اٹھی اور نیچے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں

پھنسائیں اور پھر اس کا منہ اس طرح تیزی سے ہلنے لگا جیسے وہ کچھ پڑھ رہی ہو اور کمرے میں موجود روشنی تیزی سے اس طرح مدھم ہوتی چلی گئی جیسے الیکٹرک لوڈ اچانک کم ہو جانے کی وجہ سے روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ دوسرے لمحے ایک تیز پھنکار کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ساگری کے سامنے ایک چھوٹے قد اور دبلے پتلے جسم کی بونی عورت کھڑی نظر آنے لگ گئی۔ اس کے منہ سے مسلسل پھنکاریں نکل رہی تھیں۔

"متاکرنی حاضر ہے"...... چند لمحوں بعد اس بونی عورت کے منہ سے آواز نکلی لیکن آواز ایسے ہی تھی جیسے کوئی سانپ پھنکار رہا ہو۔

"متاکرنی۔ میں نے عمران پر وار کیا۔ مجھے اعتماد ہے کہ وار درست تھا لیکن وار ناکام ہو گیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ مجھے بتاؤ"...... ساگری نے چیختے ہوئے لیکن تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ساگری۔ روشنی کی طاقتوں نے اس کی حفاظت کی ہے۔ اسے ایک ایسی تسبیح پہنچا دی گئی ہے جس پر لاکھوں بار مقدس کلام پڑھا گیا تھا۔ وہ تسبیح عمران کی جیب میں تھی اس لئے اسے تمہارے حربے کا علم ہو گیا اور اب اس نے یہ تسبیح اپنے گلے میں ڈال لی ہے اور اب ویسے بھی تمہارا کوئی شیطانی حربہ اس پر کامیاب نہیں ہو سکتا"۔ متاکرنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اسے ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے۔ ہر صورت میں۔ کوئی ترکیب بتاؤ۔ تم متاکرنی ہو۔ میری نائب۔ جلدی بتاؤ"۔

ساگری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ساگری ۔ یہ شخص تمہاری نسبت لارڈ جیکسن کے ہاتھوں آسانی سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم اسے لارڈ جیکسن کی راہ دکھاؤ"....... متاکرنی نے کہا۔

" راہ دکھادوں۔ کیا مطلب۔ جبکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے بتا دیا گیا ہے کہ لارڈ جیکسن اس کے خلاف کام کر رہا ہے اور چونکہ اس نے وہاں کا رخ نہیں کیا تو اس سے ظاہر ہے کہ اسے یہ معلوم ہے کہ وہاں جا کر وہ مارا جائے گا اس لئے اب وہ میرے کہنے پر کیسے جا سکتا ہے"....... ساگری نے کہا۔

" ساگری ۔ یہ شخص ذاتی انتقام لینے کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے اور چونکہ ابھی تک اس کی ذات کے خلاف کام ہو رہا ہے اس لئے وہ لارڈ جیکسن کی طرف متوجہ نہیں ہو رہا لیکن اگر اسے بتا دیا جائے کہ عالم اسلام کے خلاف لارڈ جیکسن ایک بہت بڑے منصوبے پر کام کرنے والے ہیں تو وہ یقیناً اس کے خلاف کام شروع کر دے گا اور پھر یقینی طور پر وہ ہلاک ہو جائے گا"....... متاکرنی نے کہا۔

" عالم اسلام کے خلاف منصوبہ ۔ کیا مطلب۔ تم کس منصوبے کی بات کر رہی ہو"....... ساگری نے کہا۔

" پوری دنیا میں یہودیوں کی مدد سے کابوس معبدوں کا جال پھیلانے کا منصوبہ"....... متاکرنی نے کہا۔

" لیکن وہ خصوصی طور پر عالم اسلام کے خلاف تو نہیں ہے۔ وہ تو

ہمارے مقدس جادو کے فروغ کے لئے ہے"....... ساگری نے کہا۔

" ساگری ۔ یہ یہودی بے حد شاطر لوگ ہیں۔ یہ ان کابوس معبدوں کو قائم کر کے اور ان کا تحفظ کرنے کے لئے اس لئے تیار ہوئے ہیں کہ وہ اس کی آڑ میں عالم اسلام کے خلاف یہ سب سازشیں اور بھیانک منصوبے مکمل کر سکیں گے۔ انہیں کابوس جادو کا تحفظ بھی ملتا رہے گا اور وہ اپنا کام بھی کرتے رہیں گے جبکہ کابوس جادو پھیلنے سے سب سے زیادہ عالم اسلام ہی متاثر ہو گا۔ اس طرح انہیں دوہرا فائدہ ہو گا"....... متاکرنی نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی تم نے بڑی دور کی بات سوچ لی ہے"۔ ساگری نے کہا۔

" متاکرنی کو سب کچھ آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے"....... متاکرنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"....... ساگری نے پوچھا۔

" تم اس عمران سے عام عورت کے روپ میں ملو۔ تم اسے بتاؤ کہ تم قدیم جادوؤں پر ریسرچ کرتی ہو اور یہاں بھی اس مقصد کے لئے آئی ہو۔ لازماً وہ کابوس جادو کے بارے میں بات کرے گا تو تم اسے بتا دینا کہ تم کابوس جادو کے لارڈ جیکسن سے مل چکی ہو اور بے شک اسے بتا دینا کہ تم لارڈ جیکسن کی طویل عرصے تک عورت رہی ہو کیونکہ لارڈ جیکسن کے لئے ایسا کرنا بری بات نہیں ہے۔ اسے بتانا کہ لارڈ جیکسن نے یہودیوں سے مل کر کیا منصوبہ بنا رکھا ہے اور

اس طرح یہ منصوبہ اس عمران کے سامنے کھل جائے گا اور پھر و
لارڈ جیکسن کے خلاف کام کرنے وہاں پہنچ جائے گا اور پھر وہ لار
جیکسن کے ہاتھوں مارا جائے گا“...... متاکرنی نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

” نہیں۔ میں نے اسے خود ہی ہلاک کرنا ہے۔ میں اپنی شکست
تسلیم نہیں کر سکتی“...... ساگری نے کہا۔

” تم اسے منصوبہ بتا دو اور اپنے طور پر کوشش کرتی رہو لیکن
بتا دوں کہ وہ حد درجہ محتاط اور شاطر آدمی ہے اور اسے ہزار آنکھو
والا کہا جاتا ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ تم الٹا اس کے داؤ میں آکر فنا ہ
جاؤ“...... متاکرنی نے کہا۔

” ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی آدمی مجھے کیسے فنا کر سکتا ہ
ٹھیک ہے۔ تم جا سکتی ہو۔ اب میں خود ہی اس منصوبے پر کام ک
لوں گی“...... ساگری نے کہا تو متاکرنی اچانک غائب ہو گئی۔ اس
کے ساتھ ہی مدہم روشنی یکلخت تیز ہو گئی تو ساگری اٹھی اور ڈریسنگ
روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران ک
فلیٹ پر جائے گی اور اس سے دوستی کرے گی اور پھر جیسے ہی ا
موقع ملے گا وہ اسے ہلاک کر دے گی۔ البتہ یہ اس نے سوچ لیا تھا
وہ اسے قدیم جادوؤں پر ریسرچ کرنے والی سکالر کے طور پر ملے گی۔

عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں اس وقت روشن رنگ ساز
ے مکان میں اس کے کمرے میں بچھی ہوئی دری پر بیٹھے ہوئے تھے۔
شن رنگ ساز کو دیکھ کر عمران حیران رہ گیا تھا کیونکہ وہ کسی
رح بھی اس لائن کا آدمی نہ لگ رہا تھا۔ وہ عام سادہ لوح اور ان
ہ نوجوان تھا جس کے ہاتھوں پر موجود رنگوں کے لگے ہوئے نشان
ف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ واقعی عمارتی رنگ سازی کا کام
نے والا عام سا کاریگر تھا۔ روشن رنگ ساز بھی بڑے مؤدبانہ انداز
ان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں زرد رنگ کے
ں والی بڑی سی تسبیح تھی اور وہ مسلسل تسبیح کے دانے گھمائے
جا رہا تھا۔ کمرے میں مکمل خاموشی طاری تھی کہ اچانک روشن
ساز نے آنکھیں کھول دیں اور عمران کی طرف دیکھ کر مسکرا

"آپ تو بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں جناب۔ آپ سے تو شی
دنیا بری طرح گھبراتی ہے"...... روشن رنگ ساز نے مسکرا
ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ روشن صاحب۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک عا
دنیا دار سا آدمی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے اندر عالم اسلام کا درد موجود ہ
یہودیوں نے عالم اسلام کے خلاف ایک بڑا سازشی منصوبہ بنا
اور اس منصوبے کے لئے انہوں نے کابوس جادو استعمال کر
منصوبہ بندی کی ہے لیکن اس منصوبے کے آغاز سے پہلے وہ ا
آپ کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں کہ ایک تو ان کے اس منصو
کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی اور دوسرا آپ کی وجہ سے ان کا عالم
کے خلاف کوئی دنیاوی منصوبہ کامیاب نہیں ہو رہا۔ خاص
پاکیشیا کے خلاف۔ چنانچہ اس بار انہوں نے ایک تیر سے
کرنے کا منصوبہ بنایا ہے"...... روشن رنگ ساز نے کہا۔

"کیا منصوبہ ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کابوس جادو عام حالات میں تو میاں بیوی کے درمیا
جھگڑے اور فساد کے کام آتا ہے اور اس جادو اور اس کی طاقتو
یہ ہے کہ وہ عورتوں کو گمراہ کرتی رہیں اور انہیں نہ صرف بد
کی طرف مائل کرتی رہیں بلکہ گھریلو زندگی بھی اجیرن کرا کر
کو طلاق تک لے جائیں۔ لیکن کابوس جادو کے تحت او

شمار طاقتیں موجود ہیں۔ البتہ اس کا لیڈر شروع سے انسان ہی چلا آ رہا ہے اور اس وقت اس کا بڑا لیڈر لارڈ جیکسن ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ بہت بڑا جادوگر ہے اور اس کے تحت لاکھوں شیطانی طاقتیں ہیں اور وہ شیطان کا خاص پجاری ہے۔ اس سے پہلے یہ جادو اور اس کی طاقتیں ایک خاص حد تک اپنا کام کرتی رہتی تھیں اور چونکہ اس دنیا میں خیر و شر کی آویزش بھی ازل سے چلی آ رہی ہے اور ابد تک چلتی رہے گی اس لئے یہ سلسلہ بھی چلتا آ رہا تھا لیکن اب اس لارڈ جیکسن نے کابوس جادو کو پوری دنیا میں پھیلانے اور اس طرح شیطنیت اور برائی کو پوری دنیا میں ہر سطح پر پھیلانے کا منصوبہ بنایا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اگر اس کا منصوبہ کامیاب ہو گیا تو پھر شیطان اس کی عام عمر کے بعد اسے شیطانی عمر بخش دے گا اور اس طرح وہ صدیوں تک زندہ رہ سکتا ہے اور جی بھر کر گناہ اور عیاشی کی زندگی گزار سکتا ہے۔ اس کے لئے اس نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ پوری دنیا میں کابوس معبدوں کا جال پھیلا دے گا۔ یہ کابوس معبد برائیاں پھیلانے کے گڑھ ہوں گے لیکن بظاہر یہ ہر علاقے کی کسی نہ کسی اقلیت کے معبد کہلائے جائیں گے اور ان کے خلاف کوئی حکومت کام نہ کر سکے گی کیونکہ بظاہر ان ہزاروں لاکھوں معبدوں میں عام طور پر انسان ہی کام کرنے کے لئے رکھے جائیں گے اور لارڈ جیکسن کے پاس شیطانی طاقتیں تو ہیں لیکن انسان نہیں ہیں اس لئے اس نے اس سارے منصوبے کے لئے یہودیوں کا انتخاب کیا ہے اور

یہودیوں کے بڑے بڑے سرمایہ داروں کو اس نے دعوت دی اور ان کے سامنے منصوبہ رکھا اور انہیں بتایا کہ ان معبدوں کی آڑ میں یہودی ہر ملک اور ہر شہر میں اپنے مخصوص مقاصد پورے کر سکتے ہیں اور انہیں مذہبی تحفظ بھی حاصل ہو گا۔ یہودیوں کو یہ منصوبہ بے حد پسند آیا اور وہ اس پر سرمایہ کاری کرنے پر آمادہ ہو گئے اور اس طرح لارڈ جیکسن نے حدود سے تجاوز کیا جس کی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ اس کے خلاف کام کیا جائے لیکن روشنی کی طاقتیں عام دنیاوی انداز میں کام نہیں کر سکتیں جس طرح آپ کر سکتے ہیں اس لئے اس منصوبے کے خاتمے کے لئے لارڈ جیکسن کو فنا کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور اس کے لئے آپ کا انتخاب کیا گیا کیونکہ یہ انتہائی کٹھن کام وہی آدمی کر سکتا ہے جو دنیاوی طور پر اور روحانی طور پر مکمل ہو۔ اس میں کسی قسم کا جھول نہ ہو۔ ادھر شیطان کو جب اس منصوبے کا علم ہوا تو اس نے اسے دوسرے انداز میں استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ اس نے یہودیوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ وہ آپ کو ہلاک کرنے کی شرط لارڈ جیکسن کے سامنے رکھ دیں۔ چنانچہ ان یہودیوں نے یہ شرط لارڈ جیکسن کے سامنے رکھی تو لارڈ جیکسن فوراً اس پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے اسے بہت معمولی بات سمجھا اور یہ واقعی اس صورت میں اس کے لئے معمولی بات تھی کہ آپ کو اس سلسلے کا علم ہی نہ تھا اور وہ اچانک آپ پر وار کر کے آپ کا خاتمہ کر دے گا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ سید چراغ شاہ صاحب جو اس سارے

علاقے کی بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں اور وہ آپ کو بے حد پسند کرتے ہیں انہوں نے آپ کا تحفظ کیا اور انہیں آپ پر مکمل اعتماد ہے کہ آپ لارڈ جیکسن کے خلاف کامیاب رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ اس لارڈ جیکسن کا خاتمہ کر دیں اور اس طرح یہ سلسلہ شروع ہوا۔ باقی آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ آپ خود جانتے ہیں"...... روشن رنگ ساز نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ یہ واقعی بے حد خوفناک منصوبہ تھا کہ ساری دنیا میں ایسے معبد قائم کر کے وہاں سے اس ملک اور اس کے عوام کے خلاف سازشیں کی جائیں اور انہیں معلوم تھا کہ یہودی ان سے عالم اسلام کے خلاف کرنے کے لئے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ کابوس طاقتیں تو عورتوں اور مردوں کو صرف برائیوں کی طرف مائل کریں گی لیکن یہ یہودی اقلیتی مذہبی تحفظ کی آڑ میں دوسری سازشیں کریں گے اور حکومت کے لئے کسی معبد کے خلاف کام کرنا بے حد مشکل ہو جائے گا اور پھر ایک معبد ہی نہیں ہو گا بلکہ ان کی تعداد لاکھوں میں بھی ہو سکتی ہے اس لئے یہ واقعی انتہائی خوفناک منصوبہ تھا۔

"روشن صاحب۔ یہ جو کچھ یہاں عمران صاحب کے ساتھ کئے جانے کی کوشش کی گئی وہ کیا تھی"...... صفدر نے کہا تو روشن رنگ ساز بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ عمران صاحب کے خلاف بڑی کابوس طاقتوں کی خوفناک سازش تھی اور یہ سازش واقعی کامیاب ہو جاتی لیکن اصل بات اور ہوئی۔ چونکہ عمران صاحب پر غفلت میں وار کیا گیا تھا اور عمران صاحب براہ راست ابھی ان سے مقابلے پر اترے ہی نہیں تھے اس لئے عمران صاحب کو اس سے بچا لیا گیا۔ ایک خوفناک کابوس طاقت نے عمران صاحب کے خلاف یہ منصوبہ بندی اس لئے کی کہ وہ براہ راست عمران پر ہاتھ نہ ڈال سکتی تھی۔ اس نے جائزہ لیا تو اس نے دیکھا کہ عمران صاحب اپنی ایک ساتھی خاتون کے لئے پسندیدگی کے جذبات دل میں رکھتے ہیں اس لئے اسے آلہ کار بنایا گیا اور یہ سازش کی گئی کہ عمران صاحب کو کسی مشروب یا کھانے میں سور کے خون کے چند قطرے ڈال کر پلا دیئے جائیں تو پھر ان کی پاکیزگی کا حصار ختم ہو جائے گا اور پھر ان پر اس طاقت کے لئے براہ راست حملہ کرنا ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا نتیجہ کچھ نکلتا یا نہیں لیکن عمران صاحب بہرحال غفلت میں اس شازش کا شکار ہو سکتے تھے۔ چنانچہ روشنی کی طاقتوں نے عمران صاحب کو الرٹ کرنے کے لئے پہلے انہیں ایک آدمی کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی گئی پھر ایک ایسی تسبیح ان تک پہنچائی گئی جس پر لاکھوں بار درود شریف پڑھا جا چکا تھا۔ عمران صاحب کو کہا گیا کہ وہ اس تسبیح کو گلے میں ڈال لیں لیکن عمران صاحب نے اسے گلے میں ڈالنے کی بجائے جیب میں رکھ لیا۔ اگر یہ تسبیح گلے میں ڈال لیتے تو یہ سازش سرے سے

آگے ہی نہ بڑھ سکتی لیکن جیب میں رکھنے کی وجہ سے انہیں موقع مل گیا۔ اس طاقت نے جب اس خاتون کا جائزہ لیا جسے عمران صاحب پسند کرتے ہیں تو اسے معلوم ہو گیا کہ یہ خاتون کسی صورت بھی کوئی حرکت نہیں کرے گی جس سے وہ خود مشکوک ہو سکے اس لئے دوسری ساتھی عورت کے ذریعے یہ کام کرایا گیا لیکن تسبیح جیب میں ہونے کی وجہ سے سور کے خون کی بو عمران صاحب کی ناک میں پہنچتی رہی اور پھر باقی کام ان کی ذہانت نے کیا۔ نتیجہ یہ کہ یہ سازش بری طرح ناکام ہو گئی"....... روشن رنگ ساز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا قرآنی آیات یا حروف مقطعات کو جیب میں رکھ کر اس شر کی طاقتوں سے تحفظ نہیں مل سکتا"....... عمران نے کہا۔

" ضرور مل سکتا ہے لیکن ان کی کوشش ہو گی کہ وہ آپ کو پاکیزگی کے حصار سے نکالیں اور پھر وار کریں"....... روشن رنگ ساز نے کہا۔

" تو اب وہ طاقت کیا کر رہی ہے جس نے یہ سازش کی تھی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ظاہر ہے وہ عمران صاحب کے خلاف مختلف حربے استعمال کرتی رہے گی۔ اب چونکہ عمران صاحب ہوشیار ہو گئے ہیں اس لئے اب انہوں نے خود اپنا تحفظ کرنا ہے"....... روشن رنگ ساز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کی رائے یہ ہے کہ میں اس لارڈ جیکسن کے خلاف کام کروں"....... عمران نے کہا۔

"میں یہ بات کیسے کر سکتا ہوں عمران صاحب۔ یہ بات تو آپ سے صرف سید چراغ شاہ صاحب ہی کر سکتے ہیں۔ جو تفصیل مجھے معلوم ہوئی وہ میں نے آپ کو بتا دی۔ اس کے بعد آپ کیا فیصلہ کرتے ہیں کیا نہیں اس معاملے میں میں بہت معمولی حیثیت رکھتا ہوں۔ میں کچھ نہیں عرض کر سکتا"....... روشن رنگ ساز نے کہا۔

"وہ طاقت اب کیا کیا حربے اختیار کر سکتی ہے"....... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ان کے پاس سینکڑوں لاکھوں شیطانی حربے ہو سکتے ہیں۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ جب تک عمران صاحب پاکیزگی کے حصار میں ہیں اس وقت تک ان کا کوئی شیطانی حربہ کامیاب نہیں ہو سکتا"....... روشن رنگ ساز نے کہا۔

"ان کابوس طاقتوں کو فنا کرنے کا کیا طریقہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"کابوس طاقتیں بنیادی طور پر سانپوں سے متعلق ہیں اس لئے ان کا خاتمہ بھی بالکل اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح سانپ کا خاتمہ ہوتا ہے اور یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ جب تک سانپ کا سر نہ کچلا جائے اس وقت تک سانپ ہلاک نہیں ہوتا"....... روشن رنگ ساز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اجازت دیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور روشن رنگ ساز بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے بعد وہ انہیں دروازے تک چھوڑنے آیا۔

"عمران صاحب۔ یہ منصوبہ تو انتہائی خوفناک ہے۔ کیا آپ اس کے خلاف واقعی کام کریں گے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس سے پہلے میں اس کی تصدیق شاہ صاحب سے کراؤں گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ نوجوان ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو اور اس نے کسی معمولی سی بات کو بڑھا چڑھا کر بتا دیا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال شاہ صاحب سے زیادہ تو یہ نہیں ہو سکتا لیکن ایک درخواست ہے عمران صاحب کہ اس بار آپ مجھے بھی ساتھ لے جائیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری ڈوریاں تمہارے چیف کے ہاتھ میں ہیں اور تمہارا چیف تو اسے فوراً کھینچ لے گا۔ پھر"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ سر سلطان سے کہہ کر سفارش کرا دیں"....... صفدر نے کہا۔

"وہ سفارش تو نہیں مانتا البتہ ایک کام ہو سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کون سا کام"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔ وہ اب گلیوں سے گزر کر بیرونی طرف جا رہے تھے جہاں ان کی کاریں موجود تھیں۔

"میں اس شیطانی طاقت کو کہوں گا کہ وہ تمہارے چیف کو مجبور کرے کہ وہ تمہیں میرے ساتھ جانے دے پھر چیف صاحب مجبوراً مجھے بھی اس طاقت کے خلاف کام کرنے کا کہیں گے اور تمہیں بھی اجازت مل جائے گی اور اس طرح ایک چیک بھی وصول ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہنس پڑے۔

"میں نے سنا ہے کہ بادشاہوں پر جادو اثر نہیں کرتا"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا وہ انسان نہیں ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"یہی سنا ہوا ہے۔ اب اس میں حقیقت بھی ہے یا نہیں۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت دو اور بے فکر رہو میں کوشش کروں گا کہ تمہیں ساتھ لے جاؤں"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے عمران کا شکریہ ادا کیا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ اب سنجیدگی سے اس سلسلے میں کوئی منصوبہ بندی کر لینا چاہتا تھا۔

ساگری ہوٹل میں اپنے کمرے میں موجود تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی تھی کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ عمران اس ہوٹل کے ڈائیننگ ہال میں موجود تھا۔ وہ اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ پھر جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو اس کے جسم پر مکمل لباس تھا۔ البتہ اس نے جیکٹ کی جیب میں ایسے کاغذات رکھ لئے تھے جن کے تحت وہ ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی میں ریسرچ سکالر تھی اور وہ قدیم جادوؤں پر پی ایچ ڈی کر رہی تھی۔ پھر وہ کمرے سے باہر آئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ نیچے ہال میں پہنچ کر اس نے ڈائیننگ ہال کا رخ کیا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈائیننگ ہال میں کوئی میز خالی نہیں ہے البتہ صرف عمران اپنی میز پر اکیلا بیٹھا کھانا کھانے میں

مصروف تھا۔

" میڈم ۔ کوئی میز خالی نہیں ہے۔ آپ کچھ دیر انتظار کر لیں"....... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ میں اندر دیکھ لیتی ہوں"....... اس نے ک اور ڈائننگ ہال میں داخل ہو کر اس نے ایک نظر عمران پر ڈالی او پھر تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران کی اس طرف پشت تھی اور وہ کھانا کھانے میں مصروف تھا۔ ساگری جا کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

" آئی ایم سوری۔ آپ کو ڈسٹرب کیا۔ یہاں اور کوئی میز خالی نہیں تھی اور مجھے اس قدر بھوک لگی ہوئی ہے کہ میں انتظار نہیں کر سکتی۔ لیکن آپ پلیز ڈسٹرب نہ ہوں۔ کھانا کھاتے رہیں"۔ ساگری نے انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

" آپ نے تو مجھ پر احسان کیا ہے کیونکہ اکیلے کھانا کھاتے ہوئے مجھے حقیقتاً بے حد شرم آرہی تھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا تو ویٹر مینو لے کر پہنچ گیا۔

" میڈم جو آرڈر دیں وہ فوراً مہیا کرو"....... عمران نے کہا۔

" یس میڈم"....... ویٹر نے ساگری کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مینو ساگری کی طرف بڑھا دی۔

" جو یہ مسٹر کھا رہے ہیں وہی لے آؤ۔ یقیناً یہ یہاں کے کلچر کے مطابق کھا رہے ہوں گے"....... ساگری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ویٹر کو آرڈر کی تعمیل کا اشارہ کر دیا۔

" میرا نام جوزفین ہے۔ میرا تعلق ایکریمیا کی برکلن یونیورسٹی سے ہے۔ میں ریسرچ سکالر ہوں اور وہاں قدیم جادوؤں پر پی ایچ ڈی کر رہی ہوں اور اسی سلسلے میں یہاں پاکیشیا آئی ہوں۔ ویسے بھی سیاحت میرا شوق ہے"....... ساگری نے تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے انتہائی غور سے ساگری کی طرف دیکھا اور پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا لیکن ساگری دیکھ رہی تھی کہ اس کی پیشانی پر بہت سی سلوٹیں نمودار ہو گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ساگری کے سامنے کھانا لگا دیا گیا تو ساگری نے کھانا شروع کر دیا گیا۔ وہ چونکہ اس وقت انسانی روپ میں تھی اس لئے انسانوں کی تمام ضروریات اس پر لاگو ہوتی تھیں۔ دونوں نے جب کھانا کھا لیا تو عمران اٹھا اور اس نے واش بیسن پر جا کر ہاتھ دھوئے، کلی کی اور تولیہ استعمال کر کے وہ دوبارہ میز پر آکر بیٹھ گیا جبکہ ساگری نے کھانا کھانے کے بعد ٹشو پیپر سے اپنا منہ اور ہاتھ صاف کر لئے تھے۔

" آپ چائے پسند کرتی ہیں یا کافی"....... عمران نے کہا۔

" کافی"....... ساگری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر دے دیا۔

" میں تو سمجھا تھا کہ آپ سنیک سوپ پینا پسند کریں گی"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا تو ساگری بے اختیار چونک پڑی ۔ ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو کنٹرول کر لیا۔

" سنیک سوپ ۔ کیا مطلب "....... ساگری نے نارمل سے لہجے میں کہا۔

" سانپوں کو مار کر ان کے گوشت کا سوپ تیار کیا جاتا ہے اور ریسرچ سکالر یہ سوپ بے حد شوق سے پیتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق سنیک سوپ ان کے ذہنی خلیات کو نہ صرف بے حد طاقتور کر دیتا ہے بلکہ ان کی ذہنی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس قدر اضافہ کہ وہ بڑھ کر کابوس بن جاتے ہیں "....... عمران نے کہا تو اس بار ساگری کے ذہن میں یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو کنٹرول کر لیا۔

" یہ آپ آخر کیا کہہ رہے ہیں ۔ میں آپ کی بات سمجھی ہی نہیں "....... ساگری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے یقین آ گیا تھا کہ عمران کو اس پر شک ہو چکا ہے لیکن وہ بہرحال اس لئے مطمئن تھی کہ اس نے ہر لحاظ سے انسانی روپ دھار رکھا تھا اس لئے وہ کچھ بھی کر لے اسے اصل بات کا علم نہیں ہو سکتا۔

" میں نے تو سنیک سوپ کے بارے میں وضاحت کی ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ نے ایک لفظ کابوس استعمال کیا ہے حالانکہ یہ تو

ایک انتہائی قدیم جادو کا نام ہے اور اس جادو کا تعلق بھی سانپوں سے ہی ہے اس لئے آپ کی بات میں بظاہر تو کوئی ربط نہیں ہے لیکن دراصل گہرائی میں بے حد ربط ہے۔ کیا آپ نے کسی بات کو چیک کرنے کے لئے ایسے الفاظ کہے ہیں "....... ساگری نے خود ہی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویٹر نے کافی کے برتن لگانا شروع کر دیئے تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

" یہ چیکنگ والی بات آپ کے ذہن میں کیسے آئی "....... عمران نے کہا۔

" میں ریسرچ سکالر ہوں اور ریسرچ سکالر میں یہ خوبی تو بہرحال ہوتی ہے کہ وہ بین السطور کو سمجھ سکے "....... ساگری نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ عمران نے کافی کی دو پیالیاں بنائیں اور ایک پیالی اس نے ساگری کے سامنے رکھ دی۔

" ایسی کوئی بات نہیں ۔ میں تو صرف آپ کو سیاح سمجھ کر آپ کی معلومات میں اضافہ کر رہا تھا۔ ویسے تو میرے پاس مارکنی بھی ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو دکھا دوں "....... عمران نے کہا تو ساگری اس بار بے اختیار ہنس پڑی ۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کو اس کے اس طرح یہاں آکر بیٹھنے کی وجہ سے شک پڑا ہے اور اب وہ ہر لحاظ سے اپنا شک دور کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ مارکنی اس کے ہاتھ میں دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے لازماً معلوم ہو گا کہ کابوس جادو کی کوئی طاقت بھی مارکنی کی موجودگی میں اس پر حملہ نہیں کر سکتی۔

"مارکنی سے آپ کا مطلب سانپ کی کینچلی ہے شاید۔ اس
مطلب ہے کہ آپ کابوس جادو کے بارے میں بہت کچھ جا
ہیں"...... ساگری نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ لیکن کیا آپ نے بھی اس پر ریسرچ کی ہوئی ہے"۔ عمرا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے واقعی جیب سے ایک لفافہ نکا
کر اسے ساگری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ یہ جادو ہی میرے مقالے کا موضوع ہے"...... ساگر
نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں لفافہ عمران کے ہاتھ سے لے
ہوئے کہا۔ پھر اس نے اس لفافے کو کھول کر اندر دیکھا اور
مسکرا کر اسے بند کر دیا۔
"یہ انتہائی نایاب سانپ کی کینچلی ہے۔ اسے ناسالی سانپ
جاتا ہے۔ دنیا کا سب سے طاقتور سانپ جو بڑے بڑے درختوں کو
سے اکھاڑ سکتا ہے"...... ساگری نے کہا اور لفافہ عمران کو واپس
دیا۔ اس دوران وہ کافی پی چکے تھے اور ویٹر سامان اٹھا کر لے گیا تھا۔
"اچھا۔ وہ کیسے۔ کیا اپنی پھنکار سے"...... عمران نے لفا
دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا تو ساگری بے اختیار ہنس پڑی۔
"پھنکار سے نہیں بلکہ اپنے جسم کو درخت کے تنے کے سا
لپیٹ لیتا ہے اور پھر چند ہی جھٹکوں سے وہ درخت زمین سے اکھاڑ
گرا دیتا ہے"...... ساگری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ویری گڈ۔ آپ کی معلومات واقعی اس قدر زیادہ ہیں کہ جیسے

آپ خود اس جادو کی کوئی طاقت ہوں"...... عمران نے کہا تو ساگری
بے اختیار ہنس پڑی۔
"کاش ایسا ہوتا تو پھر دنیا پر میری ہی حکومت ہوتی۔ بہرحال آپ
اس بارے میں کیسے جانتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہاں اس براعظم
میں تو کابوس جادو کے خصوصی اڈے نہیں ہیں کیونکہ یہ انتہائی قدیم
دور کا جادو ہے"...... ساگری نے کہا۔
"ہمارے ایک ریسرچ سکالر ہیں پروفیسر ہاشم۔ ان کی ساری
زندگی قدیم جادوؤں پر ریسرچ کرتے گزر گئی ہے۔ وہ پہلے ملک سے
باہر رہتے تھے اب پاکیشیا آ گئے ہیں۔ انہوں نے اس کابوس جادو پر
تحقیقی کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں ان سے ملوا سکتا
ہوں۔ یقیناً تمہیں اپنی ریسرچ میں فائدہ ہو گا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے اب بے تکلفانہ لہجہ اختیار کر لیا تھا
کیونکہ اب ان کے درمیان کافی باتیں ہو چکی تھیں اور عمران کو
تکلف انداز میں گفتگو کرنے میں ویسے ہی دقت ہوتی تھی۔
"تمہارا شکریہ عمران۔ اگر تم ایسا کرو تو یہ مجھ پر تمہارا احسان ہو
گا"...... ساگری بھی عمران کی طرح یکلخت بے تکلفی پر اتر آئی تھی اور
اس کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔
"تو پھر ابھی چلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے ویٹر کو اشارہ کیا تو ویٹر نے پلیٹ میں رکھا ہوا بل لا کر دے
دیا۔ عمران نے جیب سے بڑی مالیت کے چار نوٹ نکال کر پلیٹ میں

رکھے اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ساگری بھی اس
ساتھ تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اب اسے اس ماہر کے پاس
جا کر چیک کرنا چاہتا ہے لیکن وہ پوری طرح مطمئن تھی کہ وہ
چاہے کتنا بڑا ریسرچ سکالر کیوں نہ ہو بہرحال وہ اس کی اصلیت
جان سکے گا اور ساگری نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس عمران کو ہر
سے مطمئن کر لینے کے بعد اس سے دوستی کرے گی اور پھر جیسے
اسے موقعہ ملے گا وہ اسے کوئی بھی حرام چیز کھلا کر اس کا خاتمہ
دے گی کیونکہ باوجود انسانی روپ میں رہنے کے اسے معلوم تھا
عمران اس وقت پاکیزگی کے حصار میں ہے اور اس کے گلے میں
بھی موجود ہے اور اگر وہ مکمل انسانی روپ میں نہ ہوتی تو اس
کی وجہ سے لامحالہ عمران کو اس کے جسم سے سانپوں کی مخصوص
آنا شروع ہو جاتی اور یہ اس تسبیح پر پڑھے ہوئے مقدس کلام کی
سے ہوتا۔ اس دوران عمران اپنی کار کے قریب پہنچ چکا تھا۔

" تم نے یہ تو بتایا نہیں کہ تم کیا کرتے ہو"...... ساگری
کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میرے لئے عیش بنایا گیا ہے اس لئے اسے ہی بھگتہ
ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو ساگری بے اختیار چونک پڑ
اس کی سمجھ میں عمران کی بات نہ آئی تھی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... ساگری نے کہا۔

"عیش کا مطلب جانتی ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ آرام، راحت اور زندگی سے خوب انجوائے کرنا"۔ ساگری
نے جواب دیا۔

" واہ۔ تمہیں تو جادوؤں پر ریسرچ چھوڑ کر ڈکشنری مرتب کرنی
چاہئے تھی۔ بہرحال میرے والد بہت بڑے جاگیردار ہیں اور یہاں کی
سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل بھی ہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ
انہوں نے مجھے نکھٹو قرار دے کر گھر سے نکالا ہوا ہے اور میں ایک
فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہوں لیکن بہرحال ہوں تو
جاگیردار اور بہت بڑے افسر کا بیٹا اس لئے لمبی رقمیں مل جاتی ہیں
اور میں عیش کرتا ہوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ تم واقعی خوش قسمت ہو کہ ایسے زندگی انجوائے کر رہے
ہو۔ بہرحال اب چونکہ تم نے میرے بارے میں تفصیل پوچھنی ہے
تو میں پہلے ہی تمہیں بتا چکی ہوں کہ سیاحت میرا شوق ہے اور میں
برکلن یونیورسٹی میں ریسرچ سکالر ہوں اور قدیم جادوؤں پر
ڈاکٹریٹ کر رہی ہوں"...... ساگری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اس ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے دو روز ہوئے ہیں۔ کمرہ نمبر ایک سو بارہ دوسری
منزل"۔ ساگری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر
بعد وہ پروفیسر ہاشم کی رہائش گاہ میں ان کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔
ساگری نے دیکھا تھا کہ عمران نے اس کا تعارف پروفیسر ہاشم سے
کراتے ہوئے خاص طور پر اسے بتایا تھا کہ ساگری کا بوس جادو کے

بارے میں بہت کچھ جانتی ہے اور پروفیسر ہاشم نے چونک کر غور ۔
ساگری کی طرف دیکھا لیکن پھر ان کا چہرہ نارمل ہو گیا اور ساگر
سب کچھ سمجھ گئی تھی کہ اسے ہر لحاظ سے چیک کیا جا رہا ہے۔

" عمران بیٹے ۔ تم کہاں چلے گئے تھے ۔ تمہارے ساتھی نے مجھ
فون پر بات کی تھی اور مجھے تو اپنے ریسرچ مسودے کی فکر لگ گ
تھی لیکن شکر ہے کہ تم نے اسے واپس بھجوا دیا تھا" ...... پروفیسر ہا
نے کہا۔

" مجھے کابوس جادو کے چیف لارڈ جیکسن نے کابوس کی خصو
طاقت شاکال کے ذریعے اغوا کرا کر مشی گن ریاست کے دلد
علاقے میں ایک شیطانی کمرے میں بند کر دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی
پر نظر کرم ہو گئی اور میں وہاں سے صحیح سلامت نکل کر واپس
گیا" ...... عمران نے کہا تو ساگری کے ساتھ ساتھ پروفیسر ہاشم
بے اختیار چونک پڑے ۔

" لارڈ جیکسن ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ تو کیا وہ تمہارے خلاف ہو
ہے" ...... پروفیسر ہاشم نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ج
ساگری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے لیکن اس نے کوئی بات
کی تھی۔

" ہاں" ...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

" کیا تم لارڈ جیکسن سے ملے ہو" ...... ساگری نے کہا۔

" میں ۔ نہیں ابھی تک تو نہیں ملا ۔ کیوں ۔ کیا تم اس سے

چکی ہو" ...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ نہ صرف مل چکی ہوں بلکہ میں تو طویل عرصہ تک اس
کے ساتھ رہی ہوں تاکہ کابوس جادو کے بارے میں اس سے وہ
معلومات بھی حاصل کر سکوں جو شاید آج تک کسی نے نہ حاصل کی
ہوں" ...... ساگری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ پھر تو واقعی تمہارے پاس انتہائی قیمتی معلومات ہوں
گی ۔ میں نے اس کے ملازم کا انٹرویو کیا تھا ۔ اس سے ملاقات نہیں ہو
سکی" ...... پروفیسر ہاشم نے کہا۔

" اچھا ۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ کابوس طاقت مکمل طور پر انسانی
روپ دھار سکتی ہے" ...... عمران نے کہا تو ساگری بے اختیار مسکرا
دی۔

" نہیں ۔ مکمل طور پر انسانی روپ وہ کیسے دھار سکتی ہے ۔ ظاہر
ہے وہ طاقت ہوتی ہے انسان نہیں ۔ وہ صرف انسان کا روپ دھار
سکتی ہے ، رہتی تو وہ بہرحال طاقت ہی ہے" ...... ساگری نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

" اگر کوئی طاقت انسانی روپ دھار لے تو اسے چیک کرنے کا
کیا طریقہ ہے" ...... عمران نے کہا۔

" بڑا آسان طریقہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ یا جسم کے کسی بھی حصے
پر آگ کا شعلہ لگا دو ۔ اگر وہ انسان ہو گا تو ظاہر ہے اس کا رد عمل
انسانوں جیسا ہو گا لیکن اگر وہ کوئی طاقت ہوئی تو آگ اسے پکڑ لے

گی اور وہ جل کر راکھ ہو جائے گی"...... ساگری نے کہا۔

"کیا کابوس جادو کی طاقتوں کو آگ سے فنا کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ آگ تو ہر چیز کو فنا کر دیتی ہے"۔ ساگری نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم ناراض نہ ہو تو میں تمہیں چیک کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے۔ کیا مطلب۔ مجھے کیوں چیک کرو گے تم"...... ساگری نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے ہی۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ بے شک چیک کر لو۔ لیکن پھر مجھے بھی چیکنگ کرنا ہو گی"...... ساگری نے کہا تو عمران اچھل پڑا۔

"کیسی چیکنگ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کی کہ کہیں تمہارا تعلق تو کسی جادو سے نہیں ہے ورنہ عام آدمی تو اس طرح کی چیکنگ نہیں کر سکتے"...... ساگری نے کہا۔

"ٹھیک ہے جس طرح جی چاہے کر لینا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ملازم کو جو مشروب کے برتن اٹھانے واپس آیا تھا، لائٹر لانے کے لئے کہا تو ملازم نے جیب سے لائٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ وہ شاید سموکنگ کا عادی تھا اس لئے لائٹر

اس کی جیب میں موجود تھا۔

"ہاتھ اٹھاؤ جوزفین"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا تم واقعی سنجیدہ ہو۔ اس چیکنگ کا کیا مطلب"۔ ساگری نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا کہ عمران کی پوری تسلی ہو جائے۔ ویسے اس نے اپنے طور پر تو ایسی بات کی تھی کہ عمران چیک ہی نہ کر سکے لیکن اس کے باوجود چونکہ وہ مکمل انسانی روپ میں تھی اس لئے اسے اس چیکنگ پر بھی کوئی خطرہ نہ تھا۔

"ہاں۔ تم لارڈ جیکسن کے پاس رہی ہو اور لارڈ جیکسن میرا دشمن ہے اس لئے چیکنگ ضروری ہے"۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ کر لو چیکنگ"...... ساگری نے کہا اور ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ عمران نے لائٹر جلایا اور شعلہ اس نے جیسے ہی ساگری کے ہاتھ سے لگایا ساگری بے اختیار چیخ مار کر اچھل پڑی۔ وہ بری طرح ہاتھ کو جھٹک رہی تھی اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور یہ تکلیف حقیقی تھی کیونکہ ظاہر ہے مکمل انسانی روپ میں ہونے کی وجہ سے اسے انسانی انداز میں ہی تکلیف ہوئی تھی۔

"میں شرمندہ ہوں جوزفین۔ امید ہے تم مجھے معاف کر دو گی"۔ عمران نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اگر تمہیں کوئی خدشہ تھا تو امید ہے اب دور ہو گیا ہو گا

اور تم مجھے میرے ہوٹل چھوڑ دو گے۔ پروفیسر صاحب سے میں دو
مل لوں گی۔ اب میں نے ان کی رہائش گاہ دیکھ لی ہے"...... ساگ
نے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ تم ناراض ہو گئی ہو۔ بہر حال میری چونکہ ج
کو خطرہ تھا اس لئے مجھے ایسا کرنا پڑا۔ البتہ میں نے معافی پہلے
مانگ لی ہے"...... عمران نے کہا۔

" تمہیں اس پر کیوں اور کیسے شک پڑا عمران"...... پروفیسر ہا
نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ کوئی کابوس طاقت یہاں موجود ہے جو
ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ اس نے میری ایک دوست لڑکی کے ذہن
قابو پا کر سوپ میں سور کا خون شامل کر دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ
رحمت ہو گئی اور میں بچ گیا۔ چونکہ میرا باورچی گاؤں گیا ہوا ہے ا
لئے میں کھانا کھانے نکل آیا اور ابھی میں کھانا کھا ہی رہا تھا
جوزفین بڑے پراسرا اور مشکوک انداز میں وہاں آ گئی اور پھر جب
اس نے یہ بتایا کہ وہ قدیم جادوؤں پر ریسرچ کر رہی ہے تو مجھے شک
پڑ گیا کہ کہیں یہی وہ طاقت نہ ہو اور انسانی روپ میں آئی ہو۔ م
نے اپنے طور پر اسے چیک کرنے کے کئی حربے استعمال کئے لیکن
چیک نہ ہوئی۔ چنانچہ میں اسے آپ کے پاس لے آیا کیونکہ آپ
بہر حال اس سلسلے میں مجھ سے زیادہ باخبر ہیں اس لئے مجھے یقین تھ
کہ آپ اسے چیک کر لیں گے لیکن جب آپ بھی اسے چیک نہ ک

سکے تو میں نے یہ آخری حربہ استعمال کیا۔ ویسے اس بات کا مجھے بھی
علم ہے کہ کابوس طاقتیں آگ سے فنا ہو جاتی ہیں لیکن جوزفین پر
چونکہ اس کا وہ اثر نہ ہوا جو کابوس طاقت ہونے کی صورت میں ہونا
چاہئے تھا اس لئے اب یہ بات سو فیصد طے ہو گئی ہے کہ جوزفین
کابوس طاقت نہیں ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" چلو تمہیں کسی طرح یقین تو آیا۔ بہر حال اب چلو یہاں سے۔
پروفیسر صاحب اب ہمارا تعارف ہو گیا ہے اس لئے میں بعد میں آپ
سے ملنے آؤں گی اور پھر ہم اطمینان سے بیٹھ کر اس سلسلے میں بات
کریں گے۔ مجھے آپ سے بہت کچھ معلوم کرنا ہے"...... ساگری نے
اٹھتے ہوئے کہا۔

" ویسے تو میں تم دونوں کو نہیں روک سکتا لیکن اگر تم میری
درخواست مانو تو رات کا کھانا کھا کر چلے جانا"...... پروفیسر نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

" عمران صاحب سے پوچھ لیں۔ میں نے تو بہر حال ہوٹل میں
کھانا ہے اس لئے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ ساگری نے کہا۔

" نہیں۔ سوری پروفیسر صاحب۔ میں نے بہت سے ضروری کام
نمٹانے ہیں اس لئے میں معذرت خواہ ہوں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر میری بھی معذرت"...... ساگری نے کہا اور پھر وہ دونوں
کار میں بیٹھے واپس ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

عمران نے کار گنجان آباد محلے کے باہر کھلی جگہ پر روکی اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔ اس نے کار لاک کی اور پھر محلے کی تنگ و تاریک گلیوں میں داخل ہو گیا۔ اس کے ذہن میں جوزفین کی شخصیت جیسے چپک کر رہ گئی تھی۔ اس کی چھٹی حس مسلسل الارم دے رہی تھی کہ جوزفین وہ نہیں ہے جو وہ ظاہر کر رہی ہے اور گو اس نے اپنے طور پر اور پروفیسر ہاشم کے ذریعے بھی اور پھر آگ لگا کر بھی اسے چیک کر لیا تھا اور جوزفین بظاہر جوزفین ہی ثابت ہوئی تھی لیکن عمران کے خدشات ویسے کے ویسے ہی تھے اس لئے جوزفین کو ہوٹل ڈراپ کرنے کے بعد اور اس سے دوسرے روز ملاقات کا وعدہ کر کے وہ کار لے کر سیدھا ادھر آگیا تھا۔ اس محلے میں روشن رنگ ساز کا گھر تھا اور عمران، کیپٹن شکیل اور صفدر کے ساتھ پہلے ایک بار یہاں آ چکا تھا اس لئے اب وہ اکیلا آگیا تھا۔ گو گلیاں بے حد تنگ ہونے کے ساتھ ساتھ بھول بھلیوں کے انداز کی تھیں لیکن عمران کو یاد تھا کہ روشن کا گھر کس طرف ہے اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ روشن کے گھر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی تو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور روشن باہر آ گیا۔

"اوہ آپ۔ آئیے۔ آئیے"...... اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اس کے پیچھے اندر چلا گیا۔

"فرمائیے۔ کیسے آنا ہوا"...... روشن نے عمران کو دری پر بٹھا کر خود بھی اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے جوزفین کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے چیک کریں"...... عمران نے کہا۔

"کس طرح"...... روشن نے کہا۔

"کسی بھی طرح۔ جس طرح طاقتیں چیک ہوتی ہیں۔ آگ لگا کر یا کسی اور طرح"...... عمران نے کہا۔

"آگ تو آپ اسے لگا چکے ہیں۔ اگر وہ طاقت ہوتی تو آگ اسے ایک لمحے میں جلا کر راکھ کر دیتی"...... روشن نے کہا۔

"کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہوتا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے چند لمحوں کے لئے اجازت دیں۔ میں دیکھ لیتا ہوں"...... روشن نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور دوبارہ عمران کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کیا نتیجہ رہا"...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت وہ مکمل انسانی روپ میں ہے لیکن بہرحال وہ انسان نہیں ہے۔ کابوس طاقت ہے اور اس کا اصل نام ساگری ہے۔ انتہائی طاقتور شیطانی طاقت ہے اور اس نے ہی آپ کی ساتھی عورت کے ذہن پر قابو پا کر آپ کو حرام کھلا کر ختم کرنے کی کوشش کی تھی اور اب بھی وہ ایسا ہی کرنا چاہتی ہے اس لئے اس نے آپ کے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے تاکہ آپ اپنی پوری تسلی کر لیں"...... روشن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میری چھٹی حس درست الارم دے رہی تھی۔ لیکن اگر وہ شیطانی طاقت ہے تو آگ اسے پکڑ لیتی"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ وہ اس وقت مکمل انسانی روپ میں ہے اس لئے آگ کا وہی اثر ہوا جو عام انسانوں پر ہوتا ہے"...... روشن نے کہا۔

"تو پھر اس کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بڑی آسانی سے۔ آپ اسے گولی مار دیں اور گولی اس طرح ماریں کہ وہ فوری ہلاک ہو جائے ورنہ اگر اسے معمولی سا موقع مل گیا تو وہ اپنے اصل روپ میں جا کر بچ سکتی ہے"...... روشن نے کہا۔

"اور کوئی طریقہ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس روپ میں تو یہی طریقہ ہے۔ البتہ جب وہ طاقت

کے روپ میں ہو تو پھر اسے آگ میں ڈال دو۔ وہ فوراً فنا ہو جائے گی"...... روشن نے کہا۔

"آپ نے ہی بتایا تھا ہے کہ اس طاقت کا جب تک سر نہ کچلا جائے یہ طاقت ہلاک نہیں ہو سکتی کیونکہ بنیادی طور پر اس کا تعلق سانپوں سے ہے اور سانپ بھی اس وقت ہلاک ہوتا ہے جب اس کا سر کچل دیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کے سر میں گولی مار سکتے ہیں لیکن مسئلہ وہی ہے کہ اس کی فوری موت ہو جانی چاہئے"...... روشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ آپ نے واقعی بہترین انداز میں میری رہنمائی کی ہے۔ اب مجھے اجازت۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر مکان سے باہر آگیا اور ایک بار پھر تنگ گلیوں سے ہوتا ہوا وہ اس طرف کو بڑھتا چلا جا رہا تھا جہاں اس کی کار موجود تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب سیدھا اس ہوٹل جائے گا اور جوزفین کے سر پر گولی مار کر اس کا خاتمہ کر دے گا لیکن جیسے ہی وہ اپنی کار تک پہنچا وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کار کے ساتھ ایک باریش آدمی پشت لگائے بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر قرینے کا لباس تھا۔ البتہ لباس اس ٹائپ کا تھا کہ عمران سمجھ گیا کہ یہ شخص اس محلے یا اسی طرح کے کسی اور محلے کا رہائشی ہے۔

"آپ ہٹ جائیں۔ میں نے کار لے جانی ہے"...... عمران نے

اس شخص کے قریب جا کر کہا۔

"پہلے شاہ صاحب کا پیغام سن لیں"....... اس آدمی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"شاہ صاحب۔ کون شاہ صاحب"....... عمران نے کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"آپ کا ان سے کیا تعلق ہے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جو آپ کا ان سے ہے۔ میں اسی محلے میں رہتا ہوں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ تک ان کا پیغام پہنچا دوں اس لئے میں یہاں اس انداز میں کھڑا تھا۔ میرا نام رحمت اللہ ہے اور میں یہاں ایک گھر میں بنیان بنانے والی فیکٹری میں مینجر ہوں"....... اس آدمی نے انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

"اچھا بتایئے۔ کیا پیغام ہے"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کار کے مالک ہیں"....... رحمت اللہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کو بڑی دیر بعد یہ بات پوچھنے کا خیال آیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں پہلے تصدیق کر لوں پھر پیغام دوں اور آپ اپنا نام بھی بتا دیں"....... رحمت اللہ نے کہا۔

"مطلب ہے کہ باقاعدہ انکوائری کی جا رہی ہے۔ بہرحال سن لیں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ کار میری ہے"....... عمران نے کہا۔

"ابھی آپ نے شاید پورا نہیں بلکہ ادھورا تعارف کرایا ہے ورنہ شاید آپ حقیر فقیر سے شروع ہوتے"....... رحمت اللہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا"....... عمران کو واقعی اس کے منہ سے یہ بات سن کر بے حد حیرت ہوئی تھی۔

"مجھے بتایا گیا تھا۔ بہرحال اب پیغام سن لیں تاکہ میں جا کر کام کر سکوں۔ شاہ صاحب نے پیغام دیا ہے کہ اس روشن رنگ ساز نے تمہیں بات تو درست بتائی ہے کہ وہ عورت جوزفین کابوس طاقت ہے اور اس کا اصل نام ساگری ہے لیکن اس نے آپ کو یہ غلط مشورہ دیا ہے کہ آپ اسے ہلاک کر دیں کیونکہ اس وقت وہ مکمل انسانی روپ میں ہے اور اس نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا کہ اسے ہلاک کر دیا جائے اور اگر آپ نے اسے ہلاک کیا تو آپ گنہگار ہو جائیں گے اور آپ پر کابوس جادو کو قابو پانے کا موقع بھی مل جائے گا اور آپ ہلاک ہو جائیں گے"....... رحمت اللہ نے کہا تو عمران حیران رہ گیا کہ ابھی تو وہ اس روشن رنگ ساز سے بات کر کے آیا ہے اور شاہ صاحب نے یہاں پیغام بھی بھجوا دیا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"....... عمران نے بے ساختہ ہو کر کہا۔

" شاہ صاحب نے کہا ہے کہ تم اسے چھوڑو اور لارڈ جیکسن ے
خلاف کام کرو۔ یہ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ ان سے مت الجھو"
رحمت اللہ نے کہا۔

" اور کچھ "....... عمران نے کہا۔

" انہوں نے کہا ہے کہ روشن رنگ ساز نے چونکہ آپ کو احمقا
مشورہ دیا ہے اور آپ کو جوزفین کو ہلاک کرنے سے نقصان ہوگا
اس لئے روشن رنگ ساز کی تمام روحانی طاقتیں سلب کر لی گئی ہیں
اور اب آپ کو اس سے دوبارہ ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب مجھے
اجازت۔ اللہ حافظ "....... رحمت اللہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
تیزی سے مڑا اور گلی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے
وہ سرے سے عمران سے واقف ہی نہ ہو۔ عمران نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور
اسے آگے بڑھا دیا۔ اس نے اب واپس اپنے فلیٹ جانے کا فیصلہ کر
لیا تھا کیونکہ بات واقعی اس کی سمجھ میں آگئی تھی لیکن پھر اچانک اس
کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ شاہ صاحب اسے بار بار لارڈ جیکسن
کے بارے میں ہدایات دے رہے ہیں اور روشن رنگ ساز نے بھی
جو منصوبہ بتایا تھا وہ بھی انتہائی خطرناک تھا اس لئے کیوں نہ
باقاعدہ طور پر لارڈ جیکسن کے خلاف کام کیا جائے۔ چنانچہ اس نے
فلیٹ پر جانے کا فیصلہ ترک کر دیا اور اپنی کار کا رخ دانش منزل کی
طرف موڑ دیا۔

ساگری ہوٹل کے کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر آلتی پالتی مارے
بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور کمرے میں روشنی بھی
بے حد ہلکی ہو چکی تھی۔

" سوجھلو۔ جلدی حاضر ہو جاؤ "....... ساگری کے منہ سے تحکمانہ
آواز نکلی تو کمرے میں یکلخت سانپ کی پھنکاریں گونجنے لگیں اور پھر
اچانک کمرے کے فرش پر ایک خوفناک سانپ کنڈلی مارے بیٹھا
نظر آنے لگا۔ سیاہ رنگ کا یہ سانپ انتہائی خوفناک تھا۔

" کیا حکم ہے ساگری ملکہ "....... اچانک اس سانپ کے منہ سے
پھنکار نما آواز نکلی تو ساگری نے آنکھیں کھول دیں۔

" سوجھلو۔ میں اس عمران کو ہلاک کرنا چاہتی ہوں لیکن کوئی
ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی کیونکہ میں براہ راست اس پر حملہ نہیں
کر سکتی "....... ساگری نے کہا۔

"اسے گولی مار دو"....... سانپ کے منہ سے پھنکار نما آواز نکلی

"نہیں۔ اس بارے میں میں تم سے زیادہ جانتی ہوں۔ وہ انتہا تیز اور شاطر آدمی ہے۔ اسے اس طرح نہیں مارا جا سکتا"....... ساگر نے کہا۔

"کیا تم اسے شیطانی سطح پر لا کر ہلاک کرنا چاہتی ہو"۔ سوجھلو۔ کہا۔

"ہاں"....... ساگری نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ ترکیب بھی ناکام ہو گئی ہے کہ تم اسے حرام کھ سکو"....... سوجھلو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے کیونکہ تم سوجھلو ہو او تمہارے پاس ہر مسئلے کا بہترین حل ہوتا ہے"....... ساگری نے کہا۔

"اسے سانپ بن کر بھی نہیں ڈسا جا سکتا کیونکہ اس کے پار مار کنی ہے"....... سوجھلو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کے پاس ناسالی مار کنی ہے"....... ساگری نے کہا۔

"پھر ایک طریقہ ہے بلکہ ساگری کہ تم اس پر اپنے حسن کے ڈورے ڈال کر اسے گنہگار کر دو"....... سوجھلو نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس کے ذہن میں جھانک لیا ہے۔ اس کا کردار بے حد مضبوط ہے۔ وہ اس کردار کا آدمی ہی نہیں ہے۔ اس سلسلے میں وہ چٹان ہے اس لئے تو میں نے اس کے سامنے کم لباس نہیں پہننا ورنہ تو شاید وہ مجھے ڈائننگ ہال کی میز سے اٹھوا دیتا"۔

ساگری نے کہا۔

"دولت دے دو۔ بے پناہ دولت"....... سوجھلو نے کہا۔

"دولت کی بھی اسے ہوس نہیں ہے۔ یہ بات بھی میں نے دیکھ لی ہے"۔ ساگری نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ شخص ہر لحاظ سے مکمل ہے"۔ سوجھلو نے کہا۔

"ہاں۔ یہی تو اس کی کامیابی کا راز ہے"....... ساگری نے کہا۔

"پھر آخری حل تو واقعی یہی ہے کہ اسے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ خود نہ مار بلکہ کسی اور سے مروا دو"....... سوجھلو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ میں دیکھ چکی ہوں کہ پہلے بھی ہزاروں بار ایسا کیا گیا ہے لیکن یہ شخص ہلاک نہیں ہوا"۔ ساگری نے جواب دیا تو سوجھلو نے اپنا چوڑا سا پھن ہوا میں اس طرح لہرانا شروع کر دیا جیسے سانپ بین کے سامنے لہراتے ہیں جبکہ ساگری خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد سوجھلو نے ایک لمبی پھنکار ماری۔

"اب یہ بچ نہیں سکے گا۔ اب یہ بچ نہیں سکے گا"....... سوجھلو نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا سوچا ہے"....... ساگری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بڑی آسان سی ترکیب ہے۔ ہم خواہ مخواہ بڑی بڑی ترکیبیں سوچتے رہے"....... سوجھلو نے کہا۔

"کون سی ترکیب۔ جلدی بتاؤ"...... ساگری نے کہا۔

"اسے حرام پلاؤ مت بلکہ حرام خون اس پر چھڑک دو۔ اس پاکیزگی کا حصار ختم ہو جائے گا اور اس طرح تمہیں اس پر قابو پانے موقع مل جائے گا"...... سوجھلو نے کہا۔

"اوہ۔ بہت خوب۔ واقعی شاندار ترکیب ہے۔ لیکن دو بات آڑے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کے پاس مارکنی ہے اور دوسری کہ اس کے گلے میں تسبیح ہے اس لئے میں اسے پھر بھی ہلاک نہ سکوں گی"...... ساگری نے کہا۔

"یہی تو اصل بات ہے۔ جیسے ہی تم خون اس پر چھڑکو گی تمہ اس کے ذہن پر قابو پانے کا موقع مل جائے گا۔ تم اسے بے ہوش دینا اور اس کے بعد تم اطمینان سے اسے گولیوں سے چھلنی کر دینا گولیوں کو نہ مارکنی روک سکے گی اور نہ تسبیح"...... سوجھلو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ یہ بات واقعی ٹھیک ہے۔ اب یہ بچ نہ سکے اور اس کے پاکیزگی کے حصار ختم ہوتے ہی گو میں اسے ہاتھ نہیں سکتی لیکن اسے میں گولیاں تو مار سکتی ہوں۔ بہت خوب۔ تم واقع سوجھلو ہو۔ درست مشورہ دینے والے۔ اب تم جا سکتے ہو"۔ ساگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں تو پھنکاروں کی آوازیں کمرے میں کچھ دیر تک گونجتی رہ اور پھر آوازیں ختم ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی روشنی تیز ہو گئی ساگری نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے

چہرے پر انتہائی مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ سوجھلو نے واقعی بہترین ترکیب بتائی تھی اور اس نے اس پر فوری عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ سور کے جمے ہوئے خون کی شیشی اس کے پاس موجود تھی اور اسلحہ بھی۔ اس نے دونوں چیزیں اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈالیں اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ ہوٹل سے باہر آ گئی تاکہ ٹیکسی لے کر وہ کنگ روڈ پر جا سکے جہاں عمران کا فلیٹ تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک ز
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
" بیٹھو "....... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی ا
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔
" آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص با
ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔
" ہاں۔ کچھ معلومات ایسی ملی ہیں کہ میرا مشن پر جانے کا ا
بن رہا ہے اور یہ مشن ایسا ہے کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کرنا ہ
اس لئے عجیب کشمکش میں مبتلا ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔
" کیسی معلومات اور آپ کس مشن کی بات کر رہے ہیں
بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے جولیا کے فلیٹ
ہونے والے سارے واقعے کے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل کے

جا کر روشن رنگ ساز سے ملنے اور اس کی بتائی ہوئی ساری تفصیل دوہرا دی۔ بلیک زیرو اس انداز میں یہ سب کچھ سن رہا تھا جیسے وہ چھوٹا سا بچہ ہو اور اس کو کوئی پراسرار طلسماتی کہانی سنائی جا رہی ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کمال ہے۔ حیرت ہے۔ یہ سب کچھ اس دنیا میں ہوتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" پہلے بھی کئی بار ایسا ہو چکا ہے اس لئے تمہیں اس پر اس قدر حیرت کیوں ہو رہی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے دراصل نہ پہلے کبھی ان باتوں پر یقین آیا ہے اور نہ اب آ رہا ہے لیکن آپ چونکہ ان تجربات سے گزرے ہیں اس لئے آپ کو یقین ہے لیکن بہرحال یہ ہے سب کچھ حیرت انگیز"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ساگری کے بارے میں بتانا شروع کر دیا اور ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں اس سے ملاقات سے لے کر پروفیسر ہاشم کے پاس جانے اور پھر اسے واپس ہوٹل چھوڑ کر ایک بار پھر روشن رنگ ساز کے پاس جانے اور اس کی بتائی ہوئی تفصیل کے بعد باہر کار کے قریب رحمت اللہ سے ملاقات اور شاہ صاحب کے پیغام تک کی ساری تفصیل بھی بتا دی۔

" اب میرے پاس حیرت کا سٹاک ختم ہو گیا ہے عمران صاحب۔ اگر واقعی یہودیوں نے کابوس معبدوں کا جال پھیلانے کا منصوبہ بنایا ہے تو یہ انتہائی خطرناک سازشی منصوبہ ہے۔ یہودی ان

معبدوں کی صرف آڑلیں گے اور دنیا کے تمام مسلمانوں کے خلاف
ایسا کریں گے کہ جس سے مسلم ممالک تباہ ہو سکیں۔یہاں کے
ڈیم، ایٹمی بجلی گھر اور ایٹمی تنصیبات اور اہم مسلم شخصیات سب داؤ
پر لگ جائیں گی اور چونکہ یہ اقلیتی مذہبی عبادت گاہ ہو گی اس لئے اس
کے خلاف بھرپور کارروائی نہ ہو سکے گی اور اگر ہوئی بھی سہی تو ایک
دو کے خلاف ہو گی سینکڑوں کے خلاف نہ ہو سکے گی اس لئے اس
منصوبے کو واقعی روکنا چاہئے ورنہ اس دور میں یہ سب مسلم ممالک
کے لئے ایک مستقل عذاب بن جائے گا"...... بلیک زیرو نے بڑے
پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہاں۔میں بھی اس کے نتائج کو اچھی طرح سمجھتا ہوں لیکن
اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کے لئے بے حد شیطانی طاقتوں کے مالک
لارڈ جیکسن کو ختم کرنا ہو گا اور یہی اصل مسئلہ ہے کہ اس کے خلاف
کیسے لڑا جائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے پروفیسر البرٹ کا خاتمہ کیا تھا اسی طرح اس کا بھی خاتمہ
کر دیں"...... بلیک زیرو نے بلیک پاورز والے کیس کا حوالہ دیتے
ہوئے کہا۔

"وہ سانپ نہیں تھا اور اس وقت ہمارے پاس ایک خصوصی
ٹارگٹ تھا اور اس ٹارگٹ کے بعد اس ڈاکٹر کا خاتمہ ہوا تھا اور اس
میں روشنی کی طاقتیں ہماری پشت پر تھیں لیکن اب تو بقول شاہ
صاحب میں نے اکیلے لڑنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ اس لئے گھبرا رہے ہیں کہ آپ نے اکیلے لڑنا ہے۔ایسی
صورت میں آپ اگر مجھے اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ چلتا
ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کیا کرو گے۔مجھے الٹا تمہاری حفاظت کرنی پڑے گی کیونکہ
تمہارے لئے یہ بات نئی ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے
پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں جناب۔کیا صاحب ہیں یہاں"۔دوسری
طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم سلیمان۔کب واپس آئے"...... عمران نے اپنی اصل
آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں دو گھنٹے پہلے واپس آیا ہوں۔آپ کی ایک ریسرچ سکالر
دوست مس جوزفین تشریف لائی ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ ان کا
فوری آپ سے ملنا بے حد ضروری ہے ورنہ آپ کو بے حد نقصان پہنچ
سکتا ہے۔میں نے اسے سختی سے کہہ دیا کہ مجھے آپ کے بارے میں
معلوم نہیں تو وہ یہ کہہ کر چلی گئی کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں موجود
ہے۔میں نے سوچا کہ آپ کو تلاش کر لوں شاید آپ مل جائیں تو
میں اپنے آنے کے بارے میں بھی بتا دوں اور مس جوزفین کا پیغام
بھی پہنچا دوں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لوں گا اس سے بات"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ جوزفین یا ساگری کیوں آپ سے اس طرح فوری ملنا چاہتی ہو گی"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"جب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ یہ ہے تو کابوس طاقت لیکن اس وقت یہ مکمل انسانی روپ میں ہے اور یہاں آئی ہی اس لئے کہ مجھے ہلاک کر سکے تو ظاہر ہے اس نے کوئی نہ کوئی ترکیب سوچ لی ہو گی اور اب بے چین ہو رہی ہو گی کہ جلد از جلد اس ترکیب پر عمل کر سکے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب اسے معلوم ہے کہ وہ آپ پر اس مارکنی اور تسبیح کی وجہ سے شیطانی طور پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی تو پھر کیا آپ کو گولی مار دے گی"....... بلیک زیرو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں۔ ایسا بھی تو وہ کر سکتی ہے۔ لیکن شاید اس کا نشانہ اس قدر اچھا ثابت نہ ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ہوٹل گرانڈ کے نمبر دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرانڈ ہوٹل"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر ایک سو بارہ۔ مس جوزفین سے بات کرائیں۔ میرا نام علی عمران ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جوزفین بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد جوزفین کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ تم میرے فلیٹ پر آئی تھی۔ خیریت۔ کیا کوئی فوری کام تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں تمہارے فائدے کی ایک خاص بات بتانا چاہتی تھی۔ تم ایسا کرو کہ یہاں ہوٹل آجاؤ"....... جوزفین نے کہا۔

"میں ابھی مصروف ہوں۔ تم مجھے فون پر ہی بتا دو"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں صرف آپ کے فائدے کے لئے بات کرنا چاہتی ہوں ورنہ مجھے شوق نہیں ہے کہ اس طرح آپ کے پیچھے پھرتی رہوں۔ اگر آپ نہیں آنا چاہتے تو نہ آئیں۔ نقصان ہو گا تو آپ کا ہی ہو گا"....... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" وہ آپ کو کیوں اس انداز میں وہاں ہوٹل بلانا چاہتی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ تمہاری بات درست ہے۔ اس نے اب فوری طور پر مجھے گولی مار دینے کا فیصلہ کیا ہو گا اور ظاہر ہے مجھے گولی کھانے میں اتنی جلدی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رانا ہاؤس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

" جوزف۔ گرانڈ ہوٹل کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر ایک سو بارہ میں ایک غیر ملکی عورت موجود ہے۔ اس کا نام جوزفین ہے۔ یہ عورت ویسے تو ایک شیطانی طاقت ہے لیکن اس وقت یہ مکمل طور پر انسانی روپ میں ہے۔ اسے وہاں سے اٹھا کر رانا ہاؤس لے آؤ اور سنو۔ اسے کسی صورت واپس طاقت کے روپ میں نہیں جانا چاہئے جب یہ رانا ہاؤس پہنچ جائے تو مجھے دانش منزل کال کر دینا۔ جوانا کو بھی ساتھ لے جاؤ"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" روشن رنگ ساز نے لارڈ جیکسن کے آئندہ منصوبے کی جو تفصیل بتائی ہے اس سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سے پہلے کہ یہودیوں کا یہ خوفناک منصوبہ مکمل ہو لارڈ جیکسن کا خاتمہ انتہائی

ضروری ہے۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ لارڈ جیکسن کسی عام تنظیم کا سربراہ نہیں ہے بلکہ ایک قدیم شیطانی سلسلے کا نمائندہ ہے اور اس نے یقیناً اپنی حفاظت کے لئے لاکھوں نہیں تو سینکڑوں طاقتیں تعینات کر رکھی ہوں گی جن کا مجھے علم ہی نہیں ہے جبکہ شاہ صاحب نے تو اس سلسلے میں سرے سے کوئی وضاحت ہی نہیں کی۔ انہوں نے تو صرف اتنا کہہ دیا کہ لارڈ جیکسن کے خاتمے کے لئے میرا انتخاب کر لیا گیا ہے اور میں نے ایسا کرنا ہے لیکن روشنی کی طاقت میری مدد نہ کرے گی۔ یہ تفصیل تو روشن رنگ ساز نے بتائی ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ یہ طاقت ساگری یہاں مکمل طور پر انسانی روپ میں ہے اس لئے اس کا خاتمہ یا تو اس طرح کیا جا سکتا ہے جس طرح کسی انسان کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور میں واقعی ایسا کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا لیکن شاہ صاحب بے حد اصول پسند آدمی ہیں۔ انہوں نے فوراً مجھے خبردار کیا کہ ساگری اس وقت ایک عام عورت ہے اور اس نے ابھی تک ایسا کوئی کام نہیں کیا جسے جرائم کے زمرے میں لایا جا سکے اور جس کی سزا موت ہو اس لئے کسی بے گناہ کو قتل کرتے ہی میں گنہگار ہو جاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے روک دیا اور میں اس کے ہوٹل گرانڈ جانے کی بجائے براہ راست یہاں پہنچ گیا ورنہ اب تک ساگری ختم ہو چکی ہوتی"...... عمران نے کہا۔

" شاہ صاحب نے درست بات کی ہے۔ ان معاملات میں ایسی باتوں کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے

اسے جوزف کے ذریعے اغوا کرایا ہے۔ آپ اس کا کیا کریں
گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ اس لارڈ جیکسن کی طاقت ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ لارڈ
جیکسن سے مقابلہ ہو جانے سے پہلے اس لارڈ جیکسن کے بارے میں
چند معلومات ہی اس سے حاصل کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ نے اب حتمی فیصلہ کر لیا ہے تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ
آپ اس بار مجھے ساتھ رکھ لیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم سے پہلے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ایسی درخواست کر چکے
ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی ہم باقاعدہ مقابلے پر اترے یہ
سب کچھ انتہائی خوفناک سے خوفناک تر ہوتا چلا جائے گا اور چونکہ
ہمیں اس کا کئی بار تجربہ ہو چکا ہے اس لئے ہم ان معاملات کو جھیل
جائیں گے لیکن تم کیا کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"میں بھی وہی کروں گا جو آپ کریں گے"...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ میں شاہ صاحب سے تمہاری منظوری لے لیتا
ہوں۔ اگر شاہ صاحب منظوری دے دیں تو ٹھیک ورنہ تمہیں خود
ہی پیچھے ہٹنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور عمران نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ عرض کر رہا
ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی شاہ صاحب کی مخصوص نرم اور
شفقانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران عرض کر رہا ہوں شاہ صاحب"...... عمران نے سلام
کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے۔ تم اب ماشاء اللہ اتنے سمجھ دار ہو گئے ہو کہ تمہیں
کسی بات کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ روشن رنگ
ساز ابھی طفل مکتب ہے اسے ابھی ان معاملات کا پوری طرح
ادراک نہیں ہے۔ اس طرح کسی بے گناہ کے خون میں ہاتھ رنگنے
کے بعد تمہیں کسی صورت بھی معافی نہ مل سکے گی"...... دوسری
طرف سے شاہ صاحب نے کہا۔

"مجھے آپ کا پیغام ملتے ہی سمجھ آگئی تھی شاہ صاحب اس لئے میں
نے وہاں کا رخ نہیں کیا۔ البتہ اپنے ایک آدمی کے ذریعے اسے ایک
جگہ بلوایا ہے تاکہ اس سے لارڈ جیکسن کے بارے میں معلومات
حاصل کر سکوں کیونکہ روشن رنگ ساز نے یہودیوں کا جو منصوبہ
بتایا ہے یہ منصوبہ اگر مکمل ہو گیا تو عالم اسلام کے لئے یہ معبد
خوفناک سازشوں کے گڑھ بن جائیں گے اور اس کے لئے ضروری
ہے کہ اس منصوبے کے شروع ہونے سے پہلے اس لارڈ جیکسن کا
خاتمہ کر دیا جائے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنے ساتھ کس کس
کو لے جاؤں۔ میرے دو ساتھی ہیں صفدر اور کیپٹن شکیل۔ انہوں

نے بھی آفر کی ہے اور میرا ایک ساتھی ہے طاہر۔ وہ بھی ساتھ جانا
چاہتا ہے لیکن نجانے وہاں کس قسم کے حالات پیش آئیں اس لئے
میں نے سوچا ہے کہ آپ سے مشورہ کر لوں"...... عمران نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ تم اس شیطان کے چیلے لارڈ جیکسن کا
خاتمہ کس طرح کرو گے"...... شاہ صاحب نے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ طاقتور شیطانی طاقتوں کا مالک ہے اور اس
کے ساتھ ساتھ قدیم جادو کا بھی سربراہ ہے اس لئے میں نے اس کی
قوت ساگری سے معلومات حاصل کرنے کا پروگرام بنایا ہے تاکہ
اس پروگرام کے تحت کوئی لائحہ عمل بنایا جا سکے"...... عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس شیطان کے چیلے کے پاس ہزاروں شیطانی طاقتیں ہیں
ہزاروں کابوس جادو کی طاقتیں ہیں اور جمیٹیئے وغیرہ علاوہ ہیں۔ تم
کس کس سے لڑتے پھرو گے"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے
اختیار چونک پڑا۔

"پھر آپ فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

"اپنی عقل سے کام لو عمران بیٹے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو ذہانت
بخشی ہے اسے استعمال کرو۔ تمہیں خود بخود راستے ملتے جائیں گے۔
روشنی کی طاقتوں کا سہارا ذہن میں رکھے بغیر آگے بڑھو۔ انشاء اللہ
کامیابی تمہارا ساتھ دے گی۔ جہاں تک تمہارے ساتھیوں کے

انتخاب کا تعلق ہے تو طاہر بیٹے سے کہہ دو کہ وہ جس جگہ کام کر رہا ہے
وہ جگہ ملک و قوم کے لئے بے حد اہم ہے۔ باقی ساتھیوں میں سے تم
اپنی مرضی کے چند ساتھیوں کا انتخاب کر سکتے ہو۔ اس بارے میں
مجھے کوئی مشورہ دینے کی ضرورت نہیں ہے"...... شاہ صاحب نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے حق میں دعا کرتے رہیں شاہ صاحب کیونکہ فی الحال
مجھے کوئی لائحہ عمل سمجھ میں نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا تو سامنے
بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس
انداز میں لائحہ عمل کے بارے میں کوئی بات شاہ صاحب سے پوچھنا
چاہتا ہے۔

"ہاکو پہنچ کر وہاں کی پولیس انچارج جازی سے مل لینا۔ تمہیں
لائحہ عمل بھی مل جائے گا۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"شاہ صاحب اس عورت کو کیسے جانتے ہیں۔ کیا وہ ہاکو گئے
ہوئے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اسی لئے تو شاہ صاحب نے کہا ہے کہ تم اس سیٹ تک محدود
رہو۔ تمہاری حیرتوں کا ابھی سے یہ حال ہے تو فیلڈ میں نجانے کیا
حال ہو گا۔ شاہ صاحب روشن ضمیر ہیں اس لئے اس بات کو چھوڑو کہ
وہ کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے عمران صاحب تو وہ خود لارڈ جیکسن کا آپ

سے زیادہ آسانی سے خاتمہ کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن ان کی بھی حدود ہوتی ہے۔ اس میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب کچھ کسی ضابطے کے تحت ہو رہا۔ تمام کی حدود میں متعین ہیں۔ اب تم سوچو کہ اگر اللہ تعالیٰ چا کیا شیطان اور اس کی ذریات باقی رہ سکتی ہیں لیکن یہ اس کی مش ہے کہ شیطان اور اس کی ذریات نہ صرف یہاں موجود ہیں بلکہ پو قوت سے کام بھی کر رہی ہیں۔ اس طرح اس دنیا کا تمام کارخانہ انداز میں چل رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" جوزف بول رہا ہوں۔ باس موجود ہوں گے"...... دو طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

" جوانا کہاں ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" میں سپیشل روم سے بات کر رہا ہوں۔ جوانا بلیک روم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا۔ اب بتاؤ کہ کیا ہوا"...... عمران نے اس بار اپنے ا لہجے میں کہا۔

" ہم نے اسے بے ہوش کر دیا تھا اور پھر میں نے اس کے گلے تین رنگوں والا دھاگہ ڈال دیا تاکہ وہ بدروح اپنے اصل روپ میں جا سکے اور اب وہ بلیک روم میں موجود ہے"...... دوسری طرف

جواب دیا گیا۔

" تین رنگوں والا دھاگہ۔ کیا مطلب۔ پہلے تو تم نے ایسی کوئی چیز کسی کے گلے میں نہیں ڈالی تھی"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" باس۔ جو بدروح مکمل انسانی روپ میں آ سکتی ہے وہ انتہائی طاقتور ہوتی ہے۔ اس کا توڑ صرف یہ تین رنگوں والا دھاگہ ہوتا ہے جسے وچ ڈاکٹر کاشانی تیار کیا کرتا تھا۔ اس کی گانٹھ میں وہ ساری رکاوٹ ڈال دیتا تھا۔ اب یہ بدروح لاکھ کوشش کر لے واپس اپنے روپ میں نہیں جا سکتی۔ آپ نے چونکہ بتایا تھا کہ وہ مکمل انسانی روپ میں ہے اس لئے میں سمجھ گیا کہ اس کے لئے تین رنگوں والا دھاگہ تیار کرنا پڑے گا۔ چنانچہ میں اسے تیار کر کے ساتھ لے گیا تھا"...... جوزف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یہودیوں کا ایک انتہائی خطرناک منصوبہ سامنے آیا ہے جو

یہودیوں نے ایک شیطانی طاقت کے ساتھ مل کر مکمل کرنا ہے
شیطانی طاقتیں اس سلسلے میں عمران کے خلاف کام کر رہی ہیں
تمہارے فلیٹ پر جو کچھ ہوا وہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی
اس وقت تک یہ سیکرٹ سروس کا کیس نہ تھا اس لئے میں خامو
تھا لیکن اب جو اطلاعات ملی ہیں اس کے مطابق اب یہ سیکر
سروس کا کیس بن گیا ہے اس لئے عمران کی سربراہی میں اک
خصوصی ٹیم اس مشن پر بھیجی جا رہی ہے۔ چونکہ یہ مشن دوسر
انداز کا ہے اس لئے اس میں تم بذات خود شامل نہیں ہو گی بلکہ ا
میں صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی شامل ہوں گے۔ عمران انہ
لیڈ کرے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے پرائیوٹ ساتھی لے جا
گا۔ تم ان تینوں کو اطلاع دے دو۔ عمران ان سے خود رابطہ کر
گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ د
اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ جولیا لازماً فون کر کے ساتھ جانے ک
ضد کرے گی۔ اسے سنبھال لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے ساتھ لے جائیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہاں نجانے کس قسم کے حالات پیش آئیں اور میرا
نہیں تو کم از کم تنویر کا سکوپ تو باقی رہے"...... عمران نے کہا اور

تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا اور بلیک زیرو اس کی بات
سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ چکا
تھا۔

"باس۔ اس بدروح کا خاتمہ کرنا ہے یا"...... جوزف نے کہا۔

"تمہیں اس سے بہت دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ وجہ"...... عمران
نے کہا۔

"باس۔ میں نے وچ ڈاکٹر سوہاگی سے رابطہ کیا ہے۔ اس نے
میرے سر پر ہاتھ رکھ کر مجھے بتایا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک شیطانی
طاقت ہے اور اس کا خاتمہ ضروری ہے"...... جوزف نے کہا۔ عمران
اس دوران بلیک روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"لیکن یہ انسانی روپ میں ہے اور اس نے اس روپ میں کوئی
جرم نہیں کیا اس لئے اسے اس حالت میں ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔
البتہ اگر یہ اپنے اصل روپ میں چلی گئی تو پھر دیکھا جائے گا"۔ عمران
نے کہا تو جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران بلیک روم
میں داخل ہوا تو اس نے جوزفین کو راڈز میں جکڑے بیٹھے ہوئے
دیکھا۔ جوانا بھی وہاں موجود تھا۔

"ماسٹر۔ جوزف بتا رہا ہے کہ یہ بدروح ہے۔ کیا واقعی"۔ جوانا
نے سلام کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن اس وقت یہ مکمل انسانی روپ میں ہے"۔ عمران
نے سلام کا جواب دے کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا پھر وہ شیطانی چکر چل پڑا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جوزف تم اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوانا کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے جوزفین کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر وہ عمران کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جبکہ جوانا دوسری سائیڈ پر کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد جوزفین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی تھی۔ پھر پوری طرح شعور میں آتے ہیں جیسے اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر پڑیں تو بے اختیار چونک پڑی۔

"تم۔ تم عمران۔ یہ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ میں تو اپنے کمرے میں تھی۔ پھر یہ کیا ہوا"...... جوزفین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد جوزفین کا جسم بری طرح پھڑپھڑانے لگا۔ ایسے جیسے اس کے جسم میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو لیکن کچھ دیر بعد اس کا جسم ساکت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت

کے تاثرات موجود تھے۔

"تم نے واپس اپنے اصل روپ میں جانے کی کوشش کر لی ساگری۔ لیکن تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ اب ہماری مرضی کے بغیر تمہاری واپسی بھی نہیں ہو سکتی اور اس روپ میں تمہیں آسانی سے گولی مار کر ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جوزفین چونک پڑی۔

"ساگری۔ کون ساگری۔ میرا نام تو جوزفین ہے"...... جوزفین نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے ساگری کہ تمہارا داؤ مجھ پر نہیں چل سکا لیکن میرے ساتھی کا داؤ تم پر چل گیا ہے۔ تم نے یہ سوچ کر انسانی روپ دھارا تھا کہ میں تمہیں کسی صورت چیک نہ کر سکوں گا اور تم مجھے ہلاک کر دو گی لیکن میں نے تمہیں پھر بھی چیک کر لیا اور یہ میرا ساتھی ہے جوزف۔ اس پر چونکہ افریقہ کے وچ ڈاکٹروں کی نظریں رہتی ہیں اس لئے اسے معلوم ہے کہ جب تم مکمل انسانی روپ میں ہو تو تمہیں واپس اپنے اصل روپ میں جانے سے روکنے کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے تمہارے گلے میں تین رنگوں والا دھاگہ مخصوص گانٹھ لگا کر باندھ دیا اور تم نے ابھی واپس اپنے اصل روپ میں جانے کی کوشش کی لیکن تم ناکام رہی اس لئے اب مزید ضد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف میں جوزف کو حکم دوں گا اور وہ تمہیں ایک لمحے میں گولی مار کر ہلاک کر دے گا اور تم اس روپ

میں ہونے کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ گی جبکہ تم ایک چھوٹی اور حقیر طاقت ہو۔ میرا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے اس لئے اگر تم ضد چھوڑ دو تو میں تمہیں اس حالت سے آزاد کر سکتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ تم مجھے میرے روپ میں جانے سے روک سکو۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ لیکن"...... جوزفین نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم نے کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ مزید کوشش کر کے دیکھ لو"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جوزفین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تم یہ تسلیم کر لو کہ تم ساگری ہو۔ کابوس جادو کی ایک طاقت۔ پھر آگے بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ درست ہے۔ میرا نام ساگری ہے اور میں کابوس کی طاقت ہوں۔ تمہیں ہلاک کرنے کی غرض سے میں نے مکمل انسانی روپ اختیار کیا تھا تا کہ تم مجھ پر شک نہ کر سکو۔ پہلے تو میں نے تمہاری ساتھی لڑکی کے ذریعے تم پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن تم بچ گئے پھر میں تم سے براہ راست ٹکرائی اور تم نے مجھے چیک کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس وقت تک تم میری طرف سے مطمئن تھے۔ اس کے بعد میں نے ایک اور فیصلہ کیا کہ تمہیں حرام کھلانے

پلانے کی بجائے تمہارے جسم پر حرام ڈال دیا جائے اور تمہاری پاکیزگی کا حصار جیسے ہی ختم ہو تو میں اصل روپ میں آکر تم پر قابو پا کر تمہیں ہلاک کر دوں۔ پہلے میں اس کام سے تمہارے فلیٹ پر گئی لیکن تم نہیں ملے۔ پھر تم نے مجھے فون کیا کہ تم آرہے ہو اور میں تمہارا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک میں بے ہوش ہو گئی اور اب میری آنکھ کھلی تو میں یہاں اس حالت میں ہوں۔ میں نے واقعی واپس اپنے اصل روپ میں جانے کی کوشش کی ہے لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میں اصل روپ میں نہیں جا سکی اور نجانے کیوں تم میرے بارے میں کنفرم ہو گئے۔ بہرحال یہ بات سن لو کہ تم جیسے ہی مجھے ہلاک کرو گے میں واپس اپنے اصل روپ میں چلی جاؤں گی اور پھر تم پر میرا ایسا قہر ٹوٹے گا کہ تمہیں دنیا میں کہیں پناہ نہ ملے گی"...... ساگری نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں ابھی تفصیل کا علم نہیں ہے ساگری۔ تم ایک طاقت ہو اور بس۔ تمہیں نہیں معلوم کہ جب تم مکمل انسانی روپ میں ہو گی تو تمہیں بالکل اسی طرح فنا ہو جانا پڑے گا جس طرح طاقت کو فنا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو گا۔ تم کیا چاہتے ہو وہ بتاؤ"...... ساگری نے کہا۔

"تم کابوس جادو کی بہت بڑی طاقت ہو اور مجھے معلوم ہے کہ کابوس جادو کی بنیاد سانپوں پر رکھی گئی ہے۔ سانپ کو تو اس طرح ہلاک کیا جاتا ہے کہ اس کا سر کچل دیا جاتا ہے۔ تم بتاؤ کہ کابوس

جادو کی طاقتوں کو کس طرح فنا کیا جاتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کابوس طاقتیں کبھی فنا نہیں ہو سکتیں"....... ساگری نے کہا۔

"جوزف"....... عمران نے مڑ کر جوزف سے کہا۔

"یس باس"....... جوزف نے جواب دیا۔

"الماری سے تیزاب کی بوتل نکالو اور ساگری کے ہاتھ پر ڈالو تاکہ اسے احساس ہو سکے کہ انسانی روپ میں تکلیف کسے کہتے ہیں اور یہ معمولی تکلیف اسے بتا دے گا کہ موت کی تکلیف کیا ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"....... جوزف نے کہا اور واپس مڑ کر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم کیوں یہ سب کچھ کر رہے ہو۔ میں نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا"....... ساگری نے کہا۔

"اسی لئے تو ابھی تک زندہ ہو"....... عمران نے جواب دیا جبکہ جوزف نے الماری سے انتہائی طاقتور تیزاب کی بوتل نکالی اور اسے لا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹا دیا۔

"اجازت ہے باس"....... جوزف نے کہا۔

"ہاں"....... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"....... ساگری نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی بھیانک چیخ نکلی۔ اس کا جسم راڈز کے اندر مسلسل تڑپنے لگا جبکہ اس کا خوبصورت چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا

تھا۔ اس کے ہاتھ سے ابھی تک دھواں نکل رہا تھا۔

"اب محسوس ہوا ساگری کہ انسانی روپ میں ہوتے ہوئے تکلیف کسے کہتے ہیں اور یہ معمولی سا مظاہرہ تھا۔ اب یہ تیزاب تمہارے چہرے اور جسم پر ڈالا جائے گا۔ بولو ڈالا جائے"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ مت ڈالو۔ یہ ناقابل برداشت عذاب ہے۔ سٹامو کے زہر سے بھی بڑا عذاب۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"....... ساگری نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران جوزف کو کچھ کہتا یکلخت کمرے میں تیز اور خوفناک پھنکار کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ساگری کی چیخیں دم توڑ گئیں۔ اس کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"اوہ۔ یہ پھنکار کیسی تھی"....... عمران نے بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی خوفناک اژدھا پھنکار رہا ہو۔ ایک لمحے کے لئے تو مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کمرے میں تیز گرمی پیدا ہو گئی ہو"....... جوانا نے کہا۔

"باس۔ یہ کوئی کالی طاقت تھی جس نے اس عورت کو ہلاک کر دیا ہے"....... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ کابوس جادو کی کسی طاقت نے اس کی زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے"....... عمران نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ساگری کی لاش اس طرح ڈھلکنے لگ گئی جیسے مڑتی جا رہی ہو۔ پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے کرسی پر کسی عورت کی بجائے ایک بھیانک شکل کے سانپ کا جسم پڑا نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ جسم ایسا تھا جیسے صدیوں پرانا ہو۔

" یہ۔ یہ کیا ہوا ماسٹر۔ یہ عورت سانپ تھی "....... جوانا نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" باس۔ باس۔ یہ تو مارگی ہے۔ وہی مارگی جو سیاہ معبد کی بڑی پجارن تھی اور جسے وچ ڈاکٹر کاشانی نے بڑی پجارن بنایا تھا کیونکہ یہ مارگی اپنے پورے قبیلے سمیت وچ ڈاکٹر کاشانی کی اطاعت گزار بن گئی تھی "....... جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ کابوس جادو کی طاقت تھی اور اس جادو کی بنیاد سانپوں پر رکھی گئی ہے "....... عمران نے مختصر لفظوں میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں وچ ڈاکٹر کاشانی سے پوچھ لوں۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کہا تھا کہ جوزف میرا بیٹا ہے "....... جوزف نے کہا۔

" کیسے پوچھو گے "....... عمران نے کہا۔

" میں ابھی آ رہا ہوں باس۔ آپ یہیں ٹھہریں۔ میں آ رہا ہوں "....... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کرسی پر پڑے ہوئے مردہ سانپ کو دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور تیزی

سے مڑ کر دوڑتا ہوا بلیک روم سے باہر نکل گیا۔

" یہ تو اسے اس طرح اٹھا کر لے جا رہا ہے جیسے اس کے لئے یہ انتہائی قابل احترام ہو "....... جوانا نے کہا۔

" ہاں۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔ عجیب اسرار موجود ہیں اس دنیا میں "....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جوزف واپس آیا تو وہ خالی ہاتھ تھا۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے باس۔ وچ ڈاکٹر کاشانی کی روح نے تصدیق کر دی ہے کہ یہ مارگی تھی۔ سیاہ معبد کی بڑی پجارن "۔ جوزف نے اس طرح خوش ہو کر کہا جیسے اپنی بات کی تصدیق ہونے پر خوش ہو رہا ہو۔

" کہاں ہے وہ مردہ سانپ "....... عمران نے پوچھا۔

" میں نے اسے برقی بھٹی میں ڈال دیا ہے۔ اب وہ بے کار ہے "....... جوزف نے جواب دیا۔

" تمہارے وچ ڈاکٹر نے یہ نہیں بتایا کہ ان طاقتوں کو کیسے ہلاک کیا جاتا ہے "....... عمران نے کہا۔

" وچ ڈاکٹر کاشانی سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے باس۔ میں بتا سکتا ہوں "....... جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" تم بتاؤ گے۔ کیسے۔ بتاؤ "....... عمران نے چونک کر کہا۔

" باس۔ مارگی قبیلے کے جو سانپ اپنے علاقے میں رہ گئے تھے ان کا خاتمہ وچ ڈاکٹر کاشانی ٹیرگ سے کیا کرتا تھا "....... جوزف نے

جواب دیا۔

" ٹیرگ۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" دو لکڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ بیل کی مدد سے اس طرح باندھی جاتی ہیں کہ وہ سانپ کے سر کو درمیان میں پھنسا لیتی ہیں اور پھر سانپ کسی صورت اس ٹیرگ سے نہیں نکل سکتا اور نہ ہی سانس لے سکتا ہے اس لئے وہ لازمی ہلاک ہو جاتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

" کیا تم اسے بنا کر دکھا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بنا کر لے آؤ۔ میں باہر بڑے کمرے میں بیٹھا ہوں"...... عمران نے کہا اور بلیک روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ماسٹر۔ کیا اس بار آپ نے سانپوں کا مقابلہ کرنا ہے"۔ جوانا نے اس کے پیچھے آتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سانپوں سے براہ راست نہیں بلکہ سانپوں کی بنیاد پر بنے ہوئے شیطان اور اس کی ذریات سے مقابلہ ہے اور چونکہ شر کی یہ سطح بنیادی طور پر سانپوں سے تعلق رکھتی ہے اس لئے سانپوں کے خاتمے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ایسا ہونا چاہئے جسے ہم ان شیطانی ذریات کے خلاف آسانی سے استعمال کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ اسے گولی مار دیں"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ یہاں ساگری جوزف کے اس تین رنگوں والے دھاگے کی وجہ سے اصل روپ میں نہ آ سکی اور اس نظام کی کسی بڑی طاقت نے اسے اس انداز میں ہلاک کر دیا اور ہلاک ہونے کے بعد وہ اپنے اصل روپ میں تبدیل ہو گئی۔ اگر جوزف اس کے گلے میں وہ دھاگہ نہ باندھتا تو وہ کسی بھی لمحے شیطانی روپ میں جا کر ہماری نظروں سے غائب ہو جاتی اور اگر اسے گولی مار دی جاتی تب بھی وہ ہلاک ہونے سے پہلے اپنے اصل روپ میں بدل جاتی اور گولی اس پر بے اثر ہو جاتی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس دھاگے کے باوجود بھی اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کا تو مطلب ہے کہ یہ دھاگہ کام نہیں دے رہا تھا"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ دھاگے نے اپنا پورا کام دکھایا ہے۔ ساگری فنا ہو گئی ہے بچ نہیں سکی۔ اسے صرف اس لئے ہلاک کر دیا گیا ہے کہ وہ اس جادو کے راز نہ بتا سکے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جوانا بھی اس کے ساتھ ہی باہر آ گیا تھا جبکہ جوزف باہر نکل کر باہر کی طرف چلا گیا تھا۔

"ماسٹر۔ آپ آخر ان کے خلاف کیوں لڑنا چاہتے ہیں۔ ایسے نظام تو بے شمار ہوں گے۔ آپ کس کس سے لڑیں گے"...... جوانا نے کہا

" اصل بات یہ ہے کہ کابوس جادو کے آقا کے ساتھ مل کر
عالم اسلام کے خلاف انتہائی خوفناک سازش کرنے کے درپے
وہ پوری دنیا میں کابوس جادو کے معبد تیار کروائیں گے اور حکو
سے اس کے تحفظ کی گارنٹی اقلیتی عبادت گاہوں کا نام دے کر
کریں گے۔ ان کے کرتا دھرتا یہودی ہوں گے اور ان یہودیوں
وہ اس ملک یا انتظامیہ میں عام مسلمانوں کے خلاف خوف
سازشیں کریں گے اور چونکہ بظاہر وہ اقلیتی عبادت گاہیں ہوں گی
لئے انتظامیہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے گی اور یہ
منصوبہ ہے کہ شاید ہی اس سے بھیانک منصوبہ بنایا جا سکے اس
اب مجھے اس منصوبے کے خلاف کام کرنا ہے اور چونکہ یہ منصو
کابوس جادو کے لارڈ جیکسن سے مل کر بنایا جا رہا ہے اس لئے اس
خاتمہ ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔
" ماسٹر۔ کابوس جادو کے علاوہ یہودی خود بھی تو اپنی عبادت گا
بنا سکتے ہیں۔ پھر انہیں ایسے لوگوں کی آڑ لینے کی کیا ضرو
ہے"...... جوانا نے کہا۔
" تم ایکریمی ہو۔ تم بھی اس بات کو نہیں جانتے۔ یہودی
مذہب ہے جس میں کوئی نیا آدمی داخل نہیں ہو سکتا۔ صرف یہو
کی اولاد ہی یہودی ہو سکتی ہے اس لئے یہودیوں کی تعداد نہ صرف
ہے بلکہ وہ جہاں جہاں بھی موجود ہیں وہاں ان کے بارے میں سب
جانتے ہیں اور یہودی عالم اسلام میں سرے سے ہی موجود ہی نہ

یا تو وہ اسرائیل میں ہیں یا ویسٹرن کارمن میں یا ایکریمیا یا دیگر
مسلم ممالک ہیں اس لئے مسلم ممالک میں ان کی عبادت گاہیں
ہی نہیں سکتیں اور دوسری بات یہ کہ مسلمان کسی صورت بھی
ملک میں ان کی عبادت گاہیں بننے ہی نہیں دیں گے اس لئے
اس کابوس جادو کی آڑ لینی پڑی ہے"...... عمران نے کہا۔
"اب بات سمجھ میں آگئی ہے ماسٹر۔ آپ کا شکریہ۔ آپ نے میری
دور کر دی ہے۔ لیکن ماسٹر اس لارڈ جیکسن کے خاتمے کے لئے
اس قدر پریشان کیوں ہیں۔ آپ حکم دیں تو میں اس کا خاتمہ کر
گا"...... جوانا نے کہا۔
"وہ بظاہر ایک عام انسان ہے لیکن وہ شیطان کا پیروکار ہے اور
اور جادو کی طاقتیں اس کی محافظ ہیں اس لئے اس کا خاتمہ اس
نہیں ہو سکتا جس طرح تم سوچ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔
"تو پھر کس طرح ہو گا"...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔
"اس کی طاقتوں کا خاتمہ کرنا ہو گا یا کوئی ایسا طریقہ استعمال کرنا
وہ ہلاک بھی ہو جائے اور اس کی طاقتیں بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ
...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں دو لکڑیاں تھیں۔
"یہ ہے ٹیرگ باس"...... جوزف نے لکڑیاں عمران کی طرف
تے ہوئے کہا اور عمران انہیں ہاتھ میں لے کر چیک کرنے لگا۔
"اوہ۔ ہماری مقامی زبان میں اسے کھاجی کہتے ہیں۔ میں نے

یہاں کے سپیروں کے پاس اسے دیکھا تھا۔ انتہائی زہریلے سا
پکڑنے کے لئے وہ کھاجی استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے
ہلاک نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اگر ان لکڑیوں کے درمیان والی رسی کو انتہائی ٹا
دیا جائے تو پھر جیسے ہی یہ ٹیرگ سانپ کے سر کے پیچھے لگتا ہے
سانس رک جاتا ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر اسے قدرے
کر دیا جائے تو وہ بے ہوش ہو جاتا ہے ہلاک نہیں ہوتا لیکن بہ
اس کے لگنے کے بعد وہ کسی طرح فرار نہیں ہو سکتا"...... جوز
کہا۔

"لیکن میرے مقابل جو طاقتیں ہوں گی وہ بنیادی طور پر
تو ہوں گی لیکن سانپ کی شکل میں تو نہ ہوں گی اور کسی شک
ہوں گی جیسے یہ ساگری تھی عورت کے روپ میں۔ پھر اس کا
کیسے استعمال کیا جا سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں تو یہ استعمال نہیں ہو سکتی باس۔"
کاشانی اسے درست انداز میں استعمال کرتا تھا۔ وہ اپنے علم کے
پر ایسی طاقت کو پہلے اس کے اصل روپ میں لاتا تھا اور پھر
ٹیرگ لگا دیتا تھا اور اس طرح وہ طاقت ٹیرگ میں پھنس کر
تڑپ کر ختم ہو جاتی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اس انداز میں یہ کام نہیں چل سکتا۔ ٹھیک ہے
کچھ اور سوچنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا آپ ہمیں ساتھ نہیں لے جا رہے"...... جوانا نے
ل کر کہا۔

"نہیں۔ یہ سیکرٹ سروس کا مشن ہے اس لئے اس پر سیکرٹ
ں کے ممبر ہی جائیں گے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم
ا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

لارڈ جیکسن کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا آنکھوں سے شعلے سے نک
دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس وقت ایک بڑے کمرے میں کرسی
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی
جھکائے کھڑا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا جو ز
تک موجود تھا۔

"یہ ۔ یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا۔ ساگری بہت بڑی طاقت
تھی۔ کابوس کی بہت بڑی طاقت"...... لارڈ جیکسن نے سامنے رکھ
ہوئی میز پر زور سے مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ واقعی بہت بڑی طاقت تھی لیکن وہ آپ کے
کابوس جادو کی تمام طاقتوں کے بارے میں تفصیل بتا سکتی تھی
اس پر افریقی ساحر نے اس کی گردن میں کلاٹا ڈال دیا تھا اس
ساگری کسی صورت بھی ہلاک ہوئے بغیر اصل روپ میں نہ جا

تھی اس لئے آقا مامار کو اسے فنا کر دینے کا حکم دینا پڑا اور میں نے اسے
ہلاک کر دیا آقا"...... اس آدمی نے اسی طرح سر جھکائے ہوئے جواب
دیا۔

"ہونہہ ۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"...... لارڈ جیکسن نے چند
لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو اس آدمی نے سر کو مزید جھکا کر دو
دفعہ جھٹکے دیئے جیسے سلام کر رہا ہو اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے
کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے سے
باہر جا چکا تھا۔

"مجھے اب اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے ۔ ایسا نہ ہو
کہ یہ آدمی سواگی تک پہنچ جائے اور اس طرح کابوس جادو کا تمام
ڈھانچہ ہی ختم ہو جائے"...... لارڈ جیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
پھر وہ چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ
پڑھ کر زور سے پھونک ماری تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان
لڑکی اندر داخل ہوئی۔ یہ لڑکی قدیم مصر کی کوئی شہزادی نظر آ رہی
تھی۔ اس نے شہزادیوں جیسا بھاری لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ بڑے انداز
سے چلتی ہوئی لارڈ جیکسن کے قریب آئی اور پھر سر جھکا کر اس نے
سلام کیا اور پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں میز کی دوسری طرف
کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مومی حاضر ہے آقا"...... اس لڑکی نے بڑے لاڈ بھرے انداز
میں کہا۔

" مومی۔ تمہیں معلوم ہے کہ روشنی کی طاقتوں نے کابوس جاد
کے خاتمے کے لئے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کو ہمارے خلاف
کام کرنے پر آمادہ کر لیا ہے اور اس آدمی نے جو بظاہر عام سا آدمی ہے
شاکال کو جس کے پاس گرونی کی طاقتیں بھی تھیں، شکست دے دی
اور پھر اس ساگری جیسی قوت کا بھی اس نے خاتمہ کرا دیا اور اب
مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے ہاکو آنے والا ہے "...... لارڈ جیکسن
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے سب معلوم ہے آقا۔ مومی سے کیا چھپا رہ سکتا ہے "۔ اس
لڑکی نے جواب دیا۔

" گو یہ بات تو طے ہے کہ یہ آدمی چاہے لاکھ کوشش کر لے
مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن اس کے باوجود اس کا خاتمہ
ضروری ہے اور ساگری کے فنا ہونے کے بعد میری سمجھ میں نہیں آرہا
کہ کسے اس آدمی کی ہلاکت کا کام دیا جائے اس لئے میں نے تمہیں
بلایا ہے کیونکہ تم کابوس جادو کے مرکز مامار کی انچارج ہو اور میرے
بعد تمہارا رتبہ ہے اس لئے تم مجھے بہتر مشورہ دے سکتی ہو "۔ لارڈ
جیکسن نے کہا۔

" آقا۔ یہ شخص جس کا نام علی عمران ہے انتہائی خطرناک ذہانت
کا مالک ہے۔ اس کا کردار بھی بے داغ ہے اور اس میں چند
خصوصیات ایسی بھی ہیں جن کی بنا پر اس پر کوئی بھی شیطانی طاقت
براہ راست حملہ نہیں کر سکتی اور اگر اس کے خلاف کوئی منصوبہ تیار

کیا جائے تو روشنی کی طاقتیں مل کر اسے اس منصوبے سے آگاہ کر
دیتی ہیں اور یہ بچ جاتا ہے۔ ساگری کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ آپ
نے یہودیوں کے ساتھ مل کر جو منصوبہ بندی کی ہے اس کی وجہ سے
روشنی کی طاقتوں نے آپ کو اور اس کابوس جادو کے خاتمے کا فیصلہ
کر لیا اور انہوں نے اس کام کے لئے پوری دنیا میں اس عمران کا
انتخاب کیا ہے۔ اسی سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ آدمی عمران کس
طرح کا آدمی ہو سکتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ کے خیال کے
مطابق یہ آپ کو ہلاک نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے روکا نہ گیا تو یہ ایسا
کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا "۔ مومی نے کہا تو لارڈ جیکسن بے
اختیار اچھل پڑا۔

" مجھے ہلاک کر دے گا۔ مجھے لارڈ جیکسن کو۔ یہ کیا کہہ رہی ہو
تم "...... لارڈ جیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آقا۔ آپ کی ناراضگی بجا ہے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ
کابوس جادو کا تمام نظام اور ڈھانچہ ایک رسی پر رکھا گیا ہے اور یہ رسی
چونکہ سانپ کی شکل کی تھی اس لئے سانپوں کی ایک مخصوص نسل
اس رسی کی وجہ سے وجود میں آئی اور ان سانپوں پر کابوس جادو کی
بنیاد رکھ دی گئی۔ یہ رسی جسے ہمارے ہاں سواگی کہا جاتا ہے مامار میں
آج بھی محفوظ ہے۔ اگر اس رسی کو عمران حاصل کر لے اور اسے جلا
دے تو نہ صرف آپ ہلاک ہو جائیں گے بلکہ پورے کابوس جادو کا
ڈھانچہ ہی ختم ہو جائے گا اور صرف وہ شیطانی شعبہ باقی رہ جائے گا

جس کا کام صرف عورتوں کو گمراہ کرنا ہے اور یہ بھی اس لئے باقی رہ جائے گا کہ یہ شعبہ شیطان نے خود اس کابوس جادو کو بخش دیا تھا ورنہ یہ اصل میں شیطان کا شعبہ ہے کابوس جادو کا نہیں۔ لیکن اب صدیوں سے یہ کابوس جادو کا ہی شعبہ سمجھا جاتا ہے"...... مومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن سواگی کے بارے میں تو سوائے شیطان اور کابوس جادو کے بڑے لوگوں کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے حتیٰ کہ اس کا ذکر تو کسی کتبے اور کسی کتاب میں بھی نہیں ہے اور مامار کی حفاظت و نگرانی کابوس کی طاقتیں کرتی ہیں اور تم اس کی انچارج ہو۔ تمہارے پاس بے پناہ قوتیں ہیں۔ پھر وہ کیسے اس بارے میں معلوم کر لے گا اور اسے حاصل کر کے جلا بھی دے گا"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" عمران کی یہی تو خوش قسمتی ہے آقا کہ اسے خود بخود ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے لیکن میں نے تو صرف ایک بات کی تھی۔ البتہ میرا مشورہ ہے آقا کہ آپ یہاں سے مامار منتقل ہو جائیں اور اپنی تمام طاقتوں کو اس عمران کے خاتمے پر لگا دیں تاکہ یہ شخص یقینی طور پر ہلاک کیا جا سکے"...... مومی نے کہا۔

" تمام طاقتیں کیوں۔ اس کے لئے تو چند طاقتیں ہی کافی ہیں"۔ لارڈ جیکسن نے کہا۔

" اوہ آقا۔ مجھے اچانک خیال آگیا ہے کہ آپ مامار آجائیں اور یہاں

اپنی جگہ کوشان کو دے دیں۔ کوشان انتہائی طاقتور ہے اور وہ انتہائی آسانی سے روپ بھی بدل لیتا ہے۔ وہ یہاں آپ کا روپ دھار لے گا اور پھر وہ آسانی سے عمران کا خاتمہ بھی کر دے گا"...... مومی نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ کوشان کی بات تم نے واقعی درست کی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میرا تو اس کی طرف خیال ہی نہ گیا تھا۔ وہ واقعی اس کا آسانی سے خاتمہ کر دے گا۔ گڈ مومی۔ تم نے واقعی بہترین مشورہ دیا ہے۔ لیکن مجھے مامار جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہیں رہوں گا لیکن سامنے کوشان آئے گا۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتی ہو"۔ لارڈ جیکسن نے کہا تو مومی اٹھی، اس نے سر جھکا کر سلام کیا اور پھر شہزادیوں کے انداز میں چلتی ہوئی واپس مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

کار خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی دارالحکومت کے مضافات میں واقع ایک چھوٹے سے قصبے کرم پور کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور صدیقی بیٹھے ہوئے تھے۔ صدیقی نے انہیں بتایا تھا کہ کرم پور میں ایک بزرگ رہتے ہیں جو وہاں کی مسجد کے امام ہیں۔ وہ بہت بوڑھے آدمی ہیں لیکن اب بھی وہ بچوں کو پڑھا کر اپنی روزی خود پیدا کرتے ہیں اور انہوں نے مسجد کے ساتھ ہی ایک مکان میں باقاعدہ سکول کھولا ہوا ہے اور صدیقی نے ہی انہیں بتایا تھا کہ ان کا نام تو کریم حسین ہے لیکن سب لوگ انہیں بڑے بابا کہہ کر پکارتے ہیں اور یہ بڑے بابا دارالحکومت میں پہلے کسی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ پھر ریٹائر ہونے کے بعد یہ کرم پور آ گئے اور یہاں انہوں نے بچوں کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ امام مسجد کا منصب

ں سنبھال لیا۔ صدیقی نے انہیں بتایا کہ اس کی ملاقات بڑے بابا
ے ساتھ ایک بار ریل کے سفر کے دوران ہوئی تھی۔ بڑے بابا اپنے
ۓ سے ملنے کاشور جا رہے تھے جبکہ صدیقی جو اس وقت ملٹری انٹیلی
ں میں تھا اپنے ایک کورس کے سلسلے میں کاشور جا رہا تھا اور پھر
یقی نے بڑے بابا جنہیں اس وقت صرف بابا کہا جاتا تھا، سے بے
متاثر ہوا اور بڑے بابا نے اسے تلقین کی تھی کہ وہ تہجد کی نماز
ور ادا کیا کرے اس سے اس کی زندگی انتہائی پرسکون اور بابرکت
جائے گی۔ ان کی بات میں نجانے کیا اثر تھا کہ صدیقی نے واقعی
ر کی نماز پڑھنا شروع کر دی اور اب طویل عرصہ ہو گیا ہے وہ اس
اقاعدگی سے پابند ہے اور اب بھی وہ فارغ ہونے پر کرم پور جا کر
ے بابا سے ملتا رہتا ہے۔ اس کے مطابق بڑے بابا بہت بڑی
انی شخصیت ہیں اس لئے عمران نے سوچا کہ ان سے ملاقات کر لی
ۓ تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ چونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کا
اب بھی صدیقی کے ساتھ ساتھ چیف نے اس مشن کے لئے کیا تھا
الئے وہ بھی ساتھ ہی چل پڑے تھے۔

'عمران صاحب۔ اس مشن کا لائحہ عمل کیا ہو گا"...... اچانک
ررنے کہا۔

'لائحہ عمل کیا ہونا ہے۔ ایک آدمی ہے لارڈ جیکسن جو ہاکو میں
اے۔ اسے ہلاک کرنا ہے اور بس"...... عمران نے جواب دیا۔

'آپ کا مطلب ہے کہ اس بار ہمیں پیشہ ور قاتلوں کا کام کرنا

پڑے گا"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پیشہ ور قاتلوں والا کیسے۔ ہمیں کسی نے رقم دے کر تو بک نہیں کیا"....... عمران نے کہا۔

"آپ نے چیک تو وصول کرنا ہے"....... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ہاں۔ واقعی۔ یہ سب تو واقعی ایسا ہی نظر آ رہا ہے لیکن اس لارڈ کی ہلاکت سے چونکہ عالم اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش کا خاتمہ ہو جائے گا اس لئے یہ مشن ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ آدمی آسانی سے ہلاک ہو جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"یہی بات پوچھنے کے لئے تو بڑے بابا کے پاس جا رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ شاہ صاحب سے پوچھ لیتے"....... صفدر نے کہا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن شاہ صاحب کی اپنی مرضی ہے کہ کیا بتانا ہے اور کیا نہیں اور ان سے ضد کی نہیں جا سکتی ورنہ ان کے ناراض ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور اگر وہ ناراض ہو جائیں تو پھر اماں بی ناراض ہو جاتی ہیں اور پھر اماں بی کی ناراضگی تمہیں معلوم ہے کہ کیا رزلٹ دیتی ہے"....... عمران کی زبان رواں ہوئی تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے یقین ہے عمران صاحب کہ بڑے بابا سے اس بارے میں کھل کر بات ہو سکے گی۔ وہ بڑے کھلے دل کے مالک ہیں"۔ صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار قصبے میں داخل ہوئی اور پھر صدیقی کی رہنمائی میں عمران نے کار مختلف سڑکوں پر دوڑانے کے بعد ایک مکان کے قریب لے جا کر روک دی۔ یہ احاطے نما مکان تھا۔ احاطہ کافی وسیع تھا۔ اس کی سائیڈ پر کمرے بنے ہوئے تھے۔ اس کے بعد برآمدہ تھا۔ باقی خالی صحن تھا۔ احاطے کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اس احاطے کے ساتھ ہی ایک کافی بڑی مسجد تھی۔

"آئیے عمران صاحب"....... صدیقی نے کار سے اترتے ہوئے کہا تو عمران اور باقی ساتھی بھی کار سے اتر آئے اور پھر وہ صدیقی کی رہنمائی میں چلتے ہوئے اس احاطے میں داخل ہوئے۔ عمران نے دیکھا کہ وہاں آٹھ کمرے تھے جن میں سے چھ کمروں میں دیہاتی بچے بیٹھے پڑھ رہے تھے جبکہ دو کمرے خالی پڑے ہوئے تھے۔

"آئیے۔ بڑے بابا ادھر بیٹھتے ہیں"....... صدیقی نے برآمدے کے کونے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ خود بچوں کو نہیں پڑھاتے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ کافی بوڑھے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے استاد رکھے ہوئے ہیں۔ البتہ صبح کو جب سکول کا وقت شروع ہوتا ہے تو دعا ہوتی ہے اور بچوں کو نصیحت بڑے بابا کرتے ہیں اور انہیں دین دنیا

کی باتیں سکھاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ان کی اخلاقی تربیت کا کام بڑے بابا کے پاس ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے جہاں سائیڈ پر ایک اور کمرہ تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر ایک دری بچھی ہوئی تھی جس پر چار دیہاتی مرد اور دیہاتی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے سامنے ایک سفید باریش بزرگ بیٹھے ہوئے تھے جن کے سر پر سفید رنگ کی ٹوپی تھی۔ ان کا چہرہ جوان اور صحت مند لگتا تھا لیکن داڑھی خاصی لمبی تھی۔ ان کے جسم پر سادہ لباس تھا۔

"کیا ہم حاضر ہو سکتے ہیں بڑے بابا"...... صدیقی نے دروازے پر رک کر کہا تو بڑے بابا نے سر اٹھا کر دیکھا اور پھر ان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اوہ۔ تم صدیقی۔ آؤ۔ آجاؤ"...... بڑے بابا نے کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... صدیقی نے جوتے اتار کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... بڑے بابا نے کہا اور پھر انہوں نے باری باری سب کے سلام کا جواب دیا۔

"آپ صاحبان تشریف رکھیں۔ میں ان سے فارغ ہو کر آپ سے بات کرتا ہوں"...... بڑے بابا نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی ایک طرف دری پر بیٹھ گئے اور بڑے بابا ان دیہاتی آدمیوں سے باتیں کرنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اٹھ کر سلام کر کے چلے گئے تو بڑے بابا خود اٹھ کر ان کے قریب آکر بیٹھ گئے۔

"یہ علی عمران صاحب ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں صفدر اور کیپٹن شکیل"...... صدیقی نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران صاحب تو بہت بڑی شخصیت ہیں اور حضرت سید چراغ شاہ صاحب تو ان سے بہت محبت کرتے ہیں۔ مجھے ان سے مل کر حقیقتاً دلی مسرت ہوئی ہے"...... بڑے بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ شاہ صاحب کو جانتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں کون نہیں جانتا عمران صاحب۔ روحانیت میں ان کا بہت بڑا درجہ ہے۔ ہم لوگ تو ان کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے"...... بڑے بابا نے کہا۔

"بڑے بابا۔ ہم آپ کے پاس ایک خاص کام کے لئے آئے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ صاحبان کس لئے تشریف لائے ہیں۔ اصل مسئلہ عمران صاحب کے ذہن کا ہے کہ ان کے پاس اس کام کے لئے کوئی واضح لائحہ عمل موجود نہیں ہے اور اسی وجہ سے یہ آگے بڑھنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ حضرت سید چراغ شاہ صاحب چاہتے تو انہیں آسانی سے لائحہ عمل بتا سکتے تھے لیکن وہ چونکہ ان پر بے حد

اعتماد کرتے ہیں اس لئے ان کا خیال ہے کہ عمران صاحب خود ہی اپنا راستہ متعین کر لیں گے لیکن میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کی اس معاملے میں رہنمائی ہونی چاہئے کیونکہ ان کا وقت بے حد قیمتی ہے اس لئے اسے ادھر ادھر بھٹکنے میں خرچ نہیں ہونا چاہئے" ۔ بڑے بابا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کی بوتلیں تھیں۔

" اوہ ۔ آپ نے کیوں تکلیف کی جناب" ...... عمران نے چونک کر کہا۔

" یہ میرا فرض ہے عمران صاحب۔ مجھے یقیناً آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دل کھول کر نوازا ہے اور اس کی یہ سب سے بڑی رحمت ہے کہ اس نے آپ کو پاکیشیا میں پیدا کیا ہے" ...... بڑے بابا نے کہا۔

" آپ مجھے شرمندہ تو نہ کریں بڑے بابا۔ میں تو انتہائی دنیا دار آدمی ہوں" ...... عمران نے کہا۔

" بہرحال عمران بیٹے ۔ میں آپ کے سامنے کچھ تفصیل رکھ دیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو اس تفصیل کے مطابق کام کریں چاہیں تو جس طرح آپ پسند کریں اس طرح کام کریں۔ میری طرف سے کوئی جبر نہیں ہو گا" ...... بڑے بابا نے کہا۔

" کیسی تفصیل" ...... عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے ساتھی بھی چونک کر بڑے بابا کو دیکھنے لگے۔

" عمران بیٹے ۔ جس طرح موجودہ دور سائنس کا دور کہلایا جاتا ہے اسی طرح قدیم دور جادو کا دور کہلاتا تھا۔ جادو کا استعمال اس دور میں بہت زیادہ تھا۔ مقدس کتاب میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے سلسلے میں پڑھا ہو گا۔ اس سے بھی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس دور میں جادو کو تقدس کا درجہ حاصل تھا اور جادوگروں کو بھی مقابلے پر لایا جاتا تھا۔ اس طرح بابل میں بھی جادو کا دور دورہ تھا۔ وہیں چاہ بابل تھا جس کی تاریخی حیثیت ہے اور اسی چاہ میں ہی ہاروت ماروت دو فرشتے موجود رہے تھے جن کے بارے میں روایات ہیں کہ وہ وہاں الٹے لٹکے رہتے تھے ۔ یہ کس چیز سے لٹکے رہتے تھے ظاہر ہے رسیوں سے ۔ لیکن یہ رسیاں سانپوں کی شکل کی تھیں کیونکہ اس دور میں بھی سانپوں کو تقدس کا درجہ حاصل تھا۔ ان رسیوں کی تعداد چار تھی لیکن ان میں سے تین رسیاں تو ختم ہو گئیں البتہ ایک رسی باقی رہ گئی جسے سواگی کہا جاتا ہے۔ اس رسی کو جادو کے لئے استعمال کیا جانے لگا اور پھر اس رسی کی وجہ سے سانپوں کو بھی جادو کے اس سلسلے میں شامل کر لیا گیا۔ یہ سانپوں کی ایک خاص قسم ہے جسے سواگی کہا جاتا ہے۔ ان سانپوں کی بنا پر کابوس جادو کی بنیاد پڑی۔ کابوس ایک آدمی کا نام تھا جو شیطان کا چیلا تھا اور اس دور کا ایک بڑا جادوگر تھا۔ اس کا جادو لوگوں کو گمراہ کرنے کے کام آتا تھا۔ بہرحال وہ پہلا آدمی تھا جس نے کابوس جادو کو باقاعدہ منظم کیا اور اس کی طاقتیں جادو کی مدد سے دنیا کے تمام کونے کھدروں سے اکٹھی

کیں جو اب کابوس جادو کی طاقتیں کہلاتی ہیں۔ جمیٹیئے، شاکا
ساگری وغیرہ یہ سب وہی طاقتیں ہیں۔ اس کابوس نے جادو کے ز
پر ایک اور کام کیا کہ اس نے مرنے سے پہلے اپنے آپ کو ایک
دوسرے کالب میں ڈھال لیا۔ اس طرح یہ سلسلہ تب سے چلا آ
ہے اور اس وقت موجودہ کابوس لارڈ جیکسن ہے لیکن لارڈ جیکسن
ذہن پہلے دور کے کابوسوں سے مختلف ہے۔ یہ کابوس جادو کو پور
دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اور اس کے لئے اس نے یہودیوں سے مل
وہ سازش تیار کی ہے جس کے خاتمہ کے لئے روشنی کی بڑی طاقتو
نے عمران صاحب کا انتخاب کیا ہے اور عمران صاحب اس سلسلے
داخل ہوئے ہیں"...... بڑے بابا نے پوری تفصیل بیان کر
ہوئے کہا۔

"آپ تو اس بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں کہ اتنا کچھ تو اس جا
پر تحقیقات کرنے والے بھی نہیں جانتے۔ میں نے پروفیسر ہاشم
مسودہ پڑھا ہے۔ اس میں بھی بہت سی بنیادی باتوں کا ذکر نہ
ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی اور میری ملاقات اتفاق نہیں ہے عمران صاحب
حضرت شاہ صاحب نے اس سلسلے میں جب آپ کو متذبذب دیکھا
انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اس معاملے میں آپ کا ساتھ
کیونکہ وہ روشنی کے کچھ ایسے معاملات میں مصروف ہیں جہاں
وقت نہ نکال سکتے تھے۔ چنانچہ ان کے حکم پر میں نے خصوصی طو

اس بارے میں معلومات حاصل کیں"...... بڑے بابا نے کہا۔

"آپ نے اس رسی کا ذکر کیا ہے۔ کیا یہ رسی یا جسے سواگی کہا جاتا
ہے اب بھی موجود ہے۔ ویسے میں نے آج سے پہلے اس بارے میں
کبھی نہیں سنا اور نہ ہی کہیں پڑھا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ رسی اب بھی موجود ہے لیکن وہ سامنے نہیں ہے اور نہ
ہی کسی کو اس بارے میں علم ہے۔ کابوس جادوگر نے اپنے جادو کا
ایک مرکز بنایا ہوا ہے۔ یہ مرکز ہی جادو اور شر کے تمام معاملات کو
کنٹرول کرتا ہے اور تمام طاقتیں اور تمام لوگ جو اس جادو سے
متعلق ہیں سب اس مرکز کے تحت ہوتے ہیں۔ لارڈ جیکسن ہاکو میں
صرف عیش و عشرت میں زندگی گزار رہا ہے اور بس۔ اس مرکز کو
کابوس جادو میں مامار کہا جاتا ہے اور سواگی رسی مامار میں ایک چھوٹے
سے صندوق کے اندر موجود ہے"...... بڑے بابا نے کہا۔

"یہ مامار کہاں ہے اور کس شکل کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"قدیم شہر بابل کے کھنڈرات ملک عراق کے دارالحکومت بغداد
سے جنوب کی جانب تقریباً پچیس میل کے فاصلے پر ہیں۔ وہیں وہ
مشہور عالم چاہ بابل رہا ہے جس کے بارے میں اسرائیلی روایتوں
میں آیا ہے۔ اس بارے میں بھی یہی بتایا جاتا ہے کہ اس رسی سے
ان دو فرشتوں میں سے کسی ایک کو لٹکایا گیا تھا۔ بہرحال یہ اسرائیلی
روایات ہیں۔ ہماری مقدس کتاب میں ہاروت ماروت کا ذکر موجود
ہے لیکن اس روایت کے بارے میں کوئی اشارہ موجود نہیں ہے۔ یہ

صرف اسرائیلی روایت ہے۔ اس پر یقین کیا بھی جا سکتا ہے اور نہیں
بھی۔ بہرحال ان کھنڈرات میں مامار موجود ہے اور سواگی بھی انہی
کھنڈرات کے نیچے کسی تہہ خانے کے اندر موجود ہے"۔ بڑے بابا
نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن آپ تو لائحہ عمل کی بات کر رہے تھے"۔
عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اصل بات تو رہ ہی گئی۔ تم لائحہ عمل کی تلاش میں ہو تو
اصل بات یہ ہے کہ اگر تم یہ سواگی حاصل کر لو اور پھر اسے جلا دو تو
نہ صرف کابوس جادو کا تمام ڈھانچہ بکھر جائے گا بلکہ لارڈ جیکسن بھی
خود بخود ہلاک ہو جائے گا اور یہودیوں کی اس سازش کا جو وہ عالم
اسلام کے خلاف کر رہے ہیں، بھی ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا"۔
بڑے بابا نے کہا۔

" لیکن اس رسی کو تلاش کیسے کیا جائے گا۔ کیا ان کھنڈرات کی
کھدائی کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

" وہ جادو کی بنیاد ہے اس لئے ضروری نہیں کہ کھدائی سے مل
جائے اور اس کی حفاظت کے لئے بے شمار طاقتیں موجود ہوں گی۔
بظاہر تمہیں اس کام سے روکنے کی ہر قیمت پر کوشش کریں گی۔ اب
یہ تمہارا اپنا کام ہے کہ تم ان سے بچ کر یہ رسی تلاش کرو اور اسے جلا
کر اپنا مشن مکمل کر لو"...... بڑے بابا نے کہا۔

" بڑے بابا۔ ایک بار پہلے بھی میرا واسطہ بلیک ورلڈ سے پڑ چکا

ہے لیکن اس وقت مسئلہ ایک قدیم زیور کی تلاش کا تھا اور اس کو
ایک معبد میں چھپایا گیا تھا لیکن اب یہ کھنڈرات میں کیسے چھپایا گیا
ہوگا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

" بابل کے کھنڈرات تو بے حد وسیع ہیں۔ ایک بہت بڑا شہر
کھنڈرات میں تبدیل ہوا ہے۔ ان کے نیچے تہہ خانے بھی ہوں گے۔
اب اس کی نشاندہی میں تو نہیں کر سکتا۔ اس بارے میں تم نے خود
کوشش کرنی ہے"...... بڑے بابا نے کہا۔

" لیکن اس کوشش کا انداز کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی اشارہ"۔
عمران نے کہا۔

" ہاں۔ بغداد میں بھی چھوٹی سی اقلیت ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے
آپ کو بابلی کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بابل کے قدیم ترین
باشندے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ کابوس جادوگر کی وجہ سے بابل
تباہ ہوا اس لئے وہ کابوس جادو کے سخت خلاف ہیں اور ان کی
کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان کا حتی الوسع خاتمہ کر دیں۔ یہ لوگ کسی
قدیم ترین مذہب کے پجاری ہیں جس کا نام انہوں نے بابلی رکھا ہوا
ہے۔ ان کا بغداد کے شمال مشرق میں چھوٹا سا گاؤں آباد ہے جس کا
نام بھی بابلی گاؤں ہے۔ وہاں ان کا معبد ہے جسے بابلی معبد کہا جاتا
ہے۔ اس کا بڑا پجاری بابک کہلاتا ہے۔ اس شخص کی زندگی کا مقصد
ہی کابوس جادو کے خلاف کام کرنا ہے اس لئے اس سے یقیناً تمہیں
مزید معلومات مل سکتی ہیں اور خاص طور پر ان کے بارے میں یا

وہ تمہیں مزید راستہ بتا سکتا ہے"...... بڑے بابا نے کہا۔

" بڑے بابا۔ اب یہ بھی بتا دیں کہ اس جادو سے اپنے تحفظ کے
لئے ہمیں کیا کرنا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ اس جادو کی طاقتوں
خاتمہ کس طرح ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بنیادی طور پر سانپ ہوتے ہیں
اس لئے کیا ان کا خاتمہ بھی اسی طرح کیا جائے گا جس طرح سانپوں
کیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تحفظ تو پاکیزگی اور وضو ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے
تمہارا اپنا کردار ہے۔ بالکل ویسے ہی جیسے پہلے تم شیطان اور اس
ذریات سے نمٹتے رہے ہو۔ جہاں تک ان طاقتوں کے خاتمے کا تعلق
ہے تو یہ طاقتیں آگ سے فنا ہوتی ہیں۔ البتہ ایک بات بتا دوں
تمہارے افریقی ساتھی جوزف نے جس ٹرگ کی بات کی ہے
انہیں بے بس کرنے کا بہترین ہتھیار ہے اگر جادو کی طاقت ٹھوس
شکل میں ہو تو اسے یہ ٹرگ یا تمہاری زبان میں کھاجی لگا دی جائے
تو پھر وہ نہ بھاگ سکتی ہے اور نہ ہی روپ بدل سکتی ہے۔ یوں
جیسے تم نے کسی انسان کو باندھ کر بے بس کر دیا ہو۔ اس کے بعد
تم اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دو گے تو وہ ہلاک ہو جائے گا"
بڑے بابا نے جواب دیا۔

" آپ کی بے حد مہربانی بڑے بابا۔ آپ نے واقعی ہماری رہنمائی
کی ہے۔ بہت سی باتیں اب میرے ذہن میں واضح ہو گئی ہیں۔ اب
میں ان شاء اللہ کوئی نہ کوئی راستہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تلاش

لوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی
ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اس لارڈ جیکسن کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ
لارڈ جیکسن روپوش ہو گیا ہے اور اس کی جگہ کابوس جادو کی ایک
طاقت کوشان نے لے لی ہے"...... بڑے بابا نے بھی اٹھتے ہوئے
کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ بہت مہربانی"...... عمران نے ان سے
بڑے خلوص کے ساتھ مصافحہ کیا اور پھر وہ ان سے اجازت لے کر
اس احاطے سے باہر آ گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔

"عمران صاحب۔ اب ہمیں بغداد جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بغداد کی ایک رہائشی کالونی میں ایک بہت بڑی اور جدید طرز کی کوٹھی کے ایک کمرے میں ایک نوجوان لڑکی کرسی پر بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھی۔ یہ لڑکی مقامی تھی لیکن اس کا انداز یورپ اور ایکریمیا کے رہنے والوں سے بھی زیادہ آزاد خیال نظر آ رہا تھا۔ اس کے جسم پر لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا جام میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"اربل بول رہی ہوں"...... لڑکی نے بڑے مترنم سے لہجے میں کہا۔

"ہارب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ آپ۔ حکم فرمائیں"...... اربل نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں

"اربل۔ مامار کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ ہم نے اس کے دشمنوں کے خلاف کام کرنا ہے"...... ہارب نے کہا۔

"دشمن اور مامار کے۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی بابلی ہیں"۔ اربل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ بابلی بے چارے تو کسی قطار وشمار میں نہیں ہیں۔ دشمن پاکیشیا کے ہیں"...... ہارب نے جواب دیا۔

"پاکیشیا کے اور دشمن ہیں مامار کے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... اربل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بات طویل ہے اس لئے تم میرے پاس آجاؤ"...... ہارب نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہی ہوں"...... اربل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس کے جسم پر معقول لباس تھا کیونکہ جس قسم کا لباس اس نے پہلے پہن رکھا تھا وہ لباس رہائش گاہ سے باہر نہیں پہنا جا سکتا تھا۔ باہر بہرحال ایک بھرم قائم تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار بغداد کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ ایک پلازہ کی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ اربل نیچے اتری۔ اس نے کار لاک کی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ کی

طرف بڑھتی چلی گئی۔ پلازہ رہائشی فلیٹس پر مبنی تھا اور یہ فلِ
لگژری فلیٹ تھے۔ یہاں زندگی کی ہر سہولت مہیا تھی اور ہارب
پلازہ کے ایک فلیٹ میں رہتا تھا۔ ہارب نوجوان تھا اور اس کا
موبائل پارٹس کا بہت وسیع و عریض کاروبار تھا جسے اس کے
چلاتے تھے جبکہ ہارب بذات خود ایک نائٹ کلب چلاتا تھا جس
نام بھی ہارب نائٹ کلب تھا اور بغداد کی زیرزمین دنیا میں اس کا
بے حد معروف تھا۔ اس نے بدمعاشوں اور جرائم پیشہ افراد کا ایک
باقاعدہ سینڈیکیٹ بنایا ہوا تھا جسے اس نے ریڈ ایرو کا نام دے رکھا
تھا۔ ریڈ ایرو ہر قسم کے جرائم میں ملوث تھا اور اس کا چیف ہارب
تھا۔ اربل اس ریڈ ایرو کے ایک سیکشن کی چیف تھی۔ وہ بے حد
طرار اور ذہین لڑکی تھی۔ اس نے ایکریمیا میں باقاعدہ تربیت حاصل
کی ہوئی تھی۔ وہ اپنے والد کی اکلوتی لڑکی تھی اور والد کی وفات کے
بعد وہ ایکریمیا سے واپس بغداد میں شفٹ ہو گئی تھی۔ اس کا والد
ترکے میں اتنا کچھ چھوڑ گیا تھا کہ اربل اگر ساری عمر بیٹھ کر دونوں
ہاتھوں سے دولت لٹاتی رہتی تب بھی وہ ختم نہ ہو سکتی تھی۔ دوسرے
لفظوں میں اربل شہزادی تھی لیکن اس کی فطرت میں ہی لاقانونیت
کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اس لئے اس کی نہ صرف ہارب کے
ساتھ گہری چھنتی تھی بلکہ اس نے ریڈ ایرو باقاعدہ جوائن کی تھی اور
اس کا سیکشن سپیشل سیکشن کہلاتا تھا اور اس کا تعلق بھی جرائم سے
ہی تھا۔ ہارب کا تعلق کابوس جادو کی ایک بہت بڑی شخصیت مولا

ے تھا اور اس کی وجہ سے اس کا نائٹ کلب بے حد مشہور تھا اور
ہارب کی وجہ سے اربل کا تعلق بھی کابوس جادو سے ہو گیا تھا لیکن وہ
طاقتیں نہیں بلکہ انسان تھے۔ چند لمحوں بعد اربل ہارب کے فلیٹ کے
بند دروازے پر پہنچ گئی اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ہارب کی آواز سنائی دی۔

"اربل"...... اربل نے جواب دیا تو کٹک کی آواز سے فلیٹ کا
دروازہ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور اربل اندر داخل ہو گئی۔
سٹنگ روم میں ہارب موجود تھا۔ وہ نوجوان تھا اور خاصے مضبوط
جسم کا مالک بھی تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں لیکن
چہرے پر خباثت اور مکاری صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"بیٹھو اربل"...... ہارب نے کہا تو اربل اس کے سامنے کرسی پر
بیٹھ گئی۔

"یہ کیا کہا ہے تم نے فون پر۔ پاکیشیائی اور کابوس کے
دشمن"...... اربل نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ کابوس جادو کے خاتمے کے
لئے روشنی کی طاقتوں نے پاکیشیا کے ایک آدمی کی خدمات حاصل کی
ہیں۔ یہ شخص سیکرٹ ایجنٹ ہے اور بظاہر احمق آدمی ہے لیکن
درحقیقت انتہائی خوفناک شخص ہے۔ یہ شخص کابوس جادو کے مکمل
خاتمے کے مشن پر کام کر رہا ہے اور حیرت انگیز طور پر یہ شخص اپنے
تین ساتھیوں سمیت بغداد آ رہا ہے حالانکہ اسے ایکریمیا کے شہر ہا کو

جانا چاہیئے تھا جہاں کا بوس جادو کا سربراہ لارڈ جیکسن رہتا ہے۔ پرنسز مومی کا خیال تھا کہ یہ لوگ وہاں جائیں گے لیکن اب پرنسز مومی کو بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ یہاں آرہے ہیں اس لئے پرنسز مومی نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور میں نے سوچا کہ یہ کام تمہارا سیکشن کرے گا"...... ہارب نے کہا۔

"میرے لئے یہ اعزاز ہو گا۔ ان کے کوائف بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ یہ کب یہاں پہنچ رہے ہیں"...... اربل نے کہا۔

"ان کی تصویریں جادو کے زور پر تیار کی گئی ہیں اور یہ لوگ پاکیشیا سے روانہ ہو چکے ہیں اور آج رات دس بجے کی فلائٹ سے یہ بغداد پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے یہاں کے ہوٹل خیابان میں کمرے بک کرا لئے ہیں"...... ہارب نے کہا۔

"تو پھر ان کے لئے اتنی سردردی کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارے سینڈیکیٹ کے دو آدمی انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں۔ وہیں ایئر پورٹ پر ہی انہیں گولی ماری جا سکتی ہے"...... اربل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی اور یہ لوگ اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتے تو پھر یہ کام ہمیں نہ بتایا جاتا۔ پرنسز مومی کے ملازم ہی کر لیتے"۔ ہارب نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی جادو کی طاقتیں ہیں"...... اربل نے کہا۔

"نہیں۔ ہماری طرح کے انسان ہیں"...... ہارب نے کہا۔

"تو پھر مشکل کیا ہے۔ یہ تم پہیلیاں کیوں بھجوا رہے ہو"۔ اربل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ تم سمیت ہم سب اور ہمارا سینڈیکیٹ سب کچھ تباہ کر دیا جائے۔ پرنسز مومی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے ہم نے پوری احتیاط سے ان پر کام کرنا ہے"...... ہارب نے کہا۔

"اسے تم مجھ پر چھوڑ دو۔ نکالو ان کی تصویریں"...... اربل نے کہا تو ہارب نے میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ اربل نے فائل کھولی تو اس میں چار آدمیوں کے چہروں کے خاکے بنے ہوئے تھے اور نیچے ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔

"یہ ان کا لیڈر ہے علی عمران۔ اصل آدمی یہی ہے اور یہ اس کے ساتھی ہیں صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی"...... ہارب نے کہا۔

"عام سے لوگ ہیں۔ مجھے تو کوئی خاص بات نظر نہیں آرہی بلکہ یہ عمران تو چہرے سے ہی احمق نظر آرہا ہے"...... اربل نے کہا۔

"میری بات سنو۔ تم خود سامنے نہیں آؤ گی۔ تم نے اپنے سیکشن کو استعمال کرنا ہے۔ اگر یہ ہلاک ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ تم پیچھے ہٹ جانا پھر میں خود اس مشن پر کام کروں گا"...... ہارب نے کہا تو اربل بے اختیار ہنس پڑی۔

"دس بجے ان کی فلائٹ آرہی ہے۔ گیارہ بجے ان کی لاشیں

تمہارے سامنے پہنچ جائیں گی۔ یہ میرا وعدہ"...... اربل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم واقعی سرخرو ہو جائیں گے"...... ہارب نے کہا تو اربل نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"دو گھنٹے رہ گئے ہیں۔ میں انتظامات کر لوں"...... اربل نے کہا تو ہارب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیٹ جہاز کی انتہائی آرام دہ سیٹوں پر عمران اور اس کے ساتھی دھنسے ہوئے بیٹھے تھے۔ عمران کے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی تھے۔ البتہ آخری لمحے میں عمران اپنے ساتھ جوزف کو بھی لے آیا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ جوزف کسی حد تک کالی طاقتوں کو ان سے بہتر انداز میں پہچان سکتا ہے بلکہ انہیں آسانی سے ڈیل بھی کر سکتا ہے۔ اس وقت سب قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سب سے آگے عمران اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کے عقب میں صدیقی اور کیپٹن شکیل تھے اور جوزف دوسری قطار کی ایک سیٹ پر موجود تھا۔ اس نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح سوٹ پہنا ہوا تھا اور سوٹ میں وہ اپنے مخصوص قدوقامت کی وجہ سے بے حد وجیہہ نظر آ رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ان کھنڈرات میں اس مامار مرکز کی

تلاش کا کوئی نہ کوئی تو لائحہ عمل تیار کیا ہو گا"...... صفدر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لائحہ عمل کیا بنانا ہے۔ کھنڈرات میں بیٹھ کر چلہ کاٹیں گے اور کابوس جادو کی طاقتیں ہاتھ باندھ کر سامنے آ کھڑی ہوں گی۔ انہیں حکم دے دیا جائے گا کہ سواگی لاؤ اور پھر سواگی آنے پر اسے جلا دیا جائے گا۔ اللہ اللہ خیر صلا"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سوچ لیں کہ چلے میں جلالی جمالی پرہیز کرنے پڑتے ہیں ورنہ چلہ کرنے والے کی گردن توڑ دی جاتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ تم تو چلہ ایکسپرٹ ہو۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر چیف نے کیا سوچ کر تمہیں اس مشن پر میرے ساتھ بھجوایا ہے۔ یہ تو اب معلوم ہوا ہے کہ تمہارے چیف کو تمہاری ان خصوصیات کا بھی علم ہے۔ لیکن یہ پرہیز اور جلالی جمالی۔ یہ کیا مطلب ہوا"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ کو جلالی جمالی کا علم نہیں ہے"...... صفدر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"جلالی جمالی تو ہو گا ہی۔ ویسے یہ لفظ پرہیز بھی بڑا خوبصورت لفظ ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے اور میں نے تو یہ بات پلے باندھ رکھی ہے اس لئے اب تک کنوارہ ہی پھر رہا ہوں"۔

عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"جس روز آپ کی اماں بی کو خیال آ گیا اس روز آپ کا سارا پرہیز دھرے کا دھرا رہ جائے گا۔ یہ بات ہم سب کو معلوم ہے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا جولیا کو بھی معلوم ہے"...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسے بھی معلوم ہے اور وہ اس وقت کی شدت سے منتظر ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور تنویر کو"...... عمران شاید لطف لینے کے موڈ میں تھا۔

"تنویر کو بھی معلوم ہے اور وہ دعا کرتا رہتا ہے کہ اماں بی کسی اور کا کان پکڑ کر آپ کے حوالے کر دیں"...... صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ مذاق میں بات ٹال دیتے ہیں۔ ہمیں تو معلوم ہو کہ آپ کا پلان کیا ہے کیونکہ یہ ہمارے لئے کسی حد تک نیا مشن ہے۔ آپ تو خیر پہلے بھی بے شمار بار ایسے حالات سے گزر چکے ہیں"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی کوئی پلان ذہن میں نہیں ہے۔ وہاں پہنچیں گے تو پھر دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ پہلے ان بابلی لوگوں سے ملا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے کوئی ایسا کلیو مل جائے کہ جس سے کام آگے بڑھایا جا سکے"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ ہمارے مخالفوں کو بھی تو ہماری وہاں آمد کا علم ہو چکا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ وہ شیطانی طاقتوں کے مالک ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمارے خلاف وہاں کوئی محاذ بنا رکھا ہو"...... صفدر نے کہا۔

" جب تک ہم اپنے آپ کو پاکیزگی کے حصار میں رکھیں گے اس وقت تک ان کا کوئی وار ہم پر نہ چل سکے گا اس لئے بے فکر رہو"...... عمران نے کہا۔

" وہ کسی سینڈیکیٹ یا پیشہ ور قاتلوں کو بھی تو سامنے لا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" اوہ۔ تم نے بڑے کام کی بات کی ہے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ یہ طاقتیں براہ راست مقابلے پر آنے کی بجائے اس انداز میں کام کرتی ہیں اس لئے ہمیں واقعی ہوشیار رہنا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن ہمیں اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی انتظام کرنا ہو گا عمران صاحب۔ ورنہ ہم وہاں کیسے کام کر سکیں گے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔

کاک پٹ کے ساتھ ہی فون روم تھا۔

" یس سر"...... وہاں موجود ایئر ہوسٹس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" خصوصی فون کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ کر لیں سر"...... ایئر ہوسٹس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران فون روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور دیوار پر لگے ہوئے چارٹ کو دیکھ کر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔ یہ سیٹلائٹ انکوائری کے نمبر تھے۔

" سیٹلائٹ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں ایئر کرافٹ سے فون کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ مجھے معلوم ہو چکا ہے۔ فرمائیں کہاں فون کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" بغداد فون کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بغداد کا سیٹلائٹ رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سیٹلائٹ انکوائری بغداد"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" لاغوت کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس

نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے اسے بتائے تھے۔

" لاغوت کلب "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ سلیمان سے بات کراؤ"....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ سلیمان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" اوہ عمران صاحب آپ۔ کہاں سے فون کر رہے ہیں۔ کیا آپ بغداد پہنچ چکے ہیں"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" میں ابھی ایئر کرافٹ کے فون سے بات کر رہا ہوں۔ ہمیں بغداد پہنچنے میں ابھی تقریباً دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے مخالفین نے ہمارے خلاف ایئر پورٹ پر یا ہمارے ہوٹل خیابان میں پکٹنگ کر رکھی ہو اور ہم غفلت میں ہی مارے جائیں۔ تم چیکنگ کر کے مجھے اطلاع دو"....... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ایسا بھی ممکن ہے عمران صاحب۔ ٹھیک ہے۔ میں چیکنگ کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ آپ اس ایئر کرافٹ کا نمبر بتا

دیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے سامنے چارٹ پر دیکھ کر خصوصی نمبر دوہرا دیا۔

" یس سر۔ بے فکر رہیں۔ میں ایک گھنٹے کے اندر کال کروں گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ فون روم سے باہر آ گیا۔

"آپ فون کرنے گئے تھے۔ کس کو"....... صفدر نے کہا۔

" بغداد میں تمہارے چیف کا ایک فارن ایجنٹ سلیمان موجود ہے۔ اس سے پاکیشیا سے میں نے تفصیل سے بات کی تھی۔ تمہاری بات سن کر مجھے واقعی خطرہ محسوس ہونے لگا تھا اس لئے میں نے سلیمان کو کہہ دیا ہے کہ وہ چیکنگ کر کے رپورٹ دے"....... عمران نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے چیکنگ کرے گا"....... صفدر نے کہا۔

" وہی حلیہ کاٹ کر"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" میرا مطلب تھا عمران صاحب کہ وہ ایئر پورٹ پر چیکنگ کرے گا یا کہیں اور"....... صفدر نے کہا۔

" تم بعض اوقات واقعی بچوں جیسی باتیں شروع کر دیتے ہو۔ حالانکہ تم جیسے سپر ایجنٹ کو تو ایسی باتیں خود معلوم ہو جانا چاہئیں۔ بغداد میں موجود جو بدمعاش گروپ ہوں گے جو ایسا کام کر سکتے ہیں لہذا ان کے آدمیوں سے معلوم ہو سکتا ہے"....... عمران نے کہا تو

صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" سوری عمران صاحب۔ اصل میں یہ مشن ہی ایسا ہے کہ م
ذہن ہی کام نہیں کر رہا"...... صفدر نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تمہیں واپس کیوں نہ بھجوا دیا جائے "...... عمران نے
کہا۔

" آپ واقعی ناراض ہو گئے ہیں۔ میں نے سوری کہہ دیا ہے"
صفدر نے کہا۔

" ناراضگی کی بات نہیں صفدر۔ اصل میں ایسا مشن انتہائی
نازک ہوتا ہے۔ سید چراغ شاہ صاحب اس کی مثال ایسے دیتے ہیں
کہ ایک آدمی تنی ہوئی رسی پر چل رہا ہوتا ہے اور دوسرا فرش پر چل رہا
ہوتا ہے۔ یعنی دونوں پیدل چل رہے ہوتے ہیں لیکن دونوں کے
چلنے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے اور ایسی پوزیشن میں کام کرتے
ہوئے ہم فرش پر نہیں چل رہے ہوتے بلکہ تنی ہوئی رسی پر چل رہے
ہوتے ہیں اور منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ ہمیں زمین کی انتہائی گہرائی
میں دھکیل سکتا ہے اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا اور محتاط رہنا
ہوگا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ واقعی یہ خوبصورت اور سمجھ میں آنے
والی مثال ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایئر ہوسٹس ایک پلیٹ میں فون کا بل لے کر آئی
تو عمران کے اشارے پر صفدر نے اس کی پیمنٹ کر دی اور ایئر

ہوسٹس واپس چلی گئی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے سے کچھ وقت مزید
گزرنے پر ایئر ہوسٹس ان کے قریب آ گئی۔

" آپ کا نام علی عمران ہے"...... ایئر ہوسٹس نے کہا۔

" یس "...... عمران نے جواب دیا۔

" آپ کی فون کال ہے"...... ایئر ہوسٹس نے کہا تو عمران اٹھا
اور تیز تیز قدم اٹھاتا فون روم کی طرف بڑھ گیا۔

" یس ۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے
ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہاں ایک معروف سینڈیکیٹ ہے ریڈ ایرو۔
اس کا چیف ایک آدمی ہارب ہے۔ اس ہارب کی ایک دوست لڑکی
ہے جس کا نام اربل ہے اور وہ اس ریڈ سینڈیکیٹ کے سپیشل
سیکشن کی انچارج ہے۔ ہارب نے اربل کو آپ کے خاتمے کا مشن دیا
ہے۔ ان کے پاس آپ اور آپ کے ساتھیوں کے تصویری خاکے بھی
موجود ہیں اور سپیشل سیکشن کے آٹھ مسلح افراد ایئر پورٹ پر موجود
ہیں۔ اس کے علاوہ اس سیکشن کے چار افراد ہوٹل خیابان میں بھی
آپ کے منتظر ہیں تاکہ اگر آپ ایئر پورٹ سے بچ کر وہاں پہنچ جائیں
تو وہاں آپ کا خاتمہ کیا جا سکے "...... دوسری طرف سے سلیمان کی
آواز سنائی دی۔

" پھر تم کچھ کر سکتے ہو یا ہمیں سب کچھ کرنا پڑے گا"...... عمران
نے کہا۔

"آپ حکم دیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... سلیمان نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں ابھی ایک گھنٹہ لگے گا بغداد پہنچنے میں۔ تم اس دوران اربل کو اغوا کر لو اور پھر اس سے ایئرپورٹ اور ہوٹل خیابان میں اس کے آدمیوں کو کال کرا کر کہلواؤ کہ مشن کینسل کر دیا گیا ہے اس لئے وہ سب واپس چلے جائیں اور اس اربل کو اپنے پاس رکھو۔ اس سے میں خود بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا آسانی سے ہو جائے گا کیونکہ اربل اور ہارب دونوں یہی سمجھتے ہیں کہ بغداد میں ان پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا لیکن عمران صاحب آپ ہوٹل نہ جائیں بلکہ میں آپ کو ایک ایڈریس بتا دیتا ہوں آپ اس رہائش گاہ پر پہنچ جائیں۔ میں اور اربل اس رہائش گاہ پر موجود ہوں گے"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ایڈریس بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ واپس مڑا اور فون روم سے نکل کر واپس اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"صفدر اپنے ساتھیوں کو بتا دو کہ ایئرپورٹ پر ہم پر حملہ ہو سکتا ہے اس لئے وہ ہر لحاظ سے چوکنا رہیں۔ گو میں نے اس کا انتظام تو کر لیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ انتظام اس پیمانے پر نہ ہو سکے جس پیمانے پر میں چاہتا ہوں اس لئے وہ محتاط رہیں"...... عمران نے کہا

تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر عقب میں بیٹھے ہوئے صدیقی کو اس نے پیغام پہنچا دیا اور صدیقی نے یہ بات کیپٹن شکیل کو بتا دی۔

"جوزف کو وہیں ایئرپورٹ پر ہی بتا دیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اسے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ویسے ہی ہر وقت چوکنا بلکہ آٹھ کنا رہتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

بغداد کی ایک سڑک پر ایک بڑی سی جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کا چہرہ اس کی جسامت کے لحاظ سے زیادہ چوڑا تھا۔ اس نے آنکھوں پر سیاہ گاگل لگائی ہوئی تھی۔ اس کے سر کے بال فلمی ہیرو کے انداز میں تراشے ہوئے تھے جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور یہ بھی مقامی تھی۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا اسکرٹ لباس تھا۔ اس کے بال مردوں کی طرح تراشے ہوئے تھے۔ البتہ اس کے گلے میں سونے کی زنجیر تھی جس میں ایک خوبصورت لاکٹ موجود تھا۔

"ہمیں کیوں کال کیا گیا ہے لادم"...... اچانک لڑکی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے"...... اس نوجوان نے مختصر سا جواب دیا اور

پھر جیپ اچانک مڑی اور ایک سائیڈ روڈ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ لڑکی اب سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک زرعی فارم کے انداز میں بنے ہوئے ایک مکان کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔

"آؤ"...... نوجوان نے جیپ روکتے ہوئے کہا اور تیزی سے اچھل کر نیچے اتر گیا۔ اس کے اترتے ہی وہ لڑکی بھی نیچے اتر آئی اور پھر وہ دونوں پھاٹک کی طرف بڑھ گئے۔ لکڑی کا پھاٹک بند تھا لیکن جیسے ہی وہ پھاٹک کے قریب پہنچے اچانک پھاٹک خودبخود کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ ساری عمارت تاریک پڑی ہوئی تھی لیکن جب وہ برآمدے میں پہنچے تو ایک کمرے میں ہلکی سی روشنی نظر آنے لگ گئی اور وہ دونوں اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"آ جاؤ اندر"...... ان کے دروازے پر پہنچتے ہی اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود کھل گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ کمرے میں ایک قدیم دور کی ایک بڑی سی کرسی موجود تھی جس پر ایک انتہائی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر قدیم دور کی شہزادیوں جیسا لباس تھا جبکہ سامنے دو کرسیاں ایک دوسرے کے ساتھ رکھی گئی تھیں۔ وہ دونوں آگے بڑھے اور پھر کرسی پر بیٹھی ہوئی لڑکی کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے۔

"تمہیں ایک خاص کام کے لئے یہاں بلایا گیا ہے لادم اور تاشیہ

اور تم نے یہ کام کرنا ہے"...... کرسی پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ہم آپ کے غلام ہیں ملکہ مومی۔ آپ ہمیں حکم دیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... لادم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کابوس جادو کے خلاف روشنی کی طاقتوں نے پاکیشیا کے ایک آدمی عمران کا انتخاب کیا ہے اور روشنی کی طاقتیں اس کی پشت پر ہیں۔ یہ عمران مامار سے سواگی حاصل کر کے اسے جلانا چاہتا ہے تاکہ پورا کابوس جادو ہی ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے اور اس کی تمام طاقتیں بھی فنا ہو جائیں جبکہ بڑے شیطان کا حکم ہے کہ کابوس جادو کے سربراہ لارڈ جیکسن کی جگہ کوشان لے لے اور لارڈ جیکسن چھپ جائے تاکہ یہ عمران لارڈ جیکسن پر ہاتھ نہ ڈال سکے کیونکہ لارڈ جیکسن بہرحال انسان ہے وہ کالی طاقت نہیں ہے جبکہ کوشان بہرحال کالی طاقت ہے اور مامار کی حفاظت کا کام مجھے سونپا گیا ہے۔ ویسے بھی مامار کی نگران اور ملکہ میں ہوں۔ اس عمران کو روشنی کی کسی طاقت نے مامار کی جگہ اور وہاں موجود سواگی کے بارے میں بتا دیا ہے اس لئے وہ لارڈ جیکسن کے پیچھے جانے کی بجائے براہ راست بغداد پہنچ رہا ہے۔ اس وقت وہ لوگ جہاز میں سوار ہیں۔ میں نے ابتدائی طور پر بغداد کے معروف بدمعاش گروپ ہارب کے ایک سیکشن کے انچارج اربل کے ذمے لگا دیا ہے کہ وہ انسانوں کے انداز میں ان پر اچانک حملہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں اور انہوں نے اس کے لئے تیاری بھی کر لی

ہے لیکن یہ عمران چونکہ بہت بڑا سیکرٹ ایجنٹ ہے اور انتہائی ہوشیار آدمی سمجھا جاتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہارب اور اربل کے ہاتھوں ہلاک نہ ہو سکے تو ان کی ہلاکت کے لئے میں نے تم دونوں کا انتخاب کیا ہے۔ تم دونوں انسان ہو لیکن تمہارے پاس انتہائی طاقتور کالی طاقتیں ہیں اس لئے تم بیک وقت دونوں کا استعمال کر سکتے ہو۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی فوری ہلاکت چاہئے"...... اس لڑکی جسے ملکہ مومی کہا گیا تھا، نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" ملکہ مومی۔ آپ تو خود پلک جھپکنے میں ان کا خاتمہ کر سکتی ہیں۔ آپ کے پاس تو ایسی ایسی طاقتیں ہیں کہ آپ اس ہوائی جہاز کو ایک اشارے سے فضا میں ہی تباہ کر سکتی ہیں پھر آپ نے ان عام سے غنڈوں کا سہارا کیوں لیا ہے"...... لادم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے بتایا ہے کہ عمران کا تعلق روشنی کی طاقتوں سے ہے اور وہ خود بھی روشنی کی ایک طاقت ہے اور پھر وہ ہر وقت پاکیزگی کے حصار میں رہتا ہے اس لئے اس حصار پر جادو کا کوئی حربہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہم اس کے قریب جا سکتے ہیں۔ تم دونوں نے بھی اس پر جادو کا حربہ استعمال نہیں کرنا بلکہ اپنا انسانی ذہن استعمال کرنا ہے اور اپنے تحفظ اور کام کے لئے کالی طاقتوں کو استعمال کرنا ہے۔ بولو۔ کیا تم یہ سب کچھ کر لو گے۔ مجھے

بتاؤ"...... ملکہ مومی نے کہا۔

"ہم ان سے دوستی کریں گے اور پھر اچانک ان پر فائر کھول دیں گے"...... لادم نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ نہیں مارے جا سکتے۔ وہ انتہائی ہوشیار اور محتاط لوگ ہیں اور ان کی پوری زندگی اسی کام میں گزری ہے اس لئے وہ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں۔ میں نے ہارب اور اربل کو اس لئے کہا ہے کہ انہیں اس بارے میں معلوم نہیں ہو گا اور وہ اچانک ان پر فائر کھول دیں گے اور اس طرح وہ ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن اگر وہ ان سے بچ گئے تو پھر وہ یقیناً ہر طرح سے محتاط ہوں گے۔ البتہ تم دونوں نے ان سے دوستی ضرور کرنی ہے۔ تم دونوں اپنے آپ کو میاں بیوی بتانا اور تم نے انہیں بتانا ہے کہ تم دونوں بغداد کی نیشنل یونیورسٹی میں قدیم تاریخ پڑھاتے ہو۔ تم نے جادو اور اس کی قدیم تاریخ پر ان سے کھل کر گفتگو کرنی ہے حتیٰ کہ تم نے انہیں کابوس جادو کے بارے میں بھی بتانا ہے۔ وہ ظاہر ہے تم سے ماما ر کے بارے میں پوچھیں گے تو تم انہیں بتا دینا کہ بابل کے بے شمار کھنڈرات میں ایک سیاہ رنگ کا کھنڈر موجود ہے اور تمہارے نزدیک یہی ان کالی طاقتوں کا مرکز ہو سکتا ہے۔ تم انہیں وہاں لے آؤ۔ اس کے بعد میں خود انہیں سنبھال لوں گی"...... ملکہ مومی نے کہا۔

"یہ لوگ یہاں کہاں رہیں گے"...... لادم نے پوچھا۔

"یہ ہوٹل خیابان میں ٹھہریں گے۔ اگر نہ بھی ٹھہریں تب بھی

ہیں ان کے بارے میں خود ہی اطلاع دے دی جائے گی لیکن تم
نے مکمل عیاری اور مکاری سے کام لینا ہے۔ خاص طور پر تاشیہ
نے"...... ملکہ مومی نے کہا۔

"آپ نے ہم پر اعتماد کر کے ہمیں اعزاز بخشا ہے ملکہ۔ میرا تو کام
مردوں کو گمراہ کرنا اور بہکانا ہے اور آپ دیکھیں گی کہ میں انہیں
ں طرح سیاہ کھنڈر میں لے جاتی ہوں"...... تاشیہ نے پہلی بار
لتے ہوئے کہا۔

"ایک بات میں بتا دوں تاشیہ کہ یہ لوگ انتہائی مضبوط کردار
کے مالک ہیں۔ ان کے اندر معمولی سا جھول بھی ہوتا تو پھر میں
ہیں ہلاک کرنے میں دیر نہ لگاتی۔ تم دونوں نے ان کے سامنے
ئی اوچھی بات یا حرکت نہیں کرنی۔ تمہیں ہر لحاظ سے باوقار رہنا
ہے تاکہ تم پر وہ مکمل اعتماد کر سکیں۔ تم دونوں نے صرف مکاری
ر عیاری سے کام لینا ہے"...... ملکہ مومی نے کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی ملکہ"...... تاشیہ نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تم نے خیابان ہوٹل پہنچ جانا
ہے۔ وہیں تمہیں ان کے بارے میں اطلاع مل جائے گی۔ اگر یہ
ک ہو گئے تب بھی اور اگر نہ ہوئے تب بھی"...... ملکہ مومی نے
ا تو وہ دونوں اٹھے اور ایک بار پھر مومی کے سامنے رکوع کے بل
ک گئے پھر وہ مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے
ڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"تاشیہ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی عمریں بڑھا لینی چاہئیں۔ ان عمروں میں ہم یونیورسٹی کے استاد نہیں لگتے"...... اچانک لادم نے کہا۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اور ہمارا لباس بھی یونیورسٹی کے استادوں جیسا ہونا چاہئے"...... تاشیہ نے کہا۔

"پہلے ہمیں اس کا بندوبست کرنا ہوگا کہ اگر وہ لوگ یونیورسٹی سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کریں تو۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ کیوں نہ ہم یونیورسٹی کے پروفیسروں کو ہلاک کر کے ان کا روپ عارضی طور پر دھار لیں۔ اس طرح ہم ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہو جائیں گے"...... لادم نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ اس طرح ہم ان کے نام بھی اختیار کر لیں گے۔ تو چلو پہلے نیشنل یونیورسٹی چلو۔ ہمیں فوراً اپنا کام کرنا ہے"...... تاشیہ نے کہا تو لادم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچا
ہ سب بے حد چوکنا اور ہوشیار تھے لیکن جب وہ ٹیکسی اسٹینڈ تک
چ گئے اور کسی طرف سے فائر نہ ہوا تو وہ قدرے مطمئن ہو گئے اور
ر انہوں نے ٹیکسی حاصل کی اور رہائشی کالونی فاران پہنچ گئے۔
ران نے ٹیکسی کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی اور پیدل چلتے ہوئے
گے بڑھنے لگے۔ سلیمان نے اسے کوٹھی نمبر اٹھائیس بی بلاک بتایا
ا اور تھوڑی سی تلاش کے بعد وہ اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔
ٹھی کا گیٹ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔
ڑی دیر بعد کوٹھی کا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آگیا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ سلیمان صاحب نے ہمیں یہاں کا
ریس دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب آئیے۔ ماسٹر آپ کے شدت سے منتظر ہیں۔

آئیے "....... اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا تو عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے۔ ان کے پیچھے اس آدمی نے پھاٹک بند کر دیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے اندرونی طرف آ گیا۔

" کہاں ہے سلیمان "....... عمران نے کہا۔

" آپ ڈرائینگ روم میں تشریف رکھیں میں انہیں اطلاع کرتا ہوں "....... اس آدمی نے کہا اور انہیں برآمدے کے کونے میں موجود ڈرائینگ روم میں لے آیا۔ چھوٹا سا ڈرائینگ روم عام فرنیچر سے آراستہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ اپنے چہرے مہرے اور انداز سے فیلڈ اور تربیت یافتہ نظر آ رہا تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے "....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ سے ملنے کا مجھے حقیقتاً بے حد اشتیاق تھا۔ آپ تو ہمارے آئیڈیل ہیں "....... نوجوان نے آگے بڑھ کر انتہائی گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ میرے ساتھی ہیں صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی۔ اور یہ میرا باڈی گارڈ ہے جوزف۔ اور یہ سلیمان ہیں لاغوت کلب کے مالک اور

بغداد میں پاکیشیا کے فارن ایجنٹ "....... عمران نے اپنے ساتھیوں اور سلیمان کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو سب نے اس سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

" عمران صاحب۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ویسے ایئرپورٹ پر میرے آدمی بھی موجود تھے اور آپ کے ساتھ ہی وہ آئے ہیں۔ جب آپ نے یہاں کالونی کے آغاز میں ٹیکسی چھوڑی تو مجھے اطلاع مل گئی تھی "....... سلیمان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیسے ہوا یہ سب کچھ۔ تفصیل بتاؤ "....... عمران نے کہا۔

" اربل اپنے سیکشن کے ہیڈکوارٹر میں موجود تھی۔ میرے آدمیوں نے اسے وہاں سے اغوا کیا اور یہاں لے آئے۔ میں نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ اپنے آدمیوں کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے واپس طلب کرے اور اس نے ایسا ہی کیا۔ اب ہوٹل میں بھی وہ لوگ موجود نہیں ہیں "....... سلیمان نے جواب دیا۔

" لیکن وہ سینڈیکیٹ کیا نام بتایا تھا تم نے ریڈ ایرو۔ اس کا کیا ردعمل تھا "....... عمران نے کہا۔

" ہارب کو تو ابھی تک کوئی اطلاع ہی نہیں مل سکی ہو گی کیونکہ اربل کو جس انداز میں اغوا کیا گیا ہے اس سے اس کے سیکشن والے بھی واقف نہیں ہیں۔ اصل میں میرا ایک آدمی اس کے سیکشن میں ملازم رہا تھا اس لئے اسے ساری صورت حال کا علم تھا اور یہ سارا کام اس کی سربراہی میں سرانجام دیا گیا ہے اس لئے کسی کو بھی معلوم

نہیں ہو سکا ہو گا کہ اربل خود کہیں گئی ہے یا اسے اغوا کیا گیا ہے اور اب اربل کہاں ہے"...... سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اربل اس وقت کس پوزیشن میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نیچے تہہ خانے میں بے ہوش پڑی ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ مجھے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور سلیمان بھی اور پھر وہ سب سلیمان کی رہنمائی میں ایک تہہ خانے میں پہنچے تو وہاں ایک کرسی پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"اس کو کرسی سے باندھ دو تاکہ اس سے پوچھ گچھ ہو سکے"۔ عمران نے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ البتہ جوزف عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

"جوزف۔ کیا یہ لڑکی اصل ہے یا کوئی طاقت ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس۔ یہ عام سی لڑکی ہے"...... جوزف نے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"جوزف کس طرح پہچان لیتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جوزف کی نظروں میں خصوصی خوردبین لگی ہوئی ہے"۔ عمران

نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا بنڈل موجود تھا۔ اس نے خود ہی اس رسی کی مدد سے اس بے ہوش لڑکی کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔

"اسے کیسے بے ہوش کیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کنپٹی پر چوٹ لگا کر"...... سلیمان نے کہا۔

"جوزف۔ تم اسے ہوش میں لے آؤ ورنہ سلیمان نے تو اس کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دینے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"تو اور کیا طریقہ ہے کسی کو ہوش میں لانے کا"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سینکڑوں ہیں۔ ابھی خود دیکھ لو گے"...... عمران نے کہا تو سلیمان پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اربل کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اربل کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور واپس آ کر دوبارہ عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

"واہ۔ یہ تو واقعی اچھا طریقہ ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے لئے ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ آدمی گھٹ کر مر بھی سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اربل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول

دیں۔

"یہ۔یہ۔کیا مطلب۔میں کہاں ہوں۔اوہ۔اوہ۔یہ تو کوئی تہہ خانہ ہے۔آپ کون ہیں۔اوہ سلیمان تم۔کیا مطلب"...... اس لڑکی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام اربل ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔مگر تم کون ہو۔تو تم کہیں وہ پاکیشیائی تو نہیں جن کی آمد"...... اربل کہتے کہتے رک گئی۔

"ہاں۔ہم وہی ہیں۔تم صرف یہ بتا دو کہ تمہیں کس نے اس کام کے لئے ہائر کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے ہارب نے کہا تھا۔ریڈ ایرو کے چیف نے۔وہ میرا چیف ہے"...... اربل نے کہا۔

"اور ہارب کو کس نے ہائر کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم۔ہارب کو معلوم ہو گا"...... اربل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوزف"...... عمران نے اچانک اپنے عقب میں کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی کی دائیں آنکھ بائیں آنکھ سے چھوٹی ہے دونوں آنکھیں برابر کر دو تاکہ اس کے حسن میں کوئی خامی نہ رہے"۔عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور بڑے جارحانہ انداز میں اربل کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا۔کیا مطلب۔کیا کرنا چاہتے ہو۔کیا مطلب"...... اربل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"جوزف خنجر کی مدد سے تمہاری چھوٹی آنکھ کاٹ کر بڑی کر دے گا اس طرح تمہاری ایک آنکھ ضائع تو ہو جائے گی لیکن بہرحال برابر ضرور ہو جائے گی"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اربل کے سر کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کی نوک اس کی دائیں آنکھ کے کونے پر رکھ دی۔

"رک جاؤ۔رک جاؤ۔بتاتی ہوں۔رک جاؤ"...... یکلخت اربل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہیں رکے رہو جوزف۔جیسے ہی یہ جھوٹ بولے گی یا مکاری کرے گی میں تمہیں اشارہ کر دوں گا"...... عمران نے کہا تو جوزف سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔خنجر اس کے ہاتھ میں تھا۔

"تم۔تم بے حد ظالم ہے۔تم انسانوں کو اس طرح تکلیف دیتے ہو"...... اربل نے رک رک کر کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ پوچھ رہا ہوں اس کا درست جواب دو ورنہ"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ہارب نے اتنا کہا تھا اسے یہ کام ملکہ مومی نے دیا ہے"...... اربل نے کہا۔

"ملکہ مومی۔ وہ کون ہے۔ کیا تم جانتے ہو سلیمان"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون ہے یہ ملکہ مومی"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ۔ یہ کوئی مافوق الفطرت طاقتوں کی حامل عورت ہے۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی تیز چمک ہے اور وہ ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتی ہے تو جو چیز وہ چاہے فوراً مہیا ہو جاتی ہے"...... اربل نے کہا۔

"ہارب اس وقت کہاں ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے فلیٹ میں ہو گا۔ وہ وہیں رہتا ہے۔ بہت کم باہر نکلتا ہے"...... اربل نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو اربل نے فون نمبر بتا دیا۔

"ایڈریس کیا ہے"...... عمران نے کہا تو اربل نے ایڈریس بھی بتا دیا۔ وہ اب اس طرح سب کچھ بتائے چلی جا رہی تھی جیسے عمران کو رپورٹ دینا اس کے فرض میں شامل ہو۔

"سلیمان۔ تم میرے دو ساتھیوں کو اس ہارب کے فلیٹ تک پہنچا دو۔ باقی کام یہ خود کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں ہارب کے مقابل نہیں آ سکتا۔ وہاں ...اً اس کے آدمی ہوں گا اگر انہوں نے مجھے وہاں دیکھ لیا تو پھر میرا ...ر میرے آدمیوں کا یہاں زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا"۔ سلیمان ...نے واضح الفاظ میں صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس اربل کو بھی تو اغوا کیا ہے۔ یہ بھی تو اس کی ...بشن چیف ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی بات دوسری ہے عمران صاحب اور ہارب کی بات ...سری ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"سلیمان درست کہہ رہا ہے۔ ابھی تک ہارب کو میرے اغوا کا ...م نہیں ہو سکا ورنہ اب تک پورے بغداد میں آگ لگ چکی ...اتی"...... اربل نے کہا۔

"یہاں فون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا یہاں فون آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... سلیمان نے کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں ایڈریس معلوم ہے ہم جا کر اسے اٹھا ...اتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اٹھانا نہیں۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ بہرحال میں پہلے ...کوشش کر لوں۔ اگر بات نہ بنی تو پھر دیکھیں گے کہ کیا کرنا ...ہئے"۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آیا تو اس

کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون سیٹ موجود تھا۔ اس نے فون سیٹ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"....... عمران نے اربل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوزف نے جیب سے رومال نکالا اور زبردستی اربل کے منہ میں ٹھونس دیا۔ اربل پوچھتی رہ گئی کہ کیا کرنا چاہتے ہو لیکن عمران نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ جب جوزف رومال اربل کے منہ میں ٹھونس کر پیچھے ہٹ گیا تو عمران نے فون آن کر کے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو اربل نے بتائے تھے۔

" ہیلو "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد باوقار سا تھا۔

" اربل بول رہی ہوں "....... عمران کے منہ سے اربل کی آواز سنائی دی تو اربل کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ سلیمان کے چہرے پر بھی بے پناہ حیرت تھی۔

" اوہ۔ ڈیئر تم۔ کہاں سے بول رہی ہو۔ کیا ہوا اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا۔ تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی۔ میں تو شدت سے تمہاری رپورٹ کا منتظر تھا"....... دوسری طرف سے بڑے بے تکلف سے لہجے میں کہا گیا۔

" عمران اور اس کے ساتھی پبلک لاؤنج سے پہلے ہی کہیں گم ہو گئے ہیں اور ہوٹل خیابان بھی نہیں پہنچے۔ ہم تو ان کا انتظار ہی کرتے رہ گئے "....... عمران نے اربل کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح اطلاع مل گئی کہ تم ان کے خلاف کارروائی کرنے والی ہو۔ ویری بیڈ۔ اب کیا کریں۔ انہیں تو ہر صورت میں تلاش کرنا پڑے گا"....... ہارب نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" میں نے انہیں ٹریس کر لیا ہے لیکن"....... عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ٹریس کر لیا ہے۔ کہاں ہیں وہ۔ اور لیکن کا کیا مطلب ہوا"....... ہارب نے کہا۔

" ایک ایسا آدمی ان کے ساتھ ہے جسے میں نے ملکہ مومی کے ساتھ دیکھا تھا۔ اس کا نمبر ٹو لگتا ہے اور مجھے یوں لگتا ہے کہ ملکہ مومی نے ہمیں کسی خاص امتحان میں ڈالا ہوا ہے"....... اربل نے کہا۔

" کیا کہہ رہی ہو۔ ملکہ مومی کا آدمی۔ کون آدمی اور وہ ان کے ساتھ کیا کر رہا ہے"....... ہارب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا نام یاکاب ہے۔ وہ گرین روڈ کے معروف کلب رین بو کلب کا مالک ہے"....... عمران نے کہا۔

" یہ کون سا کلب ہے اور کون سا روڈ ہے۔ میں نے تو آج تک نہ گرین روڈ کا نام سنا ہے اور نہ ہی اس کلب کا۔ عجیب باتیں کر رہی ہو تم اربل"....... ہارب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو دیکھا ہوا ہے۔ تم ملکہ مومی سے پوچھو کہ اس کا آدمی

یاکاب کیوں ان لوگوں کے ساتھ ہے کیونکہ تم جانتے ہو کہ ملکہ کن
کن طاقتوں کی حامل ہے۔ یقیناً یہ آدمی بھی ان طاقتوں کا حامل ہوگا۔
اس کی موجودگی میں ہم کیسے ان پر ہاتھ ڈال سکتے ہیں اور مجھے یقین
ہے کہ انہیں ایئرپورٹ سے بچا کر لے آنے والا بھی یہی یاکاب ہی
ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو تم۔ تمہیں خود تو معلوم ہے کہ ملکہ مومی سے
رابطہ نہیں ہو سکتا۔ وہ خود رابطہ کرتی ہے پھر ایسی بات کر رہی ہو۔
یہ بتاؤ کہ کہاں ہیں یہ لوگ"...... ہارب نے کہا۔

"ارے ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ میں دوبارہ تمہیں فون کرتی
ہوں"...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے فون آف کر دیا۔

"اسے آف کر دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے
پہلے کہ اربل کچھ کہتی جوزف کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے
حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ اربل کی چیخوں سے گونج اٹھا۔
خنجر ٹھیک اس کی شہ رگ میں پیوست ہو گیا تھا۔

"اس کی لاش ایک گھنٹے بعد کہیں پھنکوا دینا سلیمان۔ ہمیں کار
دو اور ساتھ ہی اس پلازہ کا ایڈریس بتا دو جہاں ہارب رہتا ہے۔ اب
اس سے ہمارا ملنا ضروری ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو سلیمان
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران اپنے
ساتھیوں سمیت کار میں سوار اس کوٹھی سے نکلا اور آگے بڑھ گیا۔

رائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی
یٹ پر کیپٹن شکیل اور صدیقی موجود تھے۔ عمران نے اس پلازہ کا
استہ پوری طرح سلیمان سے سمجھ لیا تھا اس لئے وہ اطمینان بھرے
نداز میں کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ ملکہ مومی کون ہو سکتی ہے۔ کیا یہ شیطان کی
ائندہ کوئی لڑکی ہو گی یا طاقت"...... صفدر نے کہا۔

"اگر طاقت ہے تو پھر اس ہارب کے پاس جانے کا کوئی فائدہ
یں ہے۔ ہارب بھی اس شیطانی طاقت کے بارے میں کیا جانتا ہو
"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا جبکہ جوزف کو
ران نے وہیں کوٹھی پر ہی چھوڑ دیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ عورت جسے ملکہ مومی کہا جاتا ہے یہاں اس
یطانی نظام کی نمائندہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اصل عورت ہو اور ہو
کتا ہے کہ کالی طاقت ہو۔ بہرحال اس وقت وہ ہمارے خلاف کام
رہی ہے اس لئے ہمیں اس کا سراغ لگانا چاہئے ورنہ جس طرح اس
ریڈ ایرو سینڈیکیٹ کو ہمارے مقابل لا کھڑا کیا ہے اس طرح وہ
رگروپوں کو بھی ہمارے پیچھے لگا سکتی ہے اور اندھیرے کے تیروں
کون بچ سکتا ہے۔ یہ بھی صفدر کے بات کرنے پر مجھے خیال آیا
ہ۔ تب میں نے سلیمان کو پہلے فون کر کے آگاہ کر دیا ورنہ اگر
بل کو موقع مل جاتا تو وہ اب تک ہمیں ٹھکانے لگا چکی ہوتی"۔
ران نے کہا۔

"کیا ہارب اس کے بارے میں کچھ بتا سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"حالانکہ فون پر تو اس نے جو جواب دیا تھا اس کے مطابق تو اسے معلوم نہیں ہو سکتا"...... صدیقی نے کہا۔

"اس کا بہرحال اس ملکہ مومی سے رابطہ ہے اس لئے کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک آٹھ منزلہ رہائشی پلازہ کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے ہارب کے فلیٹ کی طرف بڑھ گئے جو گراؤنڈ فلور پر ہی تھا۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے کال بل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے وہی آواز سنائی دی جو اس سے پہلے فون پر سنائی دی تھی۔

"اربل ہوں ڈیئر"...... عمران کے منہ سے نکلا۔

"اوہ تم یہاں۔ اچھا ایک منٹ"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور فون آف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تو دروازے پر ایک آدمی موجود تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اسے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا

عمران کا بازو حرکت میں آیا اور اس کی کنپٹی پر ہک کی زوردار ضرب لگی اور ہارب چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور اسی کنپٹی پر اس کے بوٹ کی ٹو کی مخصوص ضرب پڑی تو ہارب کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

"اسے اٹھا کر اندر کمرے میں کرسی پر رسی سے باندھ دو یا کوئی پردہ پھاڑ لو۔ میں اس کے فلیٹ کی تلاشی لے لوں"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی حرکت میں آ گئے۔ عمران نے ایک ایک کر کے فلیٹ کے تمام کمروں کی بڑے بھرپور انداز میں تلاشی لی لیکن وہاں کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی جو اس مشن میں عمران کو فائدہ دے سکتی اس لئے عمران آخرکار سٹنگ روم میں پہنچ گیا جہاں ہارب کو پردے کی رسی بنا کر کرسی سے مضبوطی سے باندھ دیا گیا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ صفدر"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر ہارب کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ہارب کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... ہوش میں آتے ہی ہارب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام ہارب ہے اور تم ریڈ ایرو سینڈیکیٹ کے سربراہ

ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم وہی پاکیشیائی تو نہیں ہو۔ اوہ"...... ہارب نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مزید بڑھ گئے تھے۔

"ہاں۔ ہم وہی ہیں جن کی ہلاکت کے لئے تم نے اربل سیکشن کو آگے بڑھایا تھا لیکن میں یہ بتا دوں کہ اربل کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو اربل نے مجھے فون کیا تھا"...... ہارب نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس نے تمہیں کہا تھا کہ ملکہ مومی کے خاص آدمی یاکاب کے بارے میں ہی بات ہوئی تھی ناں"...... عمران نے کہا تو ہارب کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... ہارب نے کہا۔

"دیکھو ہارب۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں اور نہ ہی تمہارا ہم سے کوئی تعلق ہے۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہماری بات اس ملکہ مومی سے کرا دو۔ پھر ہم جانیں اور ملکہ مومی۔ تم درمیان سے ہٹ جانا ورنہ دوسری صورت میں تمہاری موت یقینی ہو جائے گی اور اس ملکہ مومی کو تمہاری موت پر ذرا برابر بھی افسوس نہ ہو گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ مجھے ویسے بھی ہلاک کر دے گی۔ وہ انتہائی خوفناک قتوں کی مالک ہے"...... ہارب نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہارا سہارا لینے کی بجائے براہ راست خود ارے مقابل آجاتی۔ اس سے تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اس کی کیا یثیت ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ نجانے کیوں تمہارے مقابل نہیں آرہی ورنہ وہ تو اگر صرف گلی ہلا دے تو پورا بغداد تباہ ہو جائے"...... ہارب نے انتہائی رزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس سے میری بات کرا دو۔ اس کا فون نمبر اور پتہ بتا دو۔ خاموشی سے چلے جائیں گے۔ پھر ہم جانیں اور وہ جانے"۔ عمران ے کہا۔

"وہ خود مجھ سے رابطہ کرتی ہے۔ میرے پاس اس سے رابطہ نے کا کوئی طریقہ نہیں ہے"...... ہارب نے کہا لیکن عمران اس ے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"صفدر۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے"۔ ران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو صفدر اٹھا اور اس نے جیب سے نا خنجر نکالا جس پر ابھی تک اربل کے خون کے دھبے موجود تھے۔ ل آتے ہوئے صفدر نے جوزف سے وہ خنجر لے لیا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تمہارے ے بتا رہے ہیں کہ تم انتہائی سفاک لوگ ہو۔ میں بتاتا

ہوں"...... ہارب نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہارب کی طرف بڑھتے ہوئے صفدر کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

" ابھی رک جاؤ۔ پھر جیسے ہی یہ جھوٹ بولے گا میں تمہیں اشارہ کر دوں گا۔ پھر اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا باہر آ جانا چاہئے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" ملکہ مومی بغداد کے شمال مشرق میں واقع ایک پہاڑی پر بنے ہوئے سیاہ پتھروں کے محل میں رہتی ہے۔ اسے سیاہ محل کہا جاتا ہے اور ملکہ مومی وہاں پرنسز ناڈیہ کے نام سے رہتی ہے۔ صرف اس کے خاص لوگوں کو معلوم ہے کہ اس کا اصل نام مومی ہے ورنہ سب اسے پرنسز ناڈیہ کے نام سے ہی جانتے ہیں۔ وہ بغداد کے ایک قدیم شاہی خاندان سے اپنا تعلق بتاتی ہے"...... ہارب نے کہا۔

" اس کا فون نمبر ہو گا۔ وہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ہارب نے فون نمبر بتا دیا۔

" اب ہمارے سامنے تم اس سے فون پر بات کرو اور اپنی بات کنفرم کراؤ کہ وہی ملکہ مومی ہے اور اس نے تمہیں ہمارے خلاف مشن دیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ میں جیسے ہی فون کروں گا اسے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میں نے بتایا تو ہے کہ وہ پراسرار طاقتوں کی مالک ہے"۔ ہارب نے کہا۔

" تم فون کرو۔ اگر اسے معلوم ہو جائے گا تو وہ خود دیکھ لے گی

کہ تم بندھے ہوئے ہو اس لئے تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ فون لاؤ۔ میں کرتا ہوں بات"...... ہارب نے کہا تو عمران نے صدیقی کو اشارہ کیا تو صدیقی نے اٹھ کر ایک طرف میز پر رکھے ہوئے فون سیٹ کو اٹھایا اور اسے ہارب کی کرسی کے قریب رکھ کر اس نے اس کا رسیور اٹھایا اور پھر اس پر لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے وہ نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے جو ہارب نے بتائے تھے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو رسیور ہارب کے کان سے لگا دیا گیا۔

" ہیلو "...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" ہارب بول رہا ہوں۔ ملکہ مومی سے بات کراؤ"...... ہارب نے کہا۔

" اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا ہوا ہارب۔ کیا کام ہو گیا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

" نہیں ملکہ مومی بلکہ اربل کو انہوں نے ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ غائب ہیں"...... ہارب نے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی نے پہلے ہی الرٹ کر دیا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ تم خاموش ہو جاؤ۔ اب میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم کر دیا گیا تو صدیقی نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اچانک کمرے میں پھنکار کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ہارب کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور بندھا ہونے کے باوجود اس کا جسم ایک بار تو اس طرح تڑپا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

" چلو اچھا ہوا۔ ہم اس کے خون میں ہاتھ رنگنے سے بچ گئے "۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب یہ پرنسز نادیہ بھی غائب ہو جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اس پھنکار نے ہارب کو تو ختم کر دیا لیکن ہمیں کچھ نہیں ہوا۔ اس کا کیا مطلب"...... صدیقی نے کہا۔

" ہم سب کے پاس حروف مقطعات لکھے ہوئے موجود ہیں اور الحمدللہ ہم سب پاکیزگی اور وضو کے حصار میں ہیں اس لئے یہ شیطانی طاقتیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں"...... عمران نے جواب دیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کہیں جوزف کے ساتھ کچھ نہ ہو گیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں ۔ اس کے سر پر بڑی بڑی طاقتوں اور وچ ڈاکٹروں کا ہاتھ ہے ۔ وہ افریقہ کا شہزادہ ہے ۔ اس پر آسانی سے کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ویسے میں نے احتیاطاً حروف مقطعات لکھ کر اس کی جیب میں

دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔ وہ اب ہارب کے فلیٹ سے نکل رہے
تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے پارکنگ میں پہنچے تو اچانک
ڈ سے ایک بڑی کار بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف بڑھی سلو
ان اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ ان
جسم خود بخود تن سے گئے تھے لیکن ان کے قریب آکر کار اسی رفتار
مڑی اور دوسرے لمحے بریک لگنے اور ٹائروں کی چیخوں سے فضا
نج اٹھی۔ کار رک گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی کار کا دروازہ ایک
کے سے کھلا اور ایک خوبصورت مقامی لڑکی اچھل کر نیچے اتری۔

" پرنس عمران ۔ تم ۔ تم اور یہاں"...... اس لڑکی نے ایسے لہجے
کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی وہ
طرح تیزی سے آگے بڑھی جیسے چھوٹے بچوں کی طرح ابھی عمران
گلے سے چمٹ جائے گی۔

" ارے ۔ ارے ۔ تم ساڈامی ہو ۔ تم ۔ رک جاؤ۔ اب تم بڑی ہو
ہو"...... عمران نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے انتہائی بوکھلائے
ئے لہجے میں کہا تو لڑکی نے بے اختیار قہقہہ مارا اور پھر عمران کے
یب آکر نہ صرف رک گئی بلکہ وہ تیزی سے مڑی اور عمران کے
رت زدہ ساتھیوں سے مخاطب ہوئی۔

" میرا نام ساڈامی ہے اور میں کنگ ڈان کی بیٹی ہوں ۔ پرنس
ران اور کنگ ڈان بہترین دوست ہیں ۔ میں کافی عرصے سے پرنس
کہتی چلی آ رہی ہوں کہ اب میں بڑی ہو گئی ہوں لیکن پرنس ہر

ختم کر دیا گلی پوپ چوسنے کا مشورہ دیتے رہتے تھے۔ شکر ہے آج انہوں اچانک ہی مجھے بڑی تسلیم کر لیا ہے"...... لڑکی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" تم اس وقت شرماتی زیادہ تھیں اس لئے چھوٹی تھیں۔ اب تمہارے اندر جارحانہ پن آگیا ہے اس لئے اب تم بڑی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا تم کنگ ڈان سے نہیں ملو گے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم ابھی چلتے ہیں"...... ساڈامی نے کہا۔

" اوہ چلو۔ اب آگئے ہیں تو پھر مل لیتے ہیں تاکہ اسے مبارک باد دے سکیں کہ اس کی بیٹی اب بڑی ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ساڈامی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" عمران صاحب"...... صفدر نے شاید کچھ کہنا چاہا۔

" بے فکر رہو صفدر۔ کنگ ڈان زبردستی نہیں کرے گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کے اس فقرے کا مطلب ہے کہ گو ساڈامی بڑی ہو گئی ہے لیکن وہ زبردستی اسے کسی کے سر نہیں منڈھے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک فلیٹ میں داخل ہوئے جہاں ایک دیوہیکل آدمی کھڑا حیرت سے آنکھیں پٹپٹا رہا تھا۔ اس کی عمر خاصی تھی لیکن جسمانی طور پر وہ انتہائی طاقتور نظر آ رہا تھا۔

" تم۔ تم۔ پرنس تم اور یہاں"...... اس کے منہ سے اس طرح

رک رک کر الفاظ نکلے جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکل رہے ہوں۔

" تمہاری بیٹی جس قدر فاسٹ موشن میں ہے تم اتنے ہی سلو موشن میں ہوتے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کنگ ڈان اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں ایٹم بم پھٹ پڑا ہو اور دوسرے لمحے اس نے اس طرح عمران کو باہنوں میں بھر لیا جیسے کوئی بڑا کسی بچے کو دبا لیتا ہے۔

" ارے۔ ارے۔ میری پسلیاں۔ ارے یہ اصلی ہیں سٹین لیس سٹیل کی نہیں ہیں"...... عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو کنگ ڈان یکلخت پیچھے ہٹ گیا۔

" ڈیڈی۔ یہ واپس جا رہے تھے۔ میں نے اچانک انہیں دیکھ لیا۔ ڈیڈی۔ انہوں نے مجھے اب بڑی تسلیم کر لیا ہے"...... خاموش کھڑی ہوئی ساڈامی نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ آئی ایم سوری۔ میرا نام کنگ ڈان ہے۔ پرنس عمران کو دیکھ کر میں سب کچھ بھول گیا تھا"...... اچانک کنگ ڈان نے عمران کے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" ہم تو آپ کی عمران صاحب سے محبت دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔ میرا نام صفدر ہے اور یہ ہمارے ساتھی ہیں کیپٹن شکیل اور صدیقی"...... صفدر نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" پرنس جیسا بے لوث اور محسن آدمی پوری دنیا میں نہیں ہے

صفدر صاحب۔ پرنس نے آج سے بیس سال قبل ایکریمیا میں ایک سینڈیکیٹ کے آٹھ بدمعاشوں سے ہمیں اس طرح بچایا تھا کہ مجھے اور میری بیٹی ساڈامی کو جو اس وقت میرے کاندھے پر بیٹھی ہوئی تھی معمولی سی خراشیں تو آئیں لیکن پرنس کے جسم میں آٹھ گولیاں اتر گئی تھیں۔ اس کے باوجود پرنس نے ان آٹھ بدمعاشوں کی گردنیں توڑ دی تھیں جبکہ ہم ان سے اور یہ ہم سے واقف بھی نہ تھے۔ بہر حال یہ بچ گئے لیکن انہوں نے ہمیں خرید لیا تھا"...... کنگ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ تم ہر بار یہ کہانی سنانا شروع کر دیتے ہو۔ ہزار بار کہا ہے کہ ایسی باتیں بھول جایا کرتے ہیں۔ تم اور تمہاری بیٹی نہتے تھے اور وہ بدمعاش مسلح تھے۔ وہ تمہاری بچی کو تمہاری آنکھوں کے سامنے اس طرح ذبح کرنا چاہتے تھے جس طرح مرغی کو ذبح کیا جاتا ہے اور اسی بات پر مجھے غصہ آگیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ سب اب سٹنگ روم میں کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

" کیا تم یہاں بغداد میں رہتے ہو ان دنوں"...... عمران نے کنگ ڈان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ میں نے ایکریمیا مستقل طور پر چھوڑ دیا ہے کیونکہ ایک موثر سینڈیکیٹ کا سربراہ ساڈامی پر قبضہ کرنا چاہتا تھا جبکہ ساڈامی کو یہ رشتہ پسند نہیں تھا لیکن میں اس سے مقابلہ نہ کر سکتا تھا اس لئے آخری چارہ کار کے طور پر میں ساڈامی کو لے کر وہاں سے یہاں آگیا

ہوں اور وہاں کا کلب فروخت کر کے میں نے یہاں کا ایک کلب خرید لیا ہے"...... کنگ ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے کہ ایکریمیا سے ایک شیطان بغداد شفٹ ہو گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کنگ ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

" اگر کنگ ڈان کی ملاقات تم سے نہ ہوئی ہوتی اور اس کے باوجود کنگ ڈان زندہ رہ جاتا تو تمہاری بات درست تھی لیکن کنگ ڈان کے اندر کا شیطان اسی لمحے مر گیا تھا جس لمحے تم نے ہمارے لئے اپنی جان قربان کر دی تھی اور جواب میں کچھ بھی نہ مانگا تھا۔ نہ دولت، نہ حسن اور نہ جائیداد بلکہ تم الٹا میری آفر سے ناراض ہو گئے تھے۔ بس اس کے بعد صرف کنگ ڈان باقی رہ گیا اور شیطان ختم ہو گیا اور اسی وجہ سے میں یہاں آگیا"...... کنگ ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن پچھلی ملاقات میں تم نے مجھے خود بتایا تھا کہ تم شراب کی اسمگلنگ کے دھندے میں ملوث ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ وہ تو اب بھی ہوں۔ لیکن صرف بزنس کی حد تک"۔ کنگ ڈان نے جواب دیا۔

" کب سے یہاں ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" دو سالوں سے"...... کنگ ڈان نے جواب دیا۔

" کسی ملکہ مومی کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا تو کنگ ڈان

بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ملکہ مومی۔ اوہ۔ تم پرنسز ناڈیہ کی بات کر رہے ہو۔ ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں اس کے لئے خصوصی شراب میرے ہی ذریعے پیراگون سے آتی ہے لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو"...... کنگ ڈان نے حیران ہو کر کہا۔

" اس ملکہ مومی نے ہماری ہلاکت کے لئے بڑے انتظامات کئے ہیں۔ ہارب اور اس کی ایک سیکشن انچارج اربل کو ہماری ہلاکت پر مامور کیا لیکن اربل ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو گئی اور ہارب کو اس نے شیطانی انداز میں ہلاک کر دیا"...... عمران نے کہا تو کنگ ڈان بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اربل اور ہارب دونوں ہلاک ہو گئے ہیں"...... کنگ ڈان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ وہ اس پلازہ میں رہائش پذیر تھا۔ اچانک کمرے میں چھنکار کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ ہلاک ہو گیا"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ملکہ مومی اپنے اصل روپ میں آ گئی ہے"...... کنگ ڈان نے کہا۔

" اصلی روپ میں۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" آئی ایم سوری پرنس عمران۔ میں تمہیں اس بارے میں کچھ

تفصیل نہیں بتا سکتا ورنہ میرا بھی وہی حشر ہو سکتا ہے جو ہارب کا ہوا ہے۔ البتہ یہاں ایک آدمی ایسا ہے جو تمہیں سب کچھ بتا سکتا ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں"...... کنگ ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" موگاسی سے بات کراؤ۔ میں کنگ ڈان بول رہا ہوں"۔ کنگ ڈان نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" موگاسی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" کنگ ڈان بول رہا ہوں موگاسی۔ میرے ایک محسن ہیں پرنس عمران۔ میں انہیں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ ان کے مقابل یہاں ملکہ مومی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... کنگ ڈان نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ ٹھیک ہے۔ انہیں میرے پاس بھجوا دو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کنگ ڈان نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ موگاسی کون ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس کا تعلق افریقہ سے ہے پرنس۔ یہ ماورائی طاقتوں کا مالک

ہے اور یہاں بغداد میں اگر ملکہ مومی کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو یہی موگاسی ہی کر سکتا ہے۔ اس کے میرے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ وہ یقیناً تمہاری بھرپور مدد کرے گا اور اس نے یقیناً کچھ دیکھ کر ہی حامی بھری ہے ورنہ وہ صاف انکار کر دیتا۔ وہ یہاں کی معروف رہائشی کالونی رواث کی کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک میں رہتا ہے۔ تم اس سے مل لو"....... کنگ ڈان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ بیٹھو۔ میں نے تو تمہیں کچھ پینے یا کھانے کا پوچھا ہی نہیں"....... کنگ ڈان نے چونک کر کہا۔

" رہنے دو۔ واپسی پر پھر ملاقات ہو گی۔ فی الحال ہم مشن پر ہیں"....... عمران نے کہا تو کنگ ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ڈیڈی۔ میں انہیں وہاں انکل موگاسی کے پاس پہنچا آؤں"۔ ساڈامی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ہم پہنچ جائیں گے۔ تم درمیان میں مت آؤ۔ یہ بڑا کھیل ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے"....... عمران نے کہا تو ساڈامی نے برا سا منہ بنا لیا جیسے اسے بے حد مایوسی ہوئی ہو۔

" پرنس ٹھیک کہہ رہے ہیں ساڈامی۔ یہ شیروں کی لڑائی ہے"۔ کنگ ڈان نے کہا اور پھر انہیں چھوڑنے فلیٹ کے دروازے تک آیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اجازت لی اور تھوڑی دیر بعد وہ

ایک بار پھر پارکنگ میں پہنچ گئے۔

" عمران صاحب۔ اس ہارب کی لاش ابھی تک کسی نے دریافت نہیں کی ورنہ یہاں لازماً پولیس پہنچ چکی ہوتی"....... صفدر نے کہا۔

" ہاں اور یہ ہمارے لئے فائدہ مند ہے"....... عمران نے کہا اور وہ ایک بار پھر کار میں سوار ہو گئے۔

" جوزف کو ساتھ لے لیں"....... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ نجانے یہ موگاسی کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دونوں قبیلے افریقہ میں ایک دوسرے کے متحارب رہے ہوں"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ملکہ مومی ایک کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر آلتی پالتی مارے
بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں سامنے دیوار پر بنی ہوئی ایک
خوفناک سانپ کی تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔ اس سانپ کی آنکھیں
سرخ تھیں اور آہستہ آہستہ یہ سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔ کمرے میں
موجود روشنی بے حد ہلکی تھی۔

" مارسوما جلدی آؤ۔ وقت مت ضائع کرو"...... اچانک ملکہ مومی
کے منہ سے پھنکار کی سی آواز نکلی تو یکلخت سرخی بے حد تیز ہو گئی
اوراس کے ساتھ ہی کمرے میں ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے
بے شمار خوفناک سانپ مل کر پھنکار رہے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی
ملکہ مومی کے سامنے ایک سانپ نمودار ہوا جس کا پھن کافی زیادہ
چوڑا تھا اور اس کی آنکھوں سے تیز سرخ روشنی نکل رہی تھی۔

" مارسوما حاضر ہے ملکہ۔ ایک پھنکارتی ہوئی انسانی آواز سنائی

دی۔ آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

" مارسوما۔ کیا تمہیں پاکیشیائی روشنی کے نمائندوں کے بارے
میں معلوم ہے"...... ملکہ مومی نے کہا۔

"ہاں ملکہ مومی۔ بہت اچھی طرح معلوم ہے۔ وہی پھنکارتی ہوئی
آواز سنائی دی۔

" میں نے کوشش کی ہے کہ انہیں ختم کر دوں لیکن وہ موگاسی
تک پہنچ رہے ہیں اور موگاسی کے بارے میں تم خود جانتے ہو کہ اسے
مامار کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" تو پھر کیا ہوا ملکہ مومی۔ وہ زیادہ سے زیادہ انہیں مامار کے
بارے میں بتا سکتا ہے۔ بتا دے کیونکہ مامار میں وہ لوگ کسی طرح
بھی داخل نہیں ہو سکتے"...... مارسوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ہم نے بڑے شیطان سے
معلوم کر لیا ہے۔ انہوں نے شیطان کے کئی بڑے بڑے اور طاقتور
نظاموں کا خاتمہ کر دیا ہے"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" ملکہ مومی۔ لارڈ جیکسن کو اپنی حدود سے باہر نہیں جانا چاہئے تھا
لیکن اب جبکہ لارڈ جیکسن آگے بڑھ چکے ہیں تو اب ہم پیچھے نہیں ہٹ
سکتے۔ اگر تم ان سے خوفزدہ ہو تو پھر اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم
ان کے خلاف کارسائی کو حرکت میں لے آؤ۔ کارسائی شیطان کی دنیا
کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ اگر وہ ان کے مقابل آ گئی تو پھر ان
لوگوں کو جائے پناہ بھی نہ ملے گی"...... مارسوما نے کہا۔

"لیکن تمہیں معلوم ہے کہ کارسائی بھینٹ مانگے گی اور نجانے بھینٹ میں وہ کیا مانگ لے۔ وہ تمہیں بھی مانگ سکتی ہے اور مجھے بھی"...... ملکہ مومی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ تم اور میں شیطان کے بہت قریب ہیں اس لئے وہ ہماری بھینٹ نہیں مانگے گی اور سنو۔ کارسائی کو کہہ دو کہ تم نے لادم اور تاشیہ کو ان سے دوستی کرنے کے لئے کہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کارسائی اگر تاشیہ کے روپ میں خود آ گئی تو پھر یہ لوگ بچ نہ سکیں گے۔ دوسری صورت یہی ہے کہ تم مامار میں محدود ہو جاؤ اور مامار کی حفاظت کا کام کھنڈرات میں رہنے والے ہزاروں سانپوں کے ذمے لگا دو۔ ظاہر ہے یہ لوگ کتنے سانپ مار لیں گے۔ بہرحال انسان ہیں۔ ایک سانپ نے بھی اگر انہیں ڈس لیا تو ان کے جسم پانی بن کر بہہ جائیں گے"...... مارسوما نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ کیا تم اپنے سانپوں کی ہلاکت برداشت کر لو گے"...... ملکہ مومی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سب کچھ بچانے کے لئے قربانی تو دینا ہی پڑتی ہے ملکہ مومی"...... مارسوما نے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ اب میں مطمئن ہوں۔ میں کارسائی کو بلاتی ہوں اس کے بعد میں خود مامار میں پہنچ جاتی ہوں کیونکہ کارسائی سے بڑی طاقت دوسری نہیں ہو سکتی۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تمہارا شکریہ

کہ تم نے میری بہترین رہنمائی کی ہے"...... ملکہ مومی نے کہا تو یکلخت ایک بار پھر کمرے میں ویسی آواز سنائی دی جیسے بے شمار سانپ مل کر پھنکار رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہی مارسوما کا جسم غائب ہو گیا۔ اب دیوار پر موجود سانپ کی تصویر رہ گئی تھی جس کی آنکھوں سے تیز روشنی نکل رہی تھی لیکن پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ روشنی بالکل مدھم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں تیز روشنی ہو گئی۔ ملکہ مومی نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے رکھے اور پھر خود ہی ان ہاتھوں پر اس طرح جھک گئی کہ اس کا سر ہاتھوں پر ٹک گیا۔

"کارسائی۔ کارسائی۔ کارسائی۔ آ جاؤ۔ کارسائی۔ میں تمہاری مطلوبہ بھینٹ دینے کے لئے تیار ہوں"...... ملکہ مومی نے یکلخت چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ نجانے کتنی دیر وہ اس انداز میں جھکی کارسائی کو بلاتی رہی کہ اچانک کمرے میں موجود روشنی یکلخت مدھم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک ایسی نسوانی چیخ سنائی دی جیسے کوئی عورت کسی گہرے کنوئیں کی تہہ میں چیخ رہی ہو۔ پھر یہ آواز آہستہ آہستہ بلند ہوتی چلی گئی جیسے چیخنے والی کنوئیں کی سطح کے قریب آتی جا رہی ہو۔

"کارسائی حاضر ہے ملکہ مومی"...... اچانک وہی نسوانی آواز سنائی دی تو ملکہ مومی نے یکلخت سر اٹھایا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اس نے دیکھا کہ جہاں تھوڑی دیر پہلے مارسوما موجود تھا اب وہاں ایک نوجوان اور خوبصورت عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ عورت قدیم دور

کے تیز نقوش کی مالک تھی۔ اسے دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا جیسے
صدیوں پہلے کے کسی معبد کی کوئی پجارن دوبارہ زندہ ہو کر آ گئی
ہو۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا قدیم دور کا لبادہ تھا۔

" کارسائی۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے"۔
ملکہ مومی نے کہا۔

" ہاں ملکہ مومی۔ مجھے معلوم ہے۔ کارسائی سے کیا چھپا رہ سکتا
ہے اور مارسوما نے تمہیں صحیح بتایا ہے کہ مامار کے دشمنوں کا مقابلہ
کارسائی ہی کر سکتی ہے"...... اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اس کی آواز میں بے پناہ لوچ تھا۔

" پھر تم بتاؤ کہ تم کس طرح شیطان کے ان دشمنوں کے خلاف
ہماری مدد کر سکتی ہو"...... ملکہ مومی نے کہا تو کارسائی بے اختیار
ہنس پڑی۔

" ملکہ مومی۔ شیطان کے ایسے دشمنوں سے تو دنیا بھری پڑی ہے
اس لئے یہ حوالہ نہ دو۔ تمہارے اس کابوس جادو کے خاتمہ سے
شیطان کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ تم اپنی بات کرو"...... کارسائی نے
کہا۔

" دیکھو کارسائی۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کابوس جادو صدیوں سے
لوگوں کو اور خصوصاً عورتوں کو گمراہ کرنے کا کام کر رہا ہے اور اس
طرح کابوس جادو شیطان کا سب سے مؤثر ہتھیار ہے۔ اگر یہ ہتھیار
ختم ہو گیا تو ظاہر ہے شیطان پر اس کا اثر پڑے گا"...... ملکہ مومی نے

کہا۔

" ملکہ مومی تمہاری بات درست ہے لیکن تم خود سوچو کہ کیا
کابوس جادو ختم ہو جانے کے بعد گمراہی کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔
نہیں ملکہ مومی۔ شیطان کے پاس ایسے ہزاروں نظام ہیں جو اپنے اپنے
انداز میں کام کر رہے ہیں جن میں ایک نظام کابوس جادو ہے۔ لیکن
یہ بات تم ذہن سے نکال دو کہ کابوس جادو ختم ہو جانے کے بعد
گمراہی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ البتہ بڑے شیطان کو لارڈ جیکسن اور
یہودیوں کے درمیان ہونے والا معاہدہ بے حد پسند آیا ہے۔ اگر پوری
دنیا میں اور خصوصاً مسلم ممالک میں کابوس جادو کے اڈے کام
کرنے لگ جائیں تو شیطانی طاقتیں بے حد طاقتور ہو جائیں گی اور
روشنی کی طاقتیں بے بس ہو جائیں گی اور شیطان یہی چاہتا ہے اور
اس بنا پر اس نے مجھے یہاں آنے کی اجازت دی ہے اور میں نے بھی
اسی لئے اس سلسلے میں کام کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے ورنہ تم
جانتی ہو کہ کارسائی بہت اونچی سطح پر کام کرتی ہے"...... کارسائی نے
کہا۔

" تو پھر مجھے بتاؤ کہ تم ان کا خاتمہ کیسے کرو گی"...... ملکہ مومی
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" شیطانی قانون کے مطابق پہلے تمہیں مجھے بھینٹ دینا ہو گی"۔
کارسائی نے کہا۔

" ہاں۔ بتاؤ کیا بھینٹ لو گی"...... ملکہ مومی نے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کوشان کی بھینٹ لوں گی"...... کارسائی نے کہا تو ملکہ مومی بے اختیار اچھل پڑی۔

" کوشان کی۔ لیکن وہ تو اس وقت لارڈ جیکسن کے روپ میں ہے۔ اگر تم نے اس کی بھینٹ لے لی تو پھر لارڈ جیکسن غیر محفوظ ہو جائے گا"...... ملکہ مومی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" لارڈ جیکسن کا اس وقت تک کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ملکہ مومی جب تک مامار قائم ہے اور بڑے شیطان نے لارڈ جیکسن کو براہ راست ان سے مقابلہ کرنے سے روک دیا ہے اور تم نے دیکھا کہ یہ لوگ بھی لارڈ جیکسن کی طرف جانے کی بجائے مامار کی طرف آئے ہیں۔ روشنی کی بڑی طاقتوں نے ان کی درست رہنمائی کی ہے کہ مامار کا خاتمہ کر کے سواگی حاصل کر لو تو کابوس نظام خود ہی ختم ہو جائے گا اس لئے لارڈ جیکسن کو ویسے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے"۔ کارسائی نے کہا۔

" لیکن کوشان تو کابوس جادو کی بہت بڑی طاقت ہے۔ وہ لارڈ جیکسن کا نائب ہے۔ تم کسی اور کی بھینٹ لے لو"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے اسی کی بھینٹ چاہئے۔ بولو۔ ورنہ میں واپس چلی جاتی ہوں۔ پھر تم جانو اور تمہارا نظام"...... کارسائی کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

" تم آخر کوشان کی بھینٹ لینے کے لئے کیوں بضد ہو۔ کیا تمہیں اس سے کوئی خاص دشمنی ہے"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" ہاں۔ بڑے شیطان کے دربار میں کوشان مجھ پر سبقت لے جانے کی کوششیں کرتا رہتا ہے۔ وہ خود میری جگہ لینا چاہتا ہے۔ مجھے موقع نہ مل رہا تھا۔ اب موقع ملا ہے تو میں یہ کانٹا ہمیشہ کے لئے نکال دینا چاہتی ہوں"۔ کارسائی نے کہا۔

" لیکن کوشان تو مجھ سے بھی بڑی طاقت ہے۔ میں اس کی بھینٹ کیسے دے سکتی ہوں"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" تم مامار کی ملکہ ہو اور مامار مرکز ہے۔ تم اس حیثیت سے لارڈ جیکسن کی بھی بھینٹ دے سکتی ہو۔ تم صرف ہاں کر دو باقی کام میں خود کر لوں گی"...... کارسائی نے کہا۔

" لیکن ایسا نہ ہو کہ لارڈ جیکسن یا بڑا شیطان مجھ سے ناراض ہو جائے"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ یہ میری ذمہ داری ہے"...... کارسائی نے جواب دیا۔

" تم ان کے مقابل کیا حربہ استعمال کرو گی"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" مارسوما نے درست بات کی تھی۔ میں تاشیہ کی جگہ لے لوں گی اور اس طرح وہ لوگ مجھے نہ سمجھ سکیں گے اور میں صرف ایک انگلی لگا کر انہیں ہلاک کر دوں گی"...... کارسائی نے کہا۔

"سوچ لو۔ اس طرح بھینٹ لینے کے بعد اگر تم ناکام رہی تو پھر تم خود فنا ہو جاؤ گی"....... ملکہ مومی نے کہا۔

"تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتی ملکہ مومی ورنہ ایسی بات نہ کرتی۔ تم دیکھنا کہ میرے سامنے یہ دشمن دوسرا سانس بھی نہ لے سکیں گے"....... کارسائی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور بھینٹ لے لو"....... ملکہ مومی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کارسائی کے حلق سے ایسی آواز نکلی جیسے کوئی عورت انتہائی مسرت کے عالم میں قلقاری مار کر ہنستی ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گئی اور ملکہ مومی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔ پھر تھوڑی دیر بعد کارسائی دوبارہ نظر آنے لگی تو اس نے ہاتھ میں بہت ہی خوفناک پھن والا سیاہ اور سنہری رنگ کا سانپ پکڑا ہوا تھا اور وہ اس کا سر اس طرح چبا رہی تھی جیسے بچے چیونگم چباتے ہیں۔ اس کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سارا سانپ کھا گئی اور پھر اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا منہ صاف کر لیا۔

"اب میں مطمئن ہوں ملکہ مومی اور اب تم دیکھنا کہ تمہارے دشمنوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ لیکن تم ایسا کرو کہ مامار میں چلی جاؤ۔ میں انہیں گھیر کر کھنڈرات میں لے آتی ہوں اور پھر انہیں وہاں ہلاک کر دوں گی تاکہ ان کے بچ نکلنے کا کوئی امکان باقی نہ رہے"....... کارسائی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو"....... ملکہ مومی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کارسائی یکلخت غائب ہو گئی اور اسی لمحے کمرہ تیز روشنی سے بھر گیا۔ ملکہ مومی آہستہ سے اٹھی اور پھر مڑ کر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اس کے کانوں میں ایک خوفناک پھنکار کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے پلٹی اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک گئی کہ اب دیوار پر سانپ کی تصویر کی بجائے لارڈ جیکسن کا ہیولا نظر آ رہا تھا۔

"آقا آپ"....... ملکہ مومی تیزی سے مڑی اور پھر دوزانو ہو کر دیوار کے سامنے بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم نے کارسائی کو اجازت دی تھی کہ وہ میرے نائب کوشان کی بھینٹ لے لے"....... لارڈ جیکسن کی انتہائی غضبناک آواز سنائی دی۔

"ہاں آقا۔ کیونکہ کارسائی ہی پاکیشیائی دشمنوں کا خاتمہ کر سکتی ہے ورنہ یہ پاکیشیائی دشمن مامار کا خاتمہ کر کے پورے کابوس جادو کو ہی ختم کر دیں گے اور اس طرح آپ کی زندگی بھی داؤ پر لگ جاتی اس لئے مجبوراً مجھے کوشان کی بھینٹ دینی پڑی"....... ملکہ مومی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کارسائی شیطان کی سب سے بڑی قوت ہے۔ تم نے اسے کیوں بلایا تھا۔ کیا کابوس جادو اس قدر حقیر اور کمزور ہو گیا ہے کہ اس کے

پاس کوئی طاقت باقی نہیں رہی جو دشمنوں کا مقابلہ کر سکے۔ بولو۔ جواب دو"...... لارڈ جیکسن کا لہجہ اسی طرح غضب آلود تھا۔

" مارسوما کو میں نے پہلے بلایا تھا آقا۔ لیکن وہ بھی سوائے آئیں بائیں شائیں کرنے کے اور کچھ نہ کر سکا اور اس نے ہی کارسائی کا مشورہ دیا تھا اور آپ جانتے ہیں کہ جب مارسوما مقابلے پر نہ اترے تو پھر کون اتر سکتا ہے"...... ملکہ مومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور اگر کارسائی ناکام ہو گئی تو پھر تم کیا کرو گی"...... لارڈ جیکسن کے لہجے میں غراہٹ بڑھ گئی تھی۔

" اول تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ کارسائی شیطان کی سب سے خوفناک، خطرناک اور عیار طاقت ہے لیکن اگر وہ ناکام رہی تو پھر مجبوراً مجھے سامنے آنا پڑے گا"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" تو تم اب کیوں سامنے نہیں آئی۔ وجہ بتاؤ۔ کیا تم دشمنوں سے خوفزدہ ہو"...... لارڈ جیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں مامار کو کھلا چھوڑنا نہیں چاہتی تھی آقا"...... ملکہ مومی نے کہا۔

" سنو۔ تم نے کوشان کی بھینٹ دے کر مجھے کمزور کیا ہے اس لئے اب تمہاری سزا یہی ہے کہ اگر کارسائی ناکام ہوئی تو پھر تم بھی اس کے ساتھ ہی ناکام سمجھی جاؤ گی اور تم پر بھی وہی سزا نافذ ہو جائے گی جو کارسائی کو ملے گی اور پھر تمہاری جگہ تمہاری نائب پاکاری کو دے دی جائے گی۔ یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے"۔ لارڈ جیکسن

نے انتہائی پھنکار دار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ جیکسن کا ہیولا دیوار سے غائب ہو گیا تو ملکہ مومی نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گئی۔ اسے یقین تھا کہ کارسائی ہر حالت میں کامیاب رہے گی اس لئے اس پر لارڈ جیکسن کی اس دھمکی کا کوئی اثر نہ ہوا تھا اور پھر اس نے اس جگہ کو چھوڑ کر کھنڈرات میں جانے کی تیاری کرنا شروع کر دی۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑے کمرے میں موگاسی کی رہائش گاہ میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے وہی موگاسی جس کا ریفرنس کنگ ڈان نے دیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ واقعی افریقی تھا اور اس کے جسم پر افریقی انداز کا لباس تھا۔ البتہ اس کے سر پر ایک عجیب سی ٹوپی رکھی ہوئی تھی۔ ایسی ٹوپی کہ یوں لگتا تھا جیسے اس نے سر کے گرد مفلر لپیٹ رکھا ہو لیکن یہ مفلر نہ تھا بلکہ باقاعدہ ٹوپی تھی جو اس انداز میں بنی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور ان میں تیز چمک تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ موگاسی ہے۔ چنانچہ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں"...... تعارف اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد موگاسی نے کہا اور خود بھی وہ سامنے پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی

لمحے دروازہ کھلا اور ایک ملازم ٹرے میں مشروبات کی بوتلیں رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ایک بوتل عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھی اور آخر میں ایک بوتل اس نے موگاسی کے سامنے رکھی اور واپس چلا گیا۔

"آپ سے کنگ ڈان کی بات ہوئی تھی ہمارے متعلق"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کابوس جادو کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ نے ابھی تک اصل ہدف کی طرف توجہ ہی نہیں کی"...... موگاسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل اٹھا لی۔ عمران نے بھی بوتل اٹھائی اور مشروب سپ کرنا شروع کر دیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہ عام سا بازاری مشروب تھا۔

"اصل ہدف۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا پہلے ٹارگٹ لارڈ جیکسن تھا جو ہاکو میں رہا ہے۔ پھر آپ کی رہنمائی سواگی کے حصول کے لئے کی گئی۔ سواگی جو کابوس جادو کے مرکز مامار میں موجود ہے اور مامار بغداد میں بابل کے قدیم کھنڈرات میں ہے۔ آپ نے اگر سواگی حاصل کرنی ہے تو آپ ان کھنڈرات میں جائیں۔ وہاں مامار کو اوپن کریں اور سواگی حاصل کر لیں لیکن آپ ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ کبھی آپ بل کو پکڑ کر ہلاک کر رہے ہیں اور کبھی ہارب سے پوچھ گچھ کر

رہے ہیں۔ یہ تو انتہائی غیر ضروری لوگ ہیں۔ آپ جب تک مامار کو تسخیر نہیں کریں گے آپ کو سواگی تو نہیں مل سکتی"...... موگاسی نے جواب دیا۔

" گو ہم نے پہلے بابل کے کھنڈرات نہیں دیکھے لیکن مجھے اندازہ ہے کہ یہ کھنڈرات انتہائی وسیع ایریئے میں ہیں اور ظاہر ہے وہاں جا کر صرف دیکھنے سے تو مامار کا علم نہیں ہو جائے گا۔ مجھے مامار کے لئے رہنمائی چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ مامار والے خود آپ سے خوفزدہ ہیں اس لئے تو وہ آپ کو کھنڈرات تک پہنچنے سے روکنے کی مسلسل اور سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ آپ جب وہاں جائیں گے تو خود بخود وہ لوگ آپ سے ٹکرا جائیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ آپ نے خود سوچنا ہے"...... موگاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کبھی گئے ہیں ان کھنڈرات میں"...... عمران نے کہا تو موگاسی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں عمران صاحب۔ وہ براہ راست پوچھ لیں۔ اس طرح گھما پھرا کر بات نہ کریں۔ آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ میں اس مامار کی لوکیشن سے واقف ہوں یا نہیں تو میرا جواب یہ ہے کہ میں اس سے واقف نہیں ہوں لیکن واقف ہو سکتا ہوں" موگاسی نے کہا۔

"پہلے یہ بتائیں کہ آپ کا تعلق کس مذہب سے ہے"...... عمران

نے کہا۔

" میرا تعلق افریقہ کے ایک قدیم مذہب شاکار سے ہے اور شاکار دیوی آسمانوں کی ملکہ کہلائی جاتی ہے"...... موگاسی نے کہا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ پلیز معلوم کر کے ہمیں بتائیں کہ کھنڈرات میں مامار کہاں ہے اور اس کے بارے میں مزید تفصیلات مہیا ہوں تو وہ بھی معلوم کر دیں"...... عمران نے کہا۔

" پھر مجھے کچھ دیر کے لئے اجازت دیں"...... موگاسی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر آپ کو تکلیف ہو تو اس کے لئے پیشگی معذرت خواہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ نہ مجھے آپ سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی کابوس جادو سے۔ میں تو صرف کنگ ڈان کی وجہ سے آپ کی مدد کر رہا ہوں۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں"...... موگاسی نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" عمران صاحب۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ ہم کسی مسلمان روحانی شخصیت سے رابطہ کریں"...... صفدر نے کہا۔

" اس معاملے میں مجھے بڑے تلخ تجربات ہو چکے ہیں اس لئے کسی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا تو صفدر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد موگاسی واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔

" عمران صاحب۔ میں نے آپ کے مطلب کی بات معلوم کر لی ہے اور مجھے اتنا معلوم ہوا ہے کہ کھنڈرات میں ایک سیاہ رنگ کا کھنڈر ہے۔ وہاں مامار ہے لیکن ایک ایسی شخصیت کے بارے میں معلوم ہوا ہے جو مامار کے بارے میں بہت گہرائی میں جانتی ہے اور وہ شخصیت ہے میڈم تاشیہ کی۔ میڈم تاشیہ اور ان کے شوہر دونوں یہاں کی نیشنل یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور میڈم تاشیہ کا سبجیکٹ خصوصی طور پر کابوس جادو اور اس کا مرکز مامار ہے اس لئے اگر آپ میڈم تاشیہ سے رابطہ کر لیں تو وہ آپ کے لئے انتہائی مددگار ثابت ہو سکتی ہے"...... موگاسی نے کہا۔

" یہ میڈم تاشیہ کہاں مل سکیں گی"...... عمران نے کہا۔

" وہ اپنے شوہر کے ساتھ ان دنوں ہوٹل خیابان میں رہ رہی ہیں"...... موگاسی نے کہا۔

" کیا وہ یہاں سے باہر کی رہنے والی ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" نہیں۔ رہنے والی تو وہ بغداد کی ہی ہیں لیکن جب بھی انہیں کسی معاملے میں غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ملاقاتوں سے بچنے اور گھریلو مصروفیات سے الگ رہنے کے لئے ہوٹل میں ٹھہرتی ہیں۔ ان دنوں وہ ہوٹل خیابان کے کمرہ نمبر بارہ پہلی منزل میں قیام پذیر ہیں۔ پہلے ان کے شوہر ان کے ساتھ رہتے تھے لیکن کل وہ کسی انتہائی ایمرجنسی سلسلے میں گریٹ لینڈ چلے گئے ہیں اور اب میڈم

تاشیہ وہاں اکیلی رہتی ہیں"...... موگاسی نے کہا۔

" ان سے کس حوالے سے ملا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" مجھے تو یہ معلوم نہیں۔ آپ بہرحال کوشش کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی مدد کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نہ کریں۔ مجھے تو صرف اشارہ ملا ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے"...... موگاسی نے کہا۔

" اوکے۔ آپ نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے اس کے لئے میں بے حد مشکور ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں بیٹھے واپس جا رہے تھے۔

" عمران صاحب۔ عجیب بھول بھلیوں میں پھنس گئے ہیں۔ ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے کی طرف ہمیں دھکیلا جا رہا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" ویسے اس موگاسی کی بات ٹھیک ہے۔ ہمیں کھنڈرات کی طرف توجہ کرنی چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

" کھنڈرات سے ہمیں کچھ نہیں ملنا۔ یہاں کے کھنڈرات کے لئے کسی ایسی رہنمائی کی ضرورت ہے جو کسی حد تک اسے ہم پر اوپن کر سکے"...... عمران نے کہا اور اس کی بات پر سب نے سر ہلا دیئے۔

" اب کیا آپ ہوٹل خیابان جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اس میڈم تاشیہ سے بھی مل لیا جائے۔ شاید کوئی کام کی بات معلوم ہو سکے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک موڑ پر

کار کا رخ بائیں طرف کو موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار آٹھ منزلہ شاندار خیابان ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ کے اندر داخل ہوئی اور عمران نے کار کو ایک سائیڈ پر بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ کی طرف موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرہ نمبر بارہ کے سامنے موجود تھے۔ سائیڈ پلیٹ پر میڈم تاشیہ کا نام اور اس کے نیچے ڈگریاں اور نیشنل یونیورسٹی بغداد کا نام موجود تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "...... اندر سے انتہائی مترنم اور لوچ دار نسوانی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) "...... عمران نے کہا۔

" کون علی عمران۔ سوری۔ میں کسی علی عمران کو نہیں جانتی۔ آپ مینجر صاحب سے جا کر ملیں۔ وہ پہلے مجھے آپ کا تعارف کرائے گا پھر میں سوچوں گی کہ آپ سے ملوں یا نہیں "...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور ہم نے مامار کے سلسلے میں آپ سے رہنمائی حاصل کرنی ہے "...... عمران نے کہا۔

" مامار۔ اوہ۔ ایک منٹ "...... دوسری طرف سے چونک کر گیا اور پھر کٹک کے ساتھ ہی ڈور فون بند ہو گیا۔ چند لمحوں

دروازہ کھلا تو عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہاں ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔ وہ واقعی ملکہ حسن کہلائے جانے کی حقدار تھی۔ البتہ اس کے جسم پر مکمل لباس تھا۔

" اوہ۔ آپ واقعی ایشیائی ہیں۔ آیئے تشریف لایئے "...... اس لڑکی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اندر داخل ہوا۔ اس کے بعد اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہوئے تو لڑکی نے دروازہ بند کر دیا۔

" آئی ایم سوری۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کون ہیں اس لئے میں نے دروازہ نہیں کھولا تھا کیونکہ مجھے بہرحال محتاط رہنا پڑتا ہے "۔ اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کا ہی نام میڈم تاشیہ ہے یا آپ ان کی صاحبزادی ہیں "...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی۔

" آپ کی حیرت بجا ہے۔ میں ہی میڈم تاشیہ ہوں۔ آپ شاید مجھے بوڑھی عورت تصور کر رہے ہوں گے یا زیادہ سے زیادہ آپ کے ذہن کے مطابق میں ادھیڑ عمر ہوں گی لیکن اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ سب ہی مجھے ایسی سمجھتے ہیں۔ ویسے میری عمر کافی ہے آپ کے تصور کے مطابق۔ لیکن میں نے ایک خصوصی علم کے ذریعے اپنی عمر کو ایک خاص حد پر روک لیا ہے اس لئے میری عمر کے اثرات میرے جسم پر نہیں پڑتے اور میں سو سال کی عمر میں بھی ایسی ہی رہوں گی

اور اگر مجھے زندہ رہنے کا موقع ملا تو ہزار سال کی عمر میں بھی ایسی ہی رہوں گی"...... تاشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ ایسا علم تو انتہائی فائدہ مند ہے۔ آپ نے اسے رجسٹرڈ کروایا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو تاشیہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" یہ علم ابھی میری ذات تک محدود ہے۔ بہرحال آپ نے مامار کا ذکر کیا ہے۔ پہلے یہ تو بتائیں کہ آپ کو مامار سے کیا دلچسپی ہے"۔ تاشیہ نے کہا۔

" آپ کے شوہر بھی اسی طرح کم عمر ہیں یا وہ ادھیڑ عمر ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" وہ میرے شوہر ہیں۔ باپ نہیں۔ اس لئے وہ بھی میرے جیسے ہی ہیں۔ عمر تو ان کی بھی کافی ہے لیکن دیکھنے میں وہ ینگ ہی لگتے ہیں"...... تاشیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تو آپ کی یونیورسٹی والے نجانے آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

" انہیں اس علم سے دلچسپی ہے جو میرے ذہن میں موجود ہے۔ میرے جسم سے کوئی دلچسپی نہیں اور اصولاً ہونا بھی ایسے ہی چاہئے"۔ تاشیہ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ہم پاکیشیا سے یہاں مامار کے خلاف کام کرنے آئے ہیں۔ کیا

آپ اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" خلاف۔ کیا مطلب۔ کیوں"...... تاشیہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ہم مسلمان ہیں اور یہودی ہم مسلمانوں کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں اور یہودی کابوس جادو والوں سے مل کر پوری دنیا میں اور خصوصاً مسلم ممالک میں کابوس معبد قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ مذہبی بنیادوں پر ان معبدوں کو مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا گڑھ بنا سکیں اور ہم نے اس مشن کو روکنا ہے اس لئے ہم اس کابوس جادو کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہیں اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس کا مرکز جسے مامار کہا جاتا ہے وہ بابل کے مشہور کھنڈرات میں ہے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اس کے لئے تو آپ کو سواگی حاصل کرنا ہو گی۔ اس کے بغیر تو کابوس جادو کا نظام ختم نہیں ہو سکتا"...... تاشیہ نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کر سکیں تو ہم آپ کے مشکور ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

" آپ کو کس نے میرا ایڈریس دیا ہے"...... تاشیہ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ایک افریقی صاحب ہیں موگاسی۔ انہوں نے"...... عمران نے

" ہونہہ ۔ دیکھئے مسٹر عمران ۔ میں لامذہب ہوں لیکن میں ہر مذہب کا احترام کرتی ہوں ۔ صرف احترام اور کابوس جادو میرا خاص سبجیکٹ ہے اور میں اس بارے میں اتنا کچھ جانتی ہوں جتنا شاید کابوس جادو کا سربراہ لارڈ جیکسن اور مامار کی سربراہ ملکہ مومی بھی نہ جانتی ہو گی لیکن میں چاہوں تو آپ آسانی سے سوا گی حاصل کر سکتے ہیں لیکن سوری مسٹر عمران ۔ میں آپ کی مدد کیوں کروں ۔ مجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا" ...... تاشیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کس قسم کا فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" دیکھیں عمران صاحب ۔ میرا تعلق ایک ایسی طاقت سے ہے جس سے میں نے یہ علم حاصل کیا ہے کہ آپ مجھے دیکھ کر حیران رہ گئے ہیں ۔ یہ طاقت کابوس جادو کی حامی طاقت ہے اس لئے میں کھل کر آپ کی مدد کر ہی نہیں سکتی حالانکہ آپ سے ملاقات کے بعد میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی مدد کروں لیکن میں اس لئے مجبور ہوں کہ جب تک آپ میری فرمائش پوری نہیں کریں گے میں ایسا نہیں کر سکتی" ۔ تاشیہ نے کہا۔

" آپ کی فرمائش کا کچھ علم تو ہو" ...... عمران نے کہا۔

" آپ کا ایک افریقی ملازم ہے جوزف ۔ آپ اسے مجھے بخش دیں ۔ میں آپ کو مامار کے اندر لے جاؤں گی" ...... تاشیہ نے کہا۔

" وہ میرا ملازم نہیں ہے اور نہ ہی میرا غلام ہے کہ میں اسے کسی

بخش سکوں ۔ وہ میرا ساتھی ہے اور خود افریقہ کا پرنس ہے ۔ ہاں اگر خود آپ کے ساتھ رہنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا" ۔ ران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ اس سے پوچھ لیں ۔ اگر وہ آپ کو چھوڑ کر میرا ۃھ دے تو میں آپ کی مدد کروں گی ورنہ نہیں" ...... تاشیہ نے دو ک جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ جوزف میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہی ہیں" ...... عمران نے ا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ جوزف میں بے حد پراسرار صلاحیتیں ہیں ن سے فائدہ اٹھا کر میں اس دنیا کی بہت بڑی طاقت بن سکتی ہوں ۔ پ یہ نہ سوچیں کہ میں کسی شیطانی نظام کی طاقت بننے کی بات کر ی ہوں بلکہ میں افریقہ کی ایک قدیم دیوی کا روپ حاصل کرنا ہتی ہوں ۔ اس دیوی کا نام زوالا ہے اور یہ افریقہ کی سب سے اقتور دیوی ہے ۔ اس کا معبد افریقہ کا سب سے بڑا معبد سمجھا جاتا ہے کن وہاں کوئی اجنبی کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا جب تک ے کسی ایسے آدمی کا سہارا حاصل نہ ہو جو افریقہ کا وچ ڈاکٹر تو نہ ہو کن دیوی زوالا کا پسندیدہ آدمی ہو اور جوزف ایسا آدمی ہے" ۔ تاشیہ نے کہا۔

" کیا میں جوزف کو یہیں بلوا لوں یا آپ ہمارے ساتھ ہماری ہائش گاہ پر چلیں گی جہاں جوزف ہے" ...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں۔ ویسے اگر آپ میری امداد چاہتے ہیں تو آپ کو میری شرط پوری کرنا ہو گی ورنہ آپ سے دوستی نہیں ہو سکتی اور کچھ نہیں"...... تاشیہ نے صاف اور دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں فون استعمال کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کر لیں"...... تاشیہ نے میز پر رکھا ہوا فون عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"ہوٹل خیابان کے کمرہ نمبر بارہ میں آ جاؤ۔ یہاں ایک محترمہ تمہاری بے حد پرستار ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا نام ہے ان کا"...... جوزف نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میڈم تاشیہ"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... تاشیہ نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہم جس مشن پر ہیں اس میں بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے اور کسی اجنبی سے کچھ نہیں کھایا پیا جاتا۔ امید ہے آپ ناراض

نہیں ہوں گی"...... عمران نے کہا تو تاشیہ بے اختیار مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ذہن میں کیا ہے"۔ تاشیہ نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو تاشیہ اٹھی اور اس نے ڈور فون کا رسیور اٹھا کر بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... تاشیہ نے پوچھا۔

"یہاں باس عمران ہوں گے۔ میرا نام جوزف ہے"...... ڈور فون سے آواز سنائی دی۔

"ٹھہرو"...... تاشیہ نے کہا اور پھر رابطہ ختم کر کے اس نے رسیور واپس اس کی مخصوص جگہ پر رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر جوزف تھا۔

"اندر آ جاؤ"...... تاشیہ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو جوزف ہونٹ بھینچے اندر داخل ہوا اور تاشیہ نے دروازہ بند کر دیا۔

"آؤ"...... تاشیہ نے کہا اور اس کمرے کی طرف بڑھ آئی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ جوزف تاشیہ کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا عمران کے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ تاشیہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"جوزف۔ تاشیہ کا کہنا ہے کہ میں تمہیں اسے بخش دوں کیونکہ یہ تمہارے ذریعے زوالا دیوی کی طاقتیں حاصل کرنا چاہتی ہے۔ میں

نے اسے کہہ دیا ہے کہ جوزف اپنی مرضی کا مالک ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے بدلے میں یہ آپ کا کیا کام کرے گی"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے کہ جوزف کا ردعمل ان کی توقع کے مطابق نہ تھا۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ جوزف اس بات سے مشتعل ہو جائے گا کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ جوزف کا عمران سے کس قدر گہرا اور قلبی تعلق ہے۔

"ہمارے مشن میں ہماری مدد کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر یہ مدد کرے تو میں اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں اسے زوالا معبد کی سب سے بڑی پجارن بنوا سکتا ہوں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن پھر تمہیں عمران کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑے گا"۔ تاشیہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور میں ایسا کر گزروں گا"۔ جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن پہلے تمہیں اس کا عہد کرنا ہو گا۔ فادر جوشوا کا عہد"۔ تاشیہ نے کہا۔

"میں فادر جوشوا کا عہد کرتا ہوں کہ اگر تم نے باس عمران کا کام کر دیا تو میں باس عمران کو چھوڑ کر تمہارا ساتھ دوں گا"...... جوزف

نے فوراً ہی ہاتھ اٹھا کر عہد کرتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے دماغ حقیقت میں چکرانے لگ گئے تھے جبکہ عمران خاموش بیٹھا صرف مسکرا رہا تھا۔

"جوزف کیا تم ہوش میں ہو"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"میں پوری طرح ہوش میں ہوں مسٹر صفدر۔ اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ آپ نہیں جانتے اس لئے بہتر ہے کہ آپ بھی باس کی طرح خاموش رہیں"...... جوزف نے سخت اور کھردرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں آپ لوگوں کی بھرپور مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آئیے میرے ساتھ۔ ہمیں بابل کے کھنڈرات میں جانا ہو گا"...... تاشیہ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں جا کر ہم کیا کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں مامار مرکز کو اوپن کر دوں گی اور آپ سواگی حاصل کر لیں گے۔ اس کے بعد میں جوزف کو ساتھ لے کر افریقہ چلی جاؤں گی"...... تاشیہ نے کہا۔

"لیکن کیا کابوس جادو کی طاقتیں اتنی آسانی سے یہ سب کچھ ہونے دیں گی"...... عمران نے کہا۔

"میری موجودگی میں وہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ آئیے میرے ساتھ"...... تاشیہ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ مجھے اس بارے میں تفصیل بتائیں پھر ہم وہاں بھی پہنچ

جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ یہ نظام بنیادی طور پر سانپوں پر مبنی ہے۔ اس کی سب طاقتیں بنیادی طور پر سانپ ہیں۔ مامار مرکز میں بھی تمام طاقتیں سانپ ہیں اور میں فطری طور پر کاروگی ہوں۔ کاروگی کے بارے میں اگر آپ نہ جانتے ہوں تو جوزف سے پوچھ لیں۔ کاروگی ایسا انسان ہوتا ہے جس کے جسم سے ایسی خوشبو قدرتی طور پر نکلتی ہے جس سے سانپ دور بھاگتے ہیں اس لئے جب میں آپ کے ساتھ ہوں گی تو کوئی کابوس سانپ آپ کے نزدیک ہی نہیں آسکے گا اور اس طرح آپ آسانی سے سواگی حاصل کر لیں گے"...... تاشیہ نے کہا۔

"کیا میڈم تاشیہ درست کہہ رہی ہیں جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس حد تک تو درست کہہ رہی ہے کہ کاروگی ایسی ہی طاقت ہوتی ہے۔ باقی اس کی بات کا وہاں پہنچنے پر ہی تجربہ ہو سکتا ہے"...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور تاشیہ بھی۔

"جوزف۔ تم میرے ساتھ کار میں چلو گے"...... تاشیہ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... جوزف نے کہا تو صفدر سمیت سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ان میں سے کسی کی سمجھ میں جوزف

کا رویہ نہ آرہا تھا لیکن جس طرح جوزف نے صفدر کو جواب دیا تھا اس وجہ سے وہ سب خاموش تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار ہوئے جبکہ جوزف تاشیہ کے ساتھ دوسری کار میں سوار ہو گیا اور تاشیہ کی کار ان سے آگے چل رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ سب کیا ہے۔ جوزف کچھ بتا ہی نہیں رہا"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔ مجھے کیا معلوم"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ آپ کو لازماً معلوم ہو گا۔ ہمارے خیال کے مطابق تو جوزف ایسا ہو ہی نہیں سکتا جیسا وہ اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہر انسان دوہری شخصیت کا مالک ہوتا ہے اس لئے کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے اس بار ایسے لہجے میں جواب دیا جس سے عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کو بھی جوزف کا رویہ پسند نہیں آیا۔ دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں بابل کے قدیم کھنڈرات کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ان قدیم کھنڈرات کے آغاز میں پہنچ کر رک گئے۔ وہاں اور بھی بے شمار کاریں موجود تھیں اور غیر ملکی سیاح سینکڑوں کی تعداد میں ان کھنڈرات میں گھومتے پھر رہے تھے۔ گائیڈ انہیں کھنڈرات کی تاریخ کے بارے میں بتا رہے تھے اور وہ لوگ

فوٹو کھینچ رہے تھے اور ایک ایک جگہ کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے وہ آج سے صدیوں پہلے کے دور میں پہنچ گئے ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی کار سے اترے تو دوسری کار سے تاشیہ اور جوزف بھی نیچے اتر آئے۔

"آئیے عمران صاحب۔ ویسے جوزف نے راستے میں مجھے یقین دلا دیا ہے کہ وہ مجھے زوالا دیوی کے معبد میں داخل کرا دے گا اس لئے میں خوش ہوں کہ میری دیرینہ حسرت پوری ہو جائے گی۔ ویسے مجھے اس کابوس جادو اور اس کے نظام سے صرف علم کی حد تک دلچسپی ہے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ قائم رہتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے"...... تاشیہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے آپ نے بہت بڑی قیمت طلب کی ہے۔ بہرحال ہر انسان کی اپنی مرضی ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو تاشیہ بے اختیار مسکرا دی۔ پھر وہ سب تاشیہ کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ کھنڈرات بے حد وسیع تھے اس لئے چلتے چلتے وہ آخرکار ایک ایسے کھنڈر میں پہنچ گئے جو سیاہ رنگ کا بنا ہوا لگتا تھا جیسے یہاں کوئی خوفناک آگ جلتی رہی ہو جس نے پورے کھنڈر کو جلا دیا ہو۔

"یہ ہے مامار کا کھنڈر عمران صاحب"...... تاشیہ نے کہا۔

"اچھا۔ اب تم اسے اوپن کیسے کرو گی"...... عمران نے کہا۔

"ابھی لیں"...... تاشیہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر زمین سے ایک مٹھی سیاہ مٹی کی بھر کر اس

نے زور سے کھنڈر کے ایک حصے پر ماری اور دوسرے لمحے کڑاکے کی آواز سنائی دی اور کھنڈر کا وہ حصہ اس طرح کھلتا چلا گیا جیسے خوفناک زلزلہ آنے سے زمین پھٹ جاتی ہے۔ اب وہاں قدیم دور کی سیڑھیاں نیچے جاتی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہ ہے مامار کا راستہ۔ آئیے"...... تاشیہ نے کہا اور ان سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ پھر وہ پہلے سیڑھیاں اترنے لگی اس کے بعد جوزف تھا، اس کے بعد عمران اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی سیڑھیاں اترنے لگے۔ سیاح وہاں سے بہت دور پیچھے رہ گئے تھے اس لئے وہاں کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک بڑے سے گول کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ کنوئیں نما تھا اور کنوئیں کے درمیان میں ایک چبوترہ تھا جس پر ایک قدیم دور کا منقش صندوق پڑا ہوا تھا۔

"یہ ہے سواگی"...... تاشیہ نے مڑ کر عمران کو بازو سے پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ عمران کے بازو سے ٹکراتا ساتھ کھڑے جوزف کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور تاشیہ چیختی ہوئی اچھل کر اس چبوترے پر موجود صندوق کے اوپر جا گری۔

"خبردار۔ اب اگر تم نے اپنے گندے ہاتھ باس کے جسم سے لگائے تو آنکھیں نکال دوں گا"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کالے حقیر کیڑے"...... تاشیہ نے ایک
جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا خوبصورت چہرہ یکلخت بدل گیا تھا
لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی اچانک جوزف کسی عقاب کی طرح
اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے تاشیہ کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور
اس کا جسم کنوئیں کی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور دوسرے
لمحے عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تاشیہ کا سر
کنوئیں کی دیوار سے ٹکرا کر سینکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا اور
پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی لاش سیاہ رنگ کے دھوئیں میں چھپ
گئی۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہاں ایک تڑا مڑا سا عجیب
الخلقت وجود پڑا ہوا تھا جو چند لمحوں بعد پانی بن کر بہا اور پھر زمین میں
جذب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر خوفناک کڑاکا ہوا اور
اس کے ساتھ ہی ان کے سروں پر موجود چھت اس طرح مل گئی کہ
ہر طرف گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کنواں نما کمرہ
انتہائی خوفناک پھنکاروں سے گونج اٹھا۔ عمران کو یوں محسوس ہو
رہا تھا کہ جیسے وہ اچانک کسی دلدل میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو اور پھر اس
سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کے ذہن پر جیسے تاریک چادر سی پھیلتی چلی
گئی۔

لارڈ جیکسن اپنی محل نما رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں
ی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سائیڈ میز پر ایک انسانی کھوپڑی پڑی ہوئی تھی
ں کی آنکھیں زندہ محسوس ہو رہی تھیں لیکن کھوپڑی کی خستہ حالت
رہی تھی کہ اسے کتنا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ لارڈ جیکسن کی
یں کھوپڑی کی آنکھوں پر جمی ہوئی تھیں۔
"مجھے بتاؤ کارکی کہ پاکیشیائی دشمن کیا کر رہے ہیں اور وہ کہاں
"...... اچانک لارڈ جیکسن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا لیکن اس
پڑی کی طرف سے نہ کوئی جواب آیا اور نہ ہی اس کی حالت میں
ئی فرق آیا تو لارڈ جیکسن اٹھا اور عقبی طرف موجود دروازے کی
ف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور عقبی طرف موجود ایک
ے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کی ایک دیوار میں نصب الماری
لی اور اس میں سے ایک چوڑے منہ والی بوتل اٹھا لی۔ ساتھ ہی

ایک لوہے کا پیالہ ایک اونچے سٹینڈ پر پڑا ہوا تھا۔ اس پیالے کے
نیچے ایک سیاہ رنگ کا ڈبہ سا رکھا ہوا تھا۔ لارڈ جیکسن نے بوتل
کھول کر اس میں موجود سیال پیالے میں ڈالا اور پھر بوتل بند کر کے
اس نے واپس رکھی اور وہ پیالہ سٹینڈ اور پانی سمیت اٹھا لیا۔ اس نے
الماری بند کی اور واپس آ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی
کے قریب سٹینڈ اور اس پر موجود پیالہ رکھا جبکہ سیاہ رنگ کا ڈبہ
ویسے ہی سٹینڈ کے نیچے موجود تھا۔ لارڈ جیکسن نے منہ ہی منہ میں کچھ
پڑھ کر اس سیاہ باکس پر پھونک ماری تو باکس کے درمیان سے نیلے
رنگ کا ایک شعلہ سا نکلا اور پیالے کے پیندے سے ٹکرایا۔ چند
لمحوں تک وقفے وقفے سے یہ شعلہ نکلتا اور بجھتا رہا اور پھر مسلسل جلنے
لگا اور چند لمحوں بعد اس پیالے میں موجود مشروب میں سے نیلے رنگ
کا دھواں سا نکلا لیکن یہ دھواں اوپر چھت کی طرف جانے کی بجائے
پاس پڑی ہوئی انسانی کھوپڑی کے منہ میں داخل ہونا شروع ہو گیا اور
جیسے جیسے دھواں کھوپڑی کے منہ میں داخل ہوتا جا رہا تھا کھوپڑی کی
آنکھوں میں سرخی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جب پیالے میں موجود تمام
محلول دھواں بن کر کھوپڑی کے منہ میں غائب ہو گیا تو سیاہ باکس
میں سے شعلہ نکلنا بھی بند ہو گیا۔

"اب بتاؤ کارکی۔ اب تو میں نے تمہاری خوراک دے دی
ہے"...... لارڈ جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا تم سننا چاہو گے یا دیکھنا چاہو گے"...... اچانک کھوپڑی کے

نہ سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس آواز میں ایسی بازگشت
جود تھی جیسے کھوپڑی کے منہ کے اندر سے نکلنے والی آواز اس کمرے
ی دیواروں سے ٹکرا کر واپس آ رہی ہو۔

"دیکھنا بھی چاہتا ہوں اور سننا بھی"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"تو پھر میرا رخ دیوار کی طرف کر دو"...... کھوپڑی نے کہا تو لارڈ
یکسن نے کھوپڑی کا رخ تبدیل کر دیا اور چند لمحوں بعد اچانک سامنے
وار پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور لارڈ جیکسن کی نظریں
رین پر جم گئیں جو سپاٹ تھی۔ اچانک سکرین پر جھماکا سا ہوا اور
ں کے ساتھ ہی کھنڈرات نظر آنے لگے۔ پھر یہ کھنڈرات کلوز اپ
ہوتے چلے گئے اور اب وہاں پانچ مرد اور ایک خوبصورت لڑکی
جود نظر آنے لگے۔ لڑکی مقامی تھی جبکہ مردوں میں سے ایک
یقی تھا جبکہ باقی چار مرد پاکیشیائی تھے۔

"یہ کون ہیں کارکی۔ تفصیل سے بتاؤ"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"یہ لڑکی کارسائی ہے جو ایک مقامی عورت تاشیہ کے روپ میں
ہے۔ یہ افریقی کے پیچھے چلنے والا آدمی عمران ہے تمہارا دشمن اور
طان کا دشمن نمبر ایک۔ باقی تین اس کے ساتھی ہیں۔ ان کے نام
ور، کیپٹن شکیل اور صدیقی ہیں۔ کارسائی اس افریقی حبشی کو
ل کرنے کے وعدے پر انہیں کھنڈرات میں لے آئی ہے۔ یہاں
انے ملکہ مومی کے ساتھ مل کر ایک فرضی کمرہ بنایا ہے جس میں
ہوئے چبوترے پر ایک چھوٹا سا صندوق رکھا گیا ہے اور اس

صندوق میں ایک فرضی سواگی رکھی گئی ہے۔ کارسائی انہیں اس
کمرے میں لے جائے گی۔ اس کے بعد وہ عمران کا بازو پکڑ کر اس
چبوترے پر چڑھا لے جائے گی۔ عمران پاکیزگی کے حصار میں ہے
لیکن کارسائی کے بازو پکڑتے ہی اس کا پاکیزگی کا حصار ختم ہو جائے
گا اور جب وہ اسے اس چبوترے پر لے جائے گی تو اچانک اس پر حملہ
کر دے گی اور عمران کا ذہن اس کے قابو میں آ جائے گا۔ اس کے بعد
عمران کی مدد سے وہ اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے اس حبشی کو
ذبح کر کے اس کا خون پی جائے گی اور اس طرح اسے بے پناہ طاقتیں
مل جائیں گی۔ عمران کو وہ ملکہ مومی کے حوالے کر کے خود شیطان
کے دربار میں چلی جائے گی۔ ملکہ مومی عمران کو سواگی کی بھینٹ
چڑھا دے گی"...... کارسائی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ لوگ اتنی آسانی سے ان کے ہاتھ لگ جائیں گے۔ کیا ان
کا سوچا ہوا منصوبہ پورا ہو جائے گا"...... لارڈ جیکسن نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"ہاں لارڈ جیکسن۔ یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔ اصل خطرہ اس
افریقی ساحر سے تھا لیکن یہ افریقی ساحر بھی اس بات سے بے خبر ہے
کہ کارسائی کیا کرنے والی ہے اور چونکہ اس نے اس بات پر کارسائی
سے معاہدہ کیا ہے کہ اگر عمران کو سواگی مل جائے تو وہ کارسائی
غلام بن جائے گا اس لئے اب وہ کارسائی کے خلاف حرکت میں نہیں
آ سکتا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے کارسائی کو کوئی خطرہ نہیں

کیونکہ انہیں اصل منصوبے کا علم ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ سیدھے
سادے لوگ ہیں"...... کارسائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے
انہیں زمین پھٹتی اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دینے لگیں۔ کارسائی
کی رہنمائی میں وہ سب سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے جہاں ایک
چبوترے پر ایک چھوٹا سا صندوق رکھا ہوا تھا۔ عمران کی تیز نظریں
اس صندوق پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ تو واقعی ویسے ہی ہو رہا ہے جیسے کارسائی نے سوچا ہے"۔ لارڈ
جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کارسائی نے
عمران کا بازو پکڑ کر اسے چبوترے پر لے جانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی
تھا کہ یکلخت اس افریقی حبشی کا بازو گھوما اور کارسائی چیختی ہوئی اس
چبوترے پر جا گری اور پھر جس طرح بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا
ہے اس طرح جوزف کارسائی پر جھپٹا اور دوسرے لمحے کارسائی کی
گردن اس کے ہاتھ میں جکڑی ہوئی تھی اور جوزف نے بازو کو زوردار
جھٹکا دیا اور کارسائی چیختی اور ہوا میں اڑتی ہوئی سامنے موجود دیوار
سے ایک دھماکے سے جا ٹکرائی اور اس کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں
میں تبدیل ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم دھوئیں میں تبدیل
ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہاں کارسائی کی جگہ ایک
بڑی میڑھی سے کوئی بکروہ چیز پڑی ہوئی تھی جو یکلخت پانی بن کر بہی
اور پھر اس کمرے کی زمین میں جذب ہو گئی۔ یہ سب کچھ اس قدر
تیزی سے ہوا کہ لارڈ جیکسن صرف پلکیں جھپکتا رہ گیا۔ پھر اچانک

اس کمرے کی چھت بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر یکلخت
گھپ اندھیرا سا چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دیں
جیسے ہزاروں لاکھوں سانپ مل کر پھنکار رہے ہوں اور پھر یکلخت
دیوار پر موجود سکرین غائب ہو گئی۔

" یہ سب کیا ہوا کارکی"...... لارڈ جیکسن نے حیرت کی شدت سے
چیختے ہوئے کہا۔

" شیطان کی بڑی طاقت کارسائی کو اس افریقی حبشی نے انتہائی
پراسرار انداز میں فنا کر دیا ہے اور آپ کا مامار کی ملکہ مومی کے لئے حکم
تھا اس لئے کارسائی کے فنا ہوتے ہی ملکہ مومی بھی خود بخود فنا ہو گئی
ہے اور یہ ساری آوازیں جو تم نے سنی ہیں یہ ملکہ مومی اور اس کے
قبیلے کے سانپوں کی تھیں جو اس کے ساتھ ہی فنا ہو گئے ہیں اور ان
پاکیشیائیوں اور اس افریقی حبشی پر مامار کی دوسری بڑی طاقت موپائی
نے قبضہ کر لیا ہے اور وہ انہیں اس کھنڈر سے نکال کر سناجی پہنچانے
میں کامیاب ہو گئی ہے۔ سناجی میں پہنچ کر ان کی روشنی کی تمام
طاقتیں خود بخود ختم ہو گئی ہیں اور اب وہ عام سے انسان ہیں جنہیں
انتہائی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... کارکی کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ موپائی کیسے مامار پر قابض ہو گئی
میری اجازت کے بغیر"...... لارڈ جیکسن نے بے اختیار اچھلتے ہوئے
کہا۔

" یہ ایک طے شدہ نظام ہے لارڈ جیکسن۔ تم چونکہ بنیادی طور پر

انسان ہو اس لئے تمہیں اس نظام کی تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ ملکہ
مومی کی جگہ لازماً موپائی نے لینی تھی اور موپائی ملکہ مومی سے زیادہ
تیز ذہین اور طاقتور ہے۔ چونکہ موپائی کا قبیلہ ملکہ مومی کے قبیلے سے
چھوٹا تھا اس لئے ملکہ مومی سربراہ تھی لیکن جب ملکہ مومی اور اس کا بڑا
قبیلہ اس کارسائی کے فنا ہوتے ہی خود بخود فنا ہو گیا اس لئے اب
موپائی مامار کی سربراہ ہے اور موپائی نے عقل مندی سے کام لیا ہے
کہ انہیں مامار میں رکھنے کی بجائے سناجی پہنچا دیا ہے"...... کارکی نے
جواب دیا۔

" سناجی کہاں ہے۔ میں تو اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔
لارڈ جیکسن نے کہا۔

" لارڈ جیکسن۔ سناجی بحیرہ روم میں واقع ایک شیطانی جزیرہ ہے۔
جہاں سے یہ لوگ نہ نکل سکتے ہیں اور نہ وہاں زندہ رہ سکتے ہیں
کیونکہ وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ہے اور وہاں چونکہ شیطان کی
عملداری ہے اس لئے انتہائی خون آشام چمگادڑوں کے روپ میں وہاں
شیطانی ذریات لاکھوں کی تعداد میں رہتی ہیں۔ چونکہ یہ سب پاکیزگی
کے حصار میں تھے اس لئے موپائی براہ راست ان پر حملہ نہ کر سکتی
تھی لیکن اس نے اپنے جادو کے زور پر انہیں سناجی پہنچا دیا اور اب یہ
خون آشام چمگادڑیں وہاں ان پر منڈلاتی رہیں گی اور جیسے ہی یہ لوگ
بھوک پیاس سے ہلاک ہوں گے چمگادڑیں انہیں چٹ کر جائیں گی
اور اس طرح کابوس جادو کے دشمن ختم ہو جائیں گے"۔ کارکی نے

جواب دیا۔

" لیکن یہ لوگ انتہائی حد تک ذہین اور خطرناک ہیں۔ یہ وہاں سے تیر کر بھی نکل سکتے ہیں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" نہیں لارڈ جیکسن۔ سناجی کے کنارے انتہائی خونخوار اور آدم خور مچھلیوں کے بے شمارہ گروہ موجود ہیں۔ سمندر اس قدر پرشور ہے کہ تیر کر جانا تو ایک طرف وہ کسی کشتی میں بھی نہیں جا سکتے"۔ کارکی نے کہا۔

" اوہ۔ ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہوں گے۔ یہ باہر سے امداد منگوا لیں گے اور تم طاقتیں ایسی باتوں کو نہیں روک سکتیں۔ مجھے خود کچھ کرنا ہوگا"...... لارڈ جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر کھوپڑی پر مخصوص انداز میں لگایا تو کھوپڑی کی آنکھیں یکلخت بے نور ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی لارڈ جیکسن نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کی انتہائی دبلی پتلی عورت اندر داخل ہوئی۔ وہ کافی عمر کی تھی۔ اس کے سر کے بال کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔

" آقا کی خدمت میں موپائی حاضر ہے"...... اس عورت نے قریب آکر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

" موپائی۔ تم نے ہماری اجازت کے بغیر ماما ر پر قبضہ کیسے کر لیا"...... لارڈ جیکسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کابوس جادو کے نظام کے تحت۔ لیکن موپائی تو آپ کی خادم

ہے آقا اور ہمیشہ خادم ہی رہے گی"...... موپائی نے اسی طرح رکوع کے بل جھکے جھکے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں بہرحال مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا لیکن چونکہ تم نے تابعداری کا اظہار کیا ہے اس لئے ہم تمہارا یہ قصور معاف کرتے ہیں ورنہ ہمارا خیال تھا کہ اس گستاخی کی تمہیں اور تمہارے قبیلے کو انتہائی سخت سزا دیں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" موپائی اپنا قصور تسلیم کرتی ہے آقا"...... موپائی نے کہا۔

" ہم نے تمہارا قصور معاف کر دیا ہے۔ اب تم ہمارے ساتھ کرسی پر بیٹھ سکتی ہو"...... لارڈ جیکسن نے کہا تو موپائی سیدھی ہوئی اور پھر قدم بڑھاتی ہوئی وہ لارڈ جیکسن کے قریب کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

" میں نے کارکی کی مدد سے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ لیکن تم بتاؤ کہ کارسائی جیسی طاقت کیسے فنا ہو گئی۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی"۔ لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آقا۔ یہ افریقی حبشی بہت بڑا ساحر ہے۔ اسے کارسائی کے بارے میں شاید شروع سے ہی معلوم تھا۔ لیکن وہ موقع کے انتظار میں تھا۔ کارسائی صرف اس وقت فنا ہو سکتی تھی جب اس پر زمین سے نیچے کسی جگہ اس انداز میں حملہ کیا جائے کہ اس کے سنبھلنے سے پہلے اس کا سر توڑ دیا جائے اور جس وقت اس پر حملہ کیا جائے اس وقت اس کے پیر زمین پر نہ ہوں اور نہ ہی سر ٹوٹنے تک اس کے پیر زمین پر

لگ سکیں۔ کارسائی کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ اچانک اس پاکیشیائی عمران کا بازو پکڑ کر اسے چبوترے پر چڑھا کر لے جائے گی اور اس طرح چونکہ روشنی کے نظام میں کسی غیر عورت کے بازو پکڑنے سے روشنی کے آدمیوں کا پاکیزگی کا غلبہ ناقابل تسخیر نظام خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کارسائی نے ملکہ مومی کے ساتھ مل کر یہ ساری منصوبہ بندی کی تھی۔ ان کی منصوبہ بندی انتہائی کامیاب تھی لیکن نہ کارسائی اور نہ ہی ملکہ مومی اس افریقی ساحر کی اصل صلاحیتوں کو جان سکی۔ گو کارسائی کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ افریقی ساحر بے پناہ ساحرانہ صلاحیتوں کا مالک ہے اس لئے اس نے اس پاکیشیائی عمران سے اسے مانگ لیا۔ اس کا خیال تھا کہ ان پاکیشیائیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد وہ اس افریقی ساحر کا خون پی کر اپنی طاقتوں میں بے پناہ اضافہ کر لے گی لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے فنا ہونے کا باعث یہ افریقی ساحر ہی بنے گا۔ یہ افریقی ساحر جانتا تھا کہ کارسائی جیسی طاقت کس طرح فنا ہو سکتی ہے۔ کارسائی نے اپنے منصوبے کے مطابق جیسے ہی عمران کا بازو پکڑنا چاہا اس افریقی ساحر جس کا نام جوزف ہے بازو گھما کر اچانک اسے ضرب لگائی اور کارسائی جو تاشیہ کے انسانی روپ میں تھی ضرب کھا کر اچھلی اور چبوترے پر جا گری۔ چبوترا خاصا اونچا تھا اس لئے اس کے پیر زمین سے اٹھ گئے اور پھر اس سے پہلے کہ کارسائی سنبھلتی اس افریقی ساحر جوزف نے اچھل کر اسے گردن سے پکڑا اور پوری قوت سے دیوار سے دے مارا اور اس انداز

میں دے مارا کہ اس کا جسم سیدھا رہا جبکہ اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا اور یہ ٹکراؤ اس قدر پر قوت تھا کہ کارسائی جو تاشیہ کے روپ میں تھی اس کا سر سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا۔ چونکہ اس کے پیر زمین سے اٹھے ہوئے تھے اور وہ زمین کی سطح سے نیچے گہرائی میں تھی اس لئے وہ تاشیہ کو چھوڑ کر اپنے اصل روپ میں نہ جا سکی اور فنا ہو گئی۔ اس کے فنا ہوتے ہی آپ کے حکم کے مطابق ملکہ مومی اور اس کا قبیلہ بھی خود بخود فنا ہو گیا اور کابوس جادو کے قانون کے مطابق مجھے مامار کو سنبھالنا پڑا۔ میں اس معاملے میں کوئی خطرہ مول نہ لینا چاہتی تھی اس لئے میں نے انہیں سنبھلنے سے پہلے وہاں سے نکال کر سناجی جزیرے پر پہنچا دیا۔ سناجی جزیرے کے بارے میں آپ کو کار کی سب کچھ پہلے ہی بتا چکی ہے اور اس طرح یہ پاکیشیائی دشمن اور افریقی ساحر سب وہاں ہلاک ہو جائیں گے اور کابوس جادو دشمنوں سے آزاد ہو جائے گا"...... موپائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ انسان ہیں موپائی اور انسان بے حد عقل مند ہوتے ہیں۔ تم طاقتوں کی عقل انسانوں کی عقل کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہیں جن کی مدد سے یہ باہر سے کوئی ہیلی کاپٹر منگوا لیں گے اور وہاں سے نکل جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً جا کر ان کے جسموں کے ساتھ صرف لباس رہنے دو باقی ہر چیز نکال کر سمندر میں پھینک دو۔ پھر ان کی ہلاکت یقینی ہو

جائے گی"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"اوہ اچھا آقا۔ میں ابھی جاتی ہوں"...... موپائی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ وہاں کارس ٹھونک دینا تاکہ وہاں کے حالات مجھے بھی معلوم ہوتے رہیں اور تمہیں بھی۔ مجھے اندھیرے میں نہیں رہنا چاہئے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... موپائی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی تو لارڈ جیکسن نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے بھی یقین آگیا تھا کہ پاکیشیائی دشمن کسی طرح بھی بچ کر نہیں جاسکتے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو کافی دیر تک وہ نیم خوابیدہ حالت میں پڑا رہا لیکن پھر اس کے ذہن میں جیسے ہی روشنی ایک جھماکے سے پھیلی تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حیرت سے سر گھمایا اور ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اس سیاہ کھنڈر کے تہہ خانے میں ہونے کی بجائے کسی چھوٹے سے جزیرے پر موجود تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جوزف سمیت اس کے سارے ساتھی وہاں موجود تھے لیکن وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر اندھیرا چھانے سے پہلے کے مناظر ایک لمحے میں گھوم گئے۔ وہ سب اس میڈم تاشیہ کے ساتھ سیڑھیاں

اتر کر نیچے گئے تھے جہاں چبوترے پر قدیم دور کا صندوق پڑا ہوا تھا جس میں بقول میڈم تاشیہ کے سواگی بند تھی۔ پھر اس نے میڈم تاشیہ کا ہاتھ اپنے بازو کی طرف بڑھتے دیکھا تھا لیکن دوسرے لمحے ساتھ کھڑے جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے بازو گھمایا اور میڈم تاشیہ چیختی ہوئی اچھل کر چبوترے پر جا گری۔ اس کے ساتھ ہی جوزف بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور اس نے میڈم تاشیہ کو گردن سے پکڑ کر دیوار سے دے مارا جس سے اس کے سر کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے اور پھر اس کے جسم کے گرد دھواں پھیل گیا۔ دھواں چھٹا تو وہاں میڈم تاشیہ کی لاش کی بجائے کوئی مکروہ اور لجلجا سا وجود موجود تھا جو دیکھتے ہی دیکھتے مائع میں تبدیل ہو کر زمین میں جذب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے ہزاروں خوفناک سانپ مل کر پھنکار رہے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی تھی اور اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ وہ اٹھا اور اس نے سب سے پہلے جوزف کی نبض چیک کی۔ پھر اس نے جوزف کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جوزف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے اطمینان بھرا سانس لیا اور ہاتھ ہٹا کر وہ صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کے بعد اس نے یہی کارروائی کیپٹن شکیل اور صدیقی کے ساتھ دوہرا دی۔

" باس۔ باس۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں "..... اسی لمحے جوزف کی

حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" کوئی جزیرہ ہے "..... عمران نے جواب دیا اور اٹھ کر وہ آگے کی طرف بڑھ گیا۔ تمام ساتھیوں کے ہوش میں آنے سے پہلے وہ یہاں کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جس پر نہ کوئی درخت تھا اور ہی کوئی جھاڑی اور نہ پانی کا کوئی چشمہ تھا۔ عمران نے یہ دیکھ لیا تھا کہ اس جزیرے کے ارد گرد کا سمندر انتہائی پرشور تھا اور وہاں چاروں طرف خوفناک آدم خور شارک مچھلیوں کے گروہ موجود تھے۔ اس جزیرے کے ساحل پر چاروں طرف ایسے سوراخ تھے جیسے کریک ہوں جو کہیں نیچے تک چلے گئے تھے لیکن ان کی کوئی توجیہہ عمران کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ عمران نے چیک کیا تو اس کی گھڑی بھی غائب تھی اور جیبوں میں سوائے لکھے ہوئے حروف مقطعات کے اور کوئی چیز باقی نہ تھی۔ وہ واپس اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو اس کے سارے ساتھی نہ صرف ہوش میں آ چکے تھے بلکہ وہ سب اس میڈم تاشیہ کے بارے میں باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ جوزف خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ خیال ہی خیال میں کسی دیوتا کے سامنے موجود ہو۔

" یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں اور کیسے "۔ صفدر نے کہا۔

" یہ تو جوزف بتائے گا کیونکہ اس سارے ڈرامے کا ہیرو جوزف

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف نے آنکھیں کھول دیں۔

" بب ۔ باس ۔ ہم شیطانی جزیرے پر ہیں ۔یہاں شاپالی کی دلدل پر اڑنے والے شاپالی چمگادڑوں کا بسیرا ہے اور یہ چمگادڑیں ہمیں ایک لمحے میں چٹ کر جائیں گی باس"...... جوزف نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ بات کرتے کرتے اس کا جسم بری طرح لرز رہا تھا جیسے کوئی بچہ ڈراؤنا خواب دیکھنے کے بعد خوف کی شدت سے لرزتا ہے۔

" نہیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ شاپالی دلدل کے کناروں پر موجود سرخ سرکنڈوں پر اماوس کی سفید چیلیں اڑ رہی ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ جہاں اماوس کی سفید چیلیں منڈلا رہی ہوں وہاں شاپالی کے چمگادڑ بے ضرر ہو جاتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو جوزف کا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے تن سا گیا۔ اس کے چہرے پر ابھر آنے والے شدید خوف کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے تھے۔

" اوہ باس ۔ گریٹ باس ۔ آپ عظیم وچ ڈاکٹر کاروسائی سے بھی بڑے وچ ڈاکٹر ہیں۔ میں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں اور آپ کی غلامی پر فخر کرتا ہوں"...... جوزف نے انتہائی پر مسرت اور جوشیلے لہجے میں کہا

" یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ یہ آپ کیسی ملٹی کلر مثالیں

دینا شروع کر دیتے ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم نے ملٹی کلر کی اصطلاح خوب استعمال کی ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آپ خود ہی تو ایسی باتیں کرتے ہیں۔ سیاہ دلدل کے کناروں پر سرخ سرکنڈوں پر اڑتی ہوئی سفید چیلیں"...... صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن افریقہ واقعی ملٹی کلر ہے۔ بہرحال ہم ایک ایسے جزیرے پر پہنچ چکے ہیں جہاں نہ کھانے کو کچھ موجود ہے اور نہ پینے کو۔ چاروں طرف پرشور سمندر ہے جس میں آدم خور مچھلیوں کے گروہ موجود ہیں اور ہماری جیبوں سے تمام سامان نکال لیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" جوزف۔ اب تم بتاؤ کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے اور یہ سب کچھ کسی نے کیوں کیا ہے اور یہ میڈم تاشیہ در حقیقت کون تھی اور کیا تم نے اسے پہچان لیا تھا لیکن پھر تم اتنا عرصہ خاموش کیوں رہے"...... عمران نے کسی کے بولنے سے پہلے خود ہی جوزف سے سوال کر دیا۔

" باس۔ جب آپ نے مجھے فون کیا اور کہا کہ میری پرستار آپ کے پاس موجود ہے تو میں ساری بات سمجھ گیا۔ چنانچہ میں وہاں آ گیا اور

میں نے اسے پہچان لیا کہ یہ عورت شیطان کی نمائندہ کالی طاقت ہے۔ افریقہ کی ماورتی کی طرح سرخ دلدل کی انتہائی گہرائی میں رہنے والی سیاہ مٹی سے بنی ہوئی ہے۔ یہ مٹی وچ ڈاکٹر دوسرے وچ ڈاکٹر کی تمام طاقتوں کو سلب کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مجھے وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر روڈان نے ایک بار بتایا تھا کہ ماورتی کو فنا کرنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ اسے زمین کی سطح سے نیچے لے جایا جائے اور وہ انسانی روپ میں ہو تو اس کے پیر پہلے زمین سے اٹھائے جائیں اور پھر اسی حالت میں اس کا سر کچل دیا جائے۔ چنانچہ میں انتظار میں تھا۔ ہم گہرائی میں پہنچ گئے لیکن وہاں پہنچتے ہی مجھے وچ ڈاکٹر روڈان کی روح نے بتا دیا کہ یہ شیطانی طاقت آپ کو ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ وہ آپ کا بازو پکڑ کر اس چبوترے پر لے جائے گی اور آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ معلوم ہوتے ہی غلام چوکنا ہو گیا اور پھر جیسے ہی میں نے اس شیطانی طاقت کا ہاتھ آپ کے بازو کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ وہ آپ کو ہلاک کرنے کے منصوبے پر عمل کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس کے ناپاک ہاتھ آپ کے جسم تک پہنچنے سے پہلے ہی میں نے اچانک اسے ضرب لگائی اور وہ اچھل کر چبوترے پر جا گری تو اس کے پیر زمین سے اٹھ گئے اور یہی موقع مجھے چاہئے تھا۔ چنانچہ میں نے جھپٹ کر اسے گردن سے پکڑا اور پوری قوت سے دیوار پر دے مارا اور آپ نے دیکھا کہ ماورتی کس طرح فنا ہو گئی۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... جوزف نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ تھی اس کی منصوبہ بندی۔ اوہ۔ اگر ایسا ہو جاتا تو واقعی ہم سب آسانی سے ہلاک ہو جاتے۔ ویری بیڈ۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا۔ گڈ شو جوزف۔ آج تم نے ہم سب کو ان شیطانی طاقتوں سے بچا لیا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"باس۔ آپ کے الفاظ غلام کی روح کو بھی پرسکون کر دیتے ہیں۔ آپ بہت اچھے آقا ہیں۔ مجھے آپ جیسے آقا پر فخر ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم جیسے ساتھی پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو بھی فخر ہے۔ گڈ شو وزف۔ گڈ شو"...... عمران نے باقاعدہ جوزف کے کاندھوں پر تھپکی یتے ہوئے کہا تو جوزف کا جسم فرط مسرت سے اس طرح لرزنے لگا یسے پہلے خوف سے لرز رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا کوئی ایسی بات ہو گئی ہے کہ آپ اس نداز میں جوزف کو تھپکیاں دے رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بڑا خوفناک منصوبہ تھا صفدر اور حقیقت یہ ہے کہ میں بھی ل سے لاعلم تھا۔ غیر محرم عورت میڈم تاشیہ اگر اچانک میرا بازو ڑ کر مجھے چبوترے پر لے جاتی تو سوا گی حاصل کرنے کے چکر میں یہ ت میرے ذہن میں بھی نہ آتی لیکن اس طرح میں پاکیزگی کے عظیم صار سے نکل جاتا اور نتیجہ میری اور تم سب کی فوری ہلاکت کی

صورت میں نکلتا کیونکہ میں تمہارا سربراہ تھا اس لئے میرے ساتھ تم
بھی اس کے کنٹرول میں آجاتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل و
کرم سے بچا لیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر جوزف
کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران صاحب۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ لیکن ہم یہاں کیسے پہنچ
گئے اور اب یہاں سے نکلیں گے کیسے"...... صدیقی نے کہا۔

"ظاہر ہے ہمیں شیطانی طاقت نے یہاں پہنچایا ہے۔ پاکیزگی کے
حصار کی وجہ سے ہم سب پر وہ براہ راست حملہ تو نہ کر سکتی تھی اس
لئے انہوں نے ہمیں یہاں پہنچا دیا اور اب جوزف کے کہنے پر مجھے
معلوم ہوا ہے کہ یہاں ساحل کے ساتھ ساتھ چاروں طرف ایسے
سوراخ ہیں جن میں خون آشام چمگادڑیں رہتی ہوں گی اور رات
پڑتے ہی وہ ہم پر ٹوٹ پڑیں گی"...... عمران نے کہا۔

"پھر اب کیا کیا جائے۔ ویسے بھی یہاں کھانے پینے کو بھی کچھ
نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو
گیا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سب کو یہاں سے نکال
سکتا ہوں"...... اچانک جوزف نے کہا۔

"اس میں میری اجازت کی کیا ضرورت آن پڑی ہے۔ نکلنا تو
بہرحال ہے ہم نے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ تو یہاں سے چلے جائیں گے لیکن غلام کی لاش یہیں
رہ جائے گی"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک
پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جس طرح ان شیطانی طاقتوں نے ہم سب کو یہاں پہنچایا
ہے اس طرح میں آپ کو باہر پہنچا سکتا ہوں لیکن مجھے شوالا کے اس
پجاری کا غلام بننا پڑے گا جو واؤ واؤ جادو کا پجاری ہے اور آپ اچھی
طرح جانتے ہیں کہ واؤ واؤ جادو کا پجاری مجھے اپنا غلام بنانے پر کتنا
خوش ہو گا کیونکہ وہ مجھے شوالا دیوتا کی بھینٹ چڑھا کر اپنی طاقتوں
میں اضافہ کر لے گا لیکن باس آپ اور آپ کے ساتھی زندہ بچ کر چلے
جائیں گے۔ آپ مجھے اجازت دیں"...... جوزف نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم شیطان کی غلامی میں جانا چاہتے ہو"۔
عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"وہ۔ وہ۔ آپ باس۔ آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی زندگیوں
کی وجہ سے باس ورنہ آپ جانتے ہیں کہ میں شیطان سے اور شیطان
سے کتنی نفرت کرتا ہے"...... عمران کا لہجہ بدلتے ہی جوزف نے
انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ سمجھے۔ آئندہ اگر
تم نے زبان سے ایسے الفاظ نکالے تو ایک طرف رہا ذہن میں بھی

ایسی بات سوچی تو تمہاری ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دوں گا۔ نانسنس"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ غلام آئندہ یہ جرأت نہیں کرے گا"...... جوزف نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں تیر کر یہاں سے نکلنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔ شاید وہ موضوع بدلنا چاہتا تھا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ یہاں ہر طرف آدم خور شارک مچھلیاں موجود ہیں اور سمندر بھی پر شور ہے۔ ہماری گھڑیاں بھی اتار لی گئی ہیں اور اب ہم ٹرانسمیٹر پر بھی کسی کو کال نہیں کر سکتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کیا جائے۔ کوئی راستہ بھی تو نظر نہیں آ رہا"۔ صفدر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اور مسلمان کبھی مایوس نہیں ہوا کرتا۔ اماں بی کا کہنا ہے کہ جب آدمی ہر طرف سے بے بس ہو جائے تو وہ سجدے میں سر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد ضرور کرتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر جوتے کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔

"کیا کر رہے ہیں آپ"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی

مطلب کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوتے اتارے، جرابیں اتاریں اور پھر کوٹ اتار کر اس نے ایک طرف رکھا اور بازو چڑھا کر اس نے کنارے پر بیٹھ کر باقاعدہ وضو کرنا شروع کر دیا۔ اس کی پیروی میں اس کے ساتھیوں نے بھی وضو کرنا شروع کر دیا جبکہ جوزف ان کے عقب میں ظاہر ہے کھڑا تھا۔ وضو کر کے عمران اور اس کے ساتھی وہیں سجدے میں گر گئے اور پھر ان سب نے اپنے اپنے طور پر انتہائی عاجزی اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔

"باس۔ باس۔ فادر جوشوا کو ہم پر رحم آ گیا ہے باس۔ جہاز آ رہا ہے"...... اچانک جوزف کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے سجدوں سے سر اٹھا لئے۔

"کہاں ہے جہاز"...... عمران نے کہا۔

"ادھر باس۔ وہ دیکھیں"...... جوزف نے کہا تو انہوں نے واقعی کافی فاصلے پر سمندر میں ایک جہاز کو گزرتے دیکھا۔ اس کا رخ اس جزیرے کی طرف نہ تھا لیکن وہ بہرحال گزر ان سے تھوڑی دور ہی رہا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ اٹھایا اور اسے اس انداز میں ہلانا شروع کر دیا جیسے وہ انہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو۔ عمران تیزی سے کوٹ لہرا رہا تھا لیکن جہاز آگے نکلتا چلا گیا۔

"اوہ۔ یہ تو ہماری طرف متوجہ نہیں ہوئے"...... عمران نے ہاتھ روکتے ہوئے کہا۔

" اس جزیرے پر انہیں کبھی کوئی نظر ہی نہیں آیا ہو گا اس لئے متوجہ نہیں ہوئے اور ادھر دیکھنا گوارہ ہی نہ کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ابھی اللہ تعالیٰ کو ہم پر رحم نہیں آ رہا ورنہ یہ بہترین موقع تھا"...... صدیقی نے کہا۔

" یہ بات نہیں ہے صدیقی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد رحیم ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہماری طلب میں کمی اور کوتاہی رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بات ہمیشہ کے لئے طے کر دی ہے کہ وہ دل مضطر کی دعا ضرور قبول کرتا ہے اور اگر ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہمارے دل اس حد تک مضطر نہیں ہوئے جس طرح ہونے چاہئیں۔ بہرحال مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد کرے گا"...... عمران نے کہا۔ جہاز اس دوران ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

" رات کو یہاں سردی بھی پڑے گی اور آگ جلانے کے لئے کوئی جھاڑی وغیرہ بھی نہیں ہے۔ پھر یقیناً خون آشام چمگادڑوں کے غول اور اس کے ساتھ ساتھ زہریلے مچھروں کے حملے۔ نجانے کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" ارے تو اس میں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ چمگادڑ ہم پر اس وقت تک حملہ نہیں کر سکتے جب تک ہم زندہ ہیں۔ جہاں تک مچھروں کا تعلق ہے تو چلو تالیاں بجانے کا فن تو آ ہی جائے گا"۔ عمران

نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ کوئی لانچ آ رہی ہے"...... کچھ دیر بعد اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کہاں ۔ کدھر"...... تقریباً سب نے ہی بیک آواز ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل نے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کر دیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں بالکل ۔ بالکل یہ لانچ ہے اور اس کا رخ بھی ہمارے جزیرے کی طرف ہی ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے نہ صرف اطمینان بھرا طویل سانس لیا بلکہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرنا شروع کر دیا۔ اب لانچ واضح ہو گئی تھی۔ یہ کافی بڑی لانچ تھی اور اس میں دو آدمی سوار تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہاتھ لہرائے تو لانچ میں موجود دونوں آدمیوں نے بھی ہاتھ لہرانے شروع کر دیئے۔

" دیکھی اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ میرا خیال ہے اس لانچ کا تعلق اس جہاز سے ہی ہے جو ابھی یہاں سے گزرا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ جہاز خود کیوں نہیں رکا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دیکھو۔ اب یہ پوچھنے پر معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد لانچ جزیرے کے کنارے سے آ لگی اور دونوں آدمی اچھل کر جزیرے پر آ گئے۔ وہ دونوں اپنے انداز سے ماہی گیر دکھائی دے رہے تھے۔

" آپ لوگ کون ہیں۔ کس ملک کے رہنے والے ہیں اور یہاں اس ویران جزیرے پر کیسے پہنچ گئے "...... ان میں سے ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا آپ کا تعلق اس جہاز سے ہے جو ابھی یہاں سے گزرا ہے "...... عمران نے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں اس جہاز کا سیکنڈ کپتان ہوں۔ میرا نام فلپ ہے۔ ہم لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا تھا۔ لیکن کپتان میری بات کسی صورت مان ہی نہ رہا تھا کیونکہ واقعی آج سے پہلے اس جزیرے پر کوئی آدمی نہیں دیکھا گیا تھا۔ ویسے ہم ماہی گیر ہیں۔ یہ جزیرہ شیطانی جزیرے کے طور پر مشہور ہے اس لئے اس طرف کوئی آنا تو ایک طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن میں اپنی بات پر بضد رہا اور پھر کپتان کو مجبوراً مجھے اجازت دینا پڑی کہ میں لانچ لے کر یہاں آؤں۔ جہاز کے پورے عملے میں سے صرف یہ براؤن یہاں آنے کے لئے تیار ہوا اس لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ جہاز آگے ایک اور جزیرے پر ہے "۔ فلپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ لوگ یہاں زندہ کیسے رہ گئے۔ کہا تو یہی جاتا ہے کہ یہاں اگر بد قسمتی سے کوئی پہنچ جائے تو یہاں جزیرے کے نیچے رہنے والے شیطانی چمگادڑ اس کا خون پی جاتے ہیں "...... براؤن نے کہا۔

" ہم ایشیائی ہیں اور مقامی چمگادڑوں کو شاید ایشیائی خون پسند نہیں آیا ہو گا "...... عمران نے جواب دیا تو فلپ اور براؤن دونوں

ہنس پڑے۔

" آپ یہاں کیسے پہنچے۔ کیا ہوا تھا آپ کے ساتھ "...... فلپ نے کہا۔

" ہمیں نہیں معلوم۔ ہم تو بغداد میں تھے کہ رات کو وہاں ہوٹل خیابان میں سوئے۔ پھر ہمیں صرف اتنا یاد ہے کہ میری ناک میں بے ہوش کر دینے والی گیس کی بو محسوس ہوئی اس کے بعد مجھے ہوش نہیں رہا۔ پھر جب ہوش آیا تو میں یہاں موجود تھا۔ میرے ساتھیوں کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ شاید ہمارے بزنس دشمنوں نے ہمیں اس انداز میں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال ہم آپ کے دلی طور پر مشکور ہیں مسٹر فلپ کہ آپ کی دلیری اور بہادری کی وجہ سے ہم زندہ بچ گئے ہیں "...... عمران نے کہا تو فلپ کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔ عمران نے یہ بات خصوصی طور پر اس لئے کی تھی تاکہ فلپ اپنی تعریف پر خوش ہو جائے اور اس کا ذہن ان کے یہاں پہنچنے پر تجسس میں نہ پھنسا رہ جائے بلکہ وہ تعریف سے خوش ہو کر ان کی امداد کرنے پر آمادہ ہو جائے اور واقعی عمران اس میں کامیاب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب لانچ میں سوار اس شیطانی جزیرے سے اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جدھر جہاز موجود تھا۔

" یہ جزیرہ کس سمندر میں واقع ہے "...... عمران نے فلپ سے پوچھا۔

" بحیرہ روم میں۔ لیکن بغداد تو آپ براہ راست نہیں پہنچ سکتے

کیونکہ آپ کو پہلے قبرص جانا ہو گا وہ یہاں سے نزدیک ہے۔ قبرص سے آپ بائی ایئر بغداد جا سکتے ہیں"....... فلپ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ ہمیں قبرص کے ساحل پر ڈراپ کر دیں۔ باقی سفر ہم خود طے کر لیں گے"....... عمران نے کہا تو فلپ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اس طرح بات نہیں بنے گی موپائی۔ قسمت ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ ہمیں اس بارے میں کچھ اور سوچنا ہو گا"....... لارڈ جیکسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے حیرت ہے آقا کہ یہ لوگ اس شیطانی جزیرے سے اس طرح اطمینان سے نکل گئے اور ہم ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے"....... موپائی نے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ یہ صورت حال پسندیدہ نہیں ہے۔ ہمیں اس بارے میں کچھ اور سوچنا ہو گا"....... لارڈ جیکسن نے کہا اور اٹھ کر اس نے کمرے میں مسلسل ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس کی پیشانی پر بے شمار لکیریں نمودار ہو گئی تھیں۔ وہ کافی دیر تک ٹہلتا اور سوچتا رہا اور پھر وہ مڑا اور اپنے احترام میں سر جھکائے کھڑی موپائی سے مخاطب ہو گیا۔

" موپائی۔ تم مامار جاؤ اور وہیں رہو۔ مامار کو ہر طرح سے حصار میں لے لو اور اسے کسی طرح بھی ان پاکیشیائیوں کے لئے نہیں کھلنا چاہئے۔ میں ان کا باہر ہی کوئی بندوبست کرتا ہوں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا۔ لیکن ایک بات میں عرض کرنا چاہتی ہوں"...... موپائی نے کہا۔

" کیا"...... لارڈ جیکسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کابوس جادو کے سربراہ ہیں۔ اگر یہ لوگ آپ کے خلاف کامیاب ہو گئے تو پھر کابوس جادو کو ان کے ہاتھوں کوئی نہ بچا سکے گا اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ براہ راست ان کے مقابل نہ آئیں بلکہ اپنی خصوصی طاقتوں کو ان کے مقابل لائیں"...... موپائی نے کہا۔

" مجھے مشورہ دینے کی ضرورت نہیں۔ میں ان باتوں کو تم سے زیادہ سمجھتا ہوں کیونکہ تم صرف طاقت ہو جبکہ میں انسان بھی ہوں اس لئے جیسا میں نے کہا ہے ویسے کرو"...... لارڈ جیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... موپائی نے سر جھکائے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تو لارڈ جیکسن واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

" موپائی کہتی درست ہے۔ مجھے اس معاملہ پر پہلے مشورہ کرنا چاہئے"...... لارڈ جیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور انتہائی مناسب اور لچکیلے جسم کی مالک نوجوان عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھیں۔ چہرے پر جیسے شعلے سے بھڑک رہے تھے۔ وہ بڑے دلکش انداز میں چلتی ہوئی لارڈ جیکسن کی طرف آنے لگی۔

" نیلمنی حاضر ہے آقا"...... اس لڑکی نے انتہائی مترنم آواز میں کہا۔

" بیٹھو نیلمنی۔ میں نے تم سے ایک اہم بات پر مشورہ کرنا ہے"۔ لارڈ جیکسن نے کہا۔

" یہ میرے لئے اعزاز ہے آقا کہ آپ نیلمنی کو اس قابل سمجھتے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بڑے لاڈ بھرے انداز میں بیٹھ گئی۔ وہ واقعی ایسے حسن کی مالکہ تھی جسے شعلہ جوالہ کہا جاتا ہے۔

" چند پاکیشیائی جو روشنی کے نمائندوں کے بھیجے ہوئے ہیں کابوس جادو اور میرے خلاف کام کر رہے ہیں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" مجھے سب معلوم ہے آقا۔ یہ بھی معلوم ہے جو ان لوگوں نے اب تک کیا ہے سب کا مجھے علم ہے اور مجھے یہ بھی علم ہے آقا کہ آپ

نے مجھے کیوں طلب کیا ہے۔ میں آپ کی طرح انسان ہوں لیکن آپ جتنی نہیں تو آپ سے کم صلاحیتیں مجھے بھی حاصل ہیں"۔ نیلمنی نے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... لارڈ جیکسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ آپ نے انہیں خواہ مخواہ اہمیت دے دی ہے۔ یہ لوگ روشنی کی طاقتوں کے نمائندے نہیں ہیں عام لوگ ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کے اندر چند ایسی خصوصیات موجود ہیں جن کی وجہ سے ان پر براہ راست ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا لیکن انہیں بہر حال آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے"...... نیلمنی نے کہا۔

"کارسائی کے بارے میں تمہیں معلوم ہے کہ وہ شیطان کی کتنی بڑی طاقت تھی اور وہ کوشان جیسی بھاری طاقت کی بھینٹ لے کر ان کے مقابل لڑ رہی تھی لیکن ان لوگوں کے ساتھی افریقی ساحر نے چند لمحوں میں اتنی بڑی طاقت کا اس طرح خاتمہ کر دیا جیسے کسی مچھر کو مسل دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد موپائی نے انہیں شیطانی جزیرے پر پہنچا دیا لیکن یہ لوگ وہاں سے بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس سے پہلے شاکال اور اس کے جمیٹیئے ان کے خلاف ناکام رہے۔ پھر اس عمران کو حرام پلانے کی کوشش ناکام ہو گئی۔ اب تم کیا کرو گی"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"آقا اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ آپ نے اور اس کابوس جادو کی

طاقتوں نے ان لوگوں کو خواہ مخواہ اتنی اہمیت دے دی ہے۔ انہیں عام انسانوں کی طرح انتہائی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح عام انسانوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ شیطانی اور کالی طاقتوں سے نہیں بلکہ عام انسانی حربوں سے"...... نیلمنی نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں عام انسان نہیں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"آقا۔ ان کے پاس سب سے بڑا ہتھیار پاکیزگی کا حصار ہے اور ن حصار کو توڑنے کی کوشش میں اب تک شیطانی طاقتیں فنا ہوئی ں لیکن اگر اس حصار کو ہم نہ توڑیں بلکہ یہ خود ہی توڑ دیں تو پھر تو ہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... نیلمنی نے کہا۔

"وہ خود کیسے توڑیں گے۔ کیا مطلب"...... لارڈ جیکسن نے رت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ یہ بات درست ہے کہ ان کا کردار انتہائی ٹھوس ہے لیکن رحال یہ انسان ہیں اور انسان صرف عمل کر کے ہی پاکیزگی کا مار نہیں توڑتا بلکہ اس کے ذہن میں آنے والے شیطانی خیالات ا پاکیزگی کے حصار کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ اس وقت قبرص ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ میرا ایک محل قبرص میں ہے۔ میں یں اپنے محل میں لے جاؤں گی اور وہاں ان کے ساتھ اس انداز ڈیل کروں گی جیسے مجھے بھی ان کے دشمنوں نے یہاں پابند کیا

ہوا ہے۔ یہ سب وہاں سے باہر نہ نکل سکیں گے اور آپ بحیثیت
انسان جانتے ہیں کہ نیلمنی کا حسن بڑے بڑے زاہدوں کا زہد توڑ دیتا
ہے اس لئے جب میں ان کے ساتھ رہوں گی تو عمران نہ سہی اس کے
کسی نہ کسی ساتھی کے ذہن میں بہرحال منفی خیالات ضرور ابھریں
گے اور چونکہ میرے پاس شیطانی طاقتیں بھی موجود ہیں اس لئے جیسے
ہی اس کے کسی ساتھی کے ذہن میں کوئی منفی خیال آیا مجھے اس کے
ذہن پر قبضہ کر لینے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ پھر اس آدمی کو
میں اپنی مرضی سے استعمال کر کے ان کا آسانی سے خاتمہ کر سکتی
ہوں"...... نیلمنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری تجویز تو ٹھیک ہے نیلمنی۔ یہ لوگ چاہے کتنے ہی
عورت بیزار ہوں لیکن تمہارے سامنے یہ نہ ٹھہر سکیں گے۔ مگر اصل
بات یہ ہے کہ یہ لوگ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اگر انہوں نے وہاں سے
نکلنے کا کوئی طریقہ سوچ لیا تو تمہاری ساری محنت ضائع ہو جائے
گی"...... لارڈ جیکسن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" آقا۔ اصل خطرہ مجھے اس افریقی ساحر سے ہے۔ یہ آدمی فوراً میری
طاقتوں کو پہچان لے گا اور پھر اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کیا کر
ڈالے اس لئے میں نے اس سلسلے میں ایک اور بات سوچی ہے
میں اپنی تمام طاقتوں کو علیحدہ کر کے ان کے ساتھ صرف ایک جوان
عورت کے طور پر رہوں۔ پھر یہ افریقی ساحر نہ مجھے پہچان سکے گا اور
نہ ہی میرا کچھ بگاڑ سکے گا۔ البتہ اس بات کی آپ فکر نہ کریں کہ یہ لوگ

ہاں سے میری مرضی کے بغیر نکل جائیں گے۔ ان کی روحیں بھی
ہاں سے نہ نکل سکیں گی"...... نیلمنی نے کہا۔

" لیکن یہ سوچ لو کہ اگر یہ لوگ تمہیں ہلاک کرنے میں کامیاب
و گئے تو پھر میری طاقتیں تقریباً ختم ہو جائیں گی کیونکہ تمہارا وجود
ے شیطان کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ تمہارے اس حسن
نے ایسے ایسے لوگوں کو گمراہ کر کے شیطان کے تحت کر دیا ہے جن
ے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور تمہارے حسن نے
ے بھی مجبور کر دیا تھا کہ میں تمہیں شیطان سے مانگ لوں اور
طان نے تمہیں مجھے اس شرط پر بخش دیا تھا کہ میں تمہاری حفاظت
وں گا"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آقا۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کھیل طویل نہیں ہو گا۔ زیادہ سے
ہ چند گھنٹوں کا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ شاید چند لمحوں کا ہی ہو۔
ا حسن ان سب کے ذہنوں میں ایسے خیالات لازماً پیدا کر دے گا
ا سے ان کی پاکیزگی کا حصار ٹوٹ جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں
۔ نیلمنی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جاؤ اور اپنی ترکیب پر عمل کرو۔ مجھے یقین ہے کہ
امیاب رہو گی"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" میں آپ کو یقین دلاتی ہوں آقا کہ میں آپ کو جلد از جلد
بری سناؤں گی"...... نیلمنی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ
تے ہوئے انداز میں دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ ہمیں اپنا طریقہ کار بدلنا ہو گا۔ اس انداز میں ہم
کسی صورت کامیاب نہیں ہو سکتے"...... صدیقی نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب اس وقت ایک ہوٹل کے کمرے میں
موجود تھے۔ گو عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس زیادہ رقم
موجود نہ تھی لیکن عمران کے ساتھیوں کے لئے رقم کا حصول کوئی
اہمیت نہ رکھتا تھا۔ صدیقی اور صفدر دونوں نے ایک گیم کلب میں
جا کر اس تھوڑی سی رقم سے ہی ان مشینوں سے ایک گھنٹے میں اتنی
رقم حاصل کر لی تھی کہ جس سے وہ آسانی سے ایک سال کا خرچہ کر
سکتے تھے۔ وہاں سے رقم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے اس ہوٹل
میں کمرے حاصل کر لئے تاکہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ بغداد کے
لئے کسی فلائٹ پر سیٹیں بک کروا سکیں۔
"میں خود اس بارے میں سوچ رہا ہوں کہ اس بار ہمارا لائحہ

عمل درست نہیں ہے۔ ہم خواہ مخواہ ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے
ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس ماما ر کے پیچھے
بھاگنے کی بجائے لارڈ جیکسن پر ہاتھ ڈالنا چاہئے۔ اس طرح ہم ان کی
ایک بڑی طاقت کا خاتمہ کر کے ان کو بہت بڑا نقصان پہنچا سکتے
ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"اگر لارڈ جیکسن ہلاک ہو جائے تو مجھے معلوم ہے کہ کابوس جادو
کے دونوں پر ٹوٹ جائیں گے اور پھر اس کا صرف ڈھانچہ باقی رہ
جائے گا جسے آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا
لکن پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک عمران
ی ناک سے ایک نامانوس سی بو ٹکرائی تو عمران نے بے اختیار
ڑنک کر دروازے کی طرف دیکھا لیکن دروازے کے کی ہول سے
ئی دھواں وغیرہ اندر آتا دکھائی نہ دے رہا تھا۔ اس نے فوراً اپنے
ن کو بلینک کرنے کی کوشش کی۔
"عمران صاحب۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... اچانک عمران کے
ں میں اپنے ساتھیوں کی ڈوبتی ہوئی آوازیں پڑیں اور پھر عمران کو
نک ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں کوئی بم پھٹ پڑا ہو۔
ا کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح
کی میں پہلے ہلکی سی روشنی پھوٹتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں
ئی پھوٹی اور پھر یہ روشنی تیز ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد عمران

نے آنکھیں کھول دیں لیکن آنکھیں کھلتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ہوٹل کے کمرے میں موجود پانے کی بجائے ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس سے کچھ فاصلے پر ایک کرسی پر انتہائی خوبصورت نوجوان لڑکی جس کے جسم پر نامکمل لباس تھا بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ باقی کرسیوں پر اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس ہال نما کمرے میں نہ کوئی دروازہ تھا، نہ کوئی کھڑکی اور نہ ہی کوئی روشندان۔ البتہ چھت پر سے دو جگہوں سے روشنی اس طرح آ رہی تھی جیسے وہاں چھت کے اندر کہیں تیز بلب موجود ہوں۔ البتہ اندر کی طرف دیواروں میں دو دروازے موجود تھے جن میں سے ایک پر باتھ کے الفاظ نمایاں تھے اور دوسرے پر کچن کے الفاظ نظر آ رہے تھے۔ عمران آگے بڑھا۔ اس نے باتھ کا دروازہ کھولا اور اندر جھانکا تو یہ ایک جدید باتھ تھا۔ عمران نے اسے بند کیا اور پھر کچن کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو یہ جدید ایکریمین کچن تھا۔

"کمال ہے۔ یہاں تو میزبانی کے تمام لوازمات بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں

کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے تمام ساتھیوں کے جسموں پر حرکت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ البتہ وہ لڑکی ویسے ہی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے کوئی ایسا کپڑا نظر نہ آیا جو وہ اس لڑکی پر ڈال دیتا۔ لڑکی مقامی ہی تھی اور چہرے سے خاصی معصوم نظر آ رہی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب"...... اچانک صفدر کی آواز سنائی دی۔

"مطلب تو مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں گردن گھمائی تو ایک معصوم لڑکی کو دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ کون ہے۔ ہم کہاں ہیں"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ جوان لڑکی ہے اور کہاں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے اور اب اس لڑکی کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے۔ پھر ہر ساتھی نے ہوش میں آنے کے بعد ایک جیسے ہی سوال کیے۔

"باس۔ باس۔ ہم ایک بار پھر کسی شیطان کے قبضے میں آ گئے ہیں۔ مجھے یہاں شیطان کی بو محسوس ہو رہی ہے"...... جوزف نے ہوش میں آتے ہی بڑے چونکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بزرگوں کے قول صدیوں کے تجربات پر مبنی ہوتے

ہیں اور بزرگوں کا قول ہے کہ جہاں جوان مرد اور جوان عورت اکٹھے موجود ہوں وہاں لازماً شیطان بھی موجود ہوتا ہے اور یہاں تو پانچ جوان مرد اور ایک جوان عورت ہے۔ یہاں تو اکٹھے پانچ شیطان موجود ہونے چاہئیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ یہ کیا۔ یہ سب کیا ہے"...... اچانک اس لڑکی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جب اس کی نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑی تو اس کا جسم بے اختیار سمٹ سا گیا۔ اس کے چہرے پر شرم اور جھجک کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"صفدر۔ اسے اپنا کوٹ دے دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ اتارا اور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے پہن لو۔ اس طرح کافی حد تک تمہارے لباس کی کمی پوری ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے جلدی سے کوٹ لے کر پہن لیا اور پھر اس طرح کوٹ کو اس نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیا جیسے وہ اپنے آپ کو پوری طرح اس کوٹ میں چھپا لینا چاہتی ہو۔ اس کے اس فطری انداز کی وجہ سے عمران کے چہرے پر اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ میں تو اپنے بیڈ روم میں تھی"...... لڑکی نے حیرت اور خوف کے ملے جلے انداز

میں کہا۔

"تم اپنا تعارف کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"تعارف۔ مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"۔ لڑکی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پاکیشیائی ہیں اور ہم یہاں جادوگروں کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ جادوگروں کے خلاف۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر۔ میرا جادوگروں سے کیا تعلق"...... لڑکی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم اپنا تعارف کراؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام گلوریا ہے۔ میرے والد لارڈ گیمبر قبرص کے قدیم جاگیردارانہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارا قبرص میں شاندار محل ہے۔ گیمبر مینشن اس کا نام ہے۔ میں اپنے والد کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ میرے والد دو سال قبل وفات پا گئے تھے۔ میں اپنے بیڈ روم میں سوئی ہوئی تھی کہ اب میری آنکھ کھلی تو میں یہاں ہوں اور تم لوگ بھی یہاں موجود ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ تم جادوگروں کی بات کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ جادوگروں کا کیا مطلب"...... گلوریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی بہت اچھی اداکار ہو گلوریا۔ یا جو بھی تمہارا نام ہے۔

لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ غلط ہے۔ میرے اندر جھوٹ اور سچ کو پہچاننے کی ایک خاص حس قدرت کی طرف سے موجود ہے اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ دوسری صورت میں تم میرے اس افریقی ساتھی کو دیکھ رہی ہو یہ ایک لمحے میں تمہارے حلق سے سچ اگلوا لے گا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے لڑکی نے بے اختیار خوف سے چیخنا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح خوفزدہ ہو گئی تھی جیسے عمران نے اسے قتل کر دینے کی دھمکی دے دی ہو۔

" بب ۔ بب ۔ بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ پلیز مجھے بچاؤ۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... لڑکی نے یکلخت دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر رونا شروع کر دیا جیسے کوئی معصوم بچہ بری طرح رونا شروع کر دیتا ہے۔

" عمران صاحب۔ یہ لڑکی غلط نہیں ہو سکتی"...... صفدر نے کہا۔

" جوزف۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" باس۔ یہ لڑکی شیطان نہیں ہے"...... جوزف نے بڑے صاف اور سیدھے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر یہ جھوٹ کیوں بول رہی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی ۔ پلیز میری بات سنو۔ مجھے

میرے مینشن میں بھجوا دو۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی"...... گلوریا نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ لڑکی کا یہ انداز اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔

" ہم خود یہاں ہوٹل کے کمرے سے لائے گئے ہیں۔ ہم تمہیں کہاں پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تمہیں یہاں ہمارے درمیان لانے کا آخر مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" باس۔ میں نے تو کوشش کی ہے کہ کسی طرح وچ ڈاکٹر جوشانی سے رابطہ کروں کیونکہ وہ قیدیوں کو ان کی صحیح سمت رہنمائی کرنے کا ماہر ہے لیکن یہاں میری سوچ کام ہی نہیں کر رہی۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے یہاں دیواروں سے باہر سوچ نکل ہی نہیں رہی"...... جوزف نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تمہارا اندازہ درست ہے۔ یہ جگہ بھی اس شیطانی کارخانے کا ہی حصہ ہے جس طرح ہمیں اس شیطانی جزیرے پر پھینکا گیا تھا اسی طرح یہاں قید کیا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات ہو کہ گلوریا کا حسن ہمیں متاثر کر دے گا لیکن انہوں نے غلط لڑکی کا انتخاب کیا ہے۔ گلوریا تو خود شرم اور حجاب سے سمٹی جا رہی ہے۔ یہ کسی کو کیا متاثر کرے گی"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوئی

ترکیب سوچنی چاہیے ۔ ہم کب تک یہاں رہ سکتے ہیں "....... صفدر نے کہا۔

"یہاں جدید کچن اور جدید باتھ دونوں موجود ہیں اور لازماً کچن میں کھانے پینے کا سامان بھی وافر مقدار میں موجود ہو گا۔ اس لحاظ سے تو ہمارے میزبانوں نے ہمیں یہاں طویل عرصے تک رکھنے کا پلان بنایا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس لڑکی گلوریا کی یہاں موجودگی سے وہ کوئی خاص مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ مقصد سمجھ میں نہیں آ رہا"....... عمران نے پاکیشیائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس لڑکی کی موجودگی سے ہمارے پاکیزگی کے حصار کو ختم کرنا چاہتے ہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ کس طرح ۔ یہ لڑکی خود پاکیزگی کے حصار میں سمٹ رہی ہے حالانکہ قبرص انتہائی آزاد خیال ملک ہے۔ وہاں کی ایک رئیس زادی کا یہ انداز فطری نہیں ہو سکتا۔ جس انداز میں یہ لڑکی سمٹ رہی ہے۔ ایسی لڑکیاں کسی مشرقی ملک کی تو ہو سکتی ہیں کم از کم قبرص کی نہیں ہو سکتیں اور پھر میرا تجربہ بتا رہا ہے کہ یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" باس ۔ آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی اس سے اصلیت معلوم کر لیتا ہوں"....... جوزف نے کہا۔

" نہیں ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ جو کچھ بھی ہے ابھی کچھ دیر بعد سامنے آ جائے گا۔ انسان غیر فطری انداز میں زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتا"....... عمران نے کہا۔

" تم کس زبان میں باتیں کر رہے ہو۔ مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں ۔ کہاں جاؤں ۔ میرے ساتھ باتیں کرو۔ پلیز۔ مجھے بے حد خوف محسوس ہو رہا ہے جبکہ تم ایسے باتیں کر رہے ہو جیسے تمہیں یہاں کوئی خوف ہی محسوس نہیں ہو رہا۔ آخر میں یہاں کیوں ہوں اور کون لایا ہے مجھے یہاں"....... لڑکی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم کہاں ہیں اور کیوں ہیں ۔ ایک منٹ"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

" تم پاکیشیائی ہو ۔ تمہارے نام کیا ہیں"....... لڑکی نے اب صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا نام صفدر ہے ۔ یہ کیپٹن شکیل اور یہ صدیقی ہے۔ جو باتھ روم میں گئے ہیں وہ ہمارے لیڈر ہیں اور ان کا نام علی عمران ہے اور یہ جوزف ہے عمران صاحب کا ساتھی"....... صفدر نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ جادوگروں کی کیا بات ہے ۔ کیا آپ بھی جادوگر ہیں"....... گلوریا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

"بغداد میں ایک شیطانی ٹولہ ہے جو لوگوں کو مخصوص جادو سے گمراہ کرتا ہے۔ اسے کابوس جادو کہا جاتا ہے اور اب یہ ٹولہ یہودیوں کے ساتھ مل کر عالم اسلام کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کر رہا ہے اور ہم نے اس سازش کو ناکام بنانا ہے اس لئے جادو کا ذکر ہمارے لیڈر نے کیا ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر میں یہاں کیوں ہوں۔ میرا اس سارے سلسلے سے کیا تعلق ہے"...... گلوریا نے کہا۔

"ہمیں یہ خود اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ آپ کو کیا بتائیں"...... صفدر نے کاندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے عمران باتھ روم سے باہر آگیا اور واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا۔ کیا میں باتھ روم جا سکتی ہوں"...... گلوریا نے اس طرح عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے کوئی قیدی اپنے آقا سے اجازت مانگتا ہے۔

"ارے۔ ارے۔ تم یہاں ہماری قیدی نہیں ہو۔ جس طرح ہم ہیں اسی طرح تم ہو اس لئے کہیں آنے جانے میں ہماری اجازت کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو گلوریا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب۔ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں مراقبہ کروں۔ شاید کچھ معلوم ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

"مراقبہ یا استخارہ"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"استخارہ نہیں مراقبہ۔ لپنے ذہن کو خالی کر کے اس نقطے پر مرکوز ں گا کہ ہم یہاں کیوں ہیں اور یہ ساری صورت حال کیا ہے۔ یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی اشارہ قدرت کی طرف سے مل جائے ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر ۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے رہے لیکن تقریباً آدھا گھنٹہ گزر جانے بعد جب عمران نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر ناکامی کے ات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"جوزف درست کہہ رہا ہے۔ اس کمرے سے باہر ہمارے خیالات نہیں جا سکتے اور نہ باہر سے کوئی اندر آ سکتا ہے۔ اوہ۔ وہ گلوریا اں ہے۔ کیا وہ باتھ روم سے واپس نہیں آئی"...... عمران نے کہا ب بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ وہ تو واپس نہیں آئی"...... صفدر نے کہا۔

"اتنی دیر"...... عمران نے کہا اور وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ باتھ روم روازہ کھلا اور گلوریا ہاتھ میں صفدر کا کوٹ اٹھائے باہر آ گئی۔ اس چہرے پر کسی خوف یا ہچکچاہٹ کی بجائے انتہائی اطمینان بخش سکراہٹ تھی۔

"کوٹ کا شکریہ مسٹر صفدر۔ لیکن اب مجھے اس کی ضرورت ں"...... گلوریا نے کوٹ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور

بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتی ہوئی مڑ کر خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران سمیت سب کی نظریں گلوریا پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا شرم، جھجک، خوف اور حیرت سب کچھ باتھ روم میں چھوڑ آئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مسٹر عمران۔ میں نے غور کیا ہے اور مجھے اب سمجھ میں آیا ہے کہ مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے اور اب میں مطمئن ہوں۔ ورنہ پہلے میں واقعی انتہائی خوفزدہ ہو گئی تھی"...... گلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا سمجھ میں آ گیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی سمجھا دو"...... عمران نے کہا۔

"چند روز پہلے میری ملاقات ریڈ کلب میں ایک ادھیڑ عمر عورت نیلمی سے ہوئی تھی۔ وہاں باتوں باتوں میں یہ ذکر چھڑ گیا تھا کہ عورت چاہے کس قدر خوبصورت اور متناسب جسم کی مالک ہو لیکن بعض مرد ایسے ہوتے ہی جو کسی صورت بھی ان سے متاثر نہیں ہوتے۔ ان کا کردار ٹھوس ہوتا ہے کہ دنیا کی حسین سے حسین عورت بھی انہیں کسی طور پر متاثر نہیں کر سکتی۔ میں نے اس بات پر اختلاف کیا کیونکہ میرا دعویٰ تھا کہ مجھے دیکھ کر مرد مجھ سے نظریں نہیں ہٹا سکتے۔ میں نے انہیں چیلنج کر دیا جس کے نتیجے میں اس عورت نیلمی نے کہا کہ وہ جلد ہی انتظام کرے گی کہ مجھے مردوں کے ایسے گروپ کے ساتھ کچھ روز گزارنے کا موقع مل جائے گا۔ یہی اس

لنج کا مقصد تھا اور میں نے یہ بات تسلیم کر لی۔ اس کے بعد بات تم ہو گئی۔ اب باتھ روم میں اچانک مجھے اس بات کا خیال آیا ہے اب تک آپ تمام مردوں نے صبر و تحمل کا اظہار کیا ہے۔ اس میں سمجھ گئی ہوں کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ اس انداز میں نیلمی اس چیلنج کے سلسلے میں ہمیں یہاں اکٹھا کیا ہے اور مردوں کا وہ وپ آپ کا ہے کیونکہ پہلے آپ مردوں کو یہاں اکیلے دیکھ کر میں یقیناً بے حد خوفزدہ ہو گئی تھی کہ نجانے آپ میرا کیا حشر کریں لیکن پ لوگوں نے جس ردعمل کا اظہار کیا ہے اس سے مجھے حوصلہ ملا ہے۔ اب مجھے آپ لوگوں سے کوئی ڈر اور خوف محسوس نہیں ہو رہا لہ اب میں اپنے چیلنج کا نتیجہ دیکھوں گی"...... گلوریا نے مسکراتے ئے کہا۔

"نیلمی نے تمہیں یہ بھی بتایا ہو گا کہ مردوں کا یہ گروپ رتوں سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ انہیں ہلاک کر دیتا ہے"۔ ران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ بات تو اس نے نہیں بتائی۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ پ سب تو بے حد اچھے اور ٹھوس کردار کے لوگ ہیں۔ آپ ایسا یسے کر سکتے ہیں کہ کسی لڑکی یا عورت کو ہلاک کر دیں"۔ گلوریا کے لہجے میں ایک بار پھر خوف کی لرزش نمایاں ہو گئی تھی۔

"جب تمہیں معلوم ہے کہ ہم ٹھوس کردار کے مالک ہیں تو پھر وس کردار میں سچ بولنا اور سچ سننا بھی شامل ہوتا ہے اس لئے لمحہ بہ

لمحہ بدلتی ہوئی ڈرامائی کہانیوں سے ہٹ کر جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو گلوریا ایک بار پھر چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں"...... گلوریا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جب اس نے سب کچھ بتا دیا ہے تو پھر کیا ضروری ہے کہ آپ اس کے منہ سے یہ سب کچھ واضح طور پر سننا چاہتے ہیں"...... اچانک صدیقی نے کہا۔

"اچھا۔ چلو تم بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بات واضح ہو گئی ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس ہوٹل سے گیس کے ذریعے بے ہوش کر کے یہاں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم ان نوجوان اور خوبصورت لڑکی کو اپنے درمیان پا کر خود ہی اپنا پاکیزگی کا حصار ختم کر دیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ان شیطانی طاقتوں کو ہم پر قابو پانے کا موقع مل جائے گا۔ یہ لڑکی اگر براہ راست شیطان کی کوئی طاقت نہیں ہے تب بھی ان کے ساتھ شامل ضرور ہے۔ میرے خیال میں پہلے اس نے شرم اور جھجک کا مظاہرہ اس لئے کیا تھا کہ اس طرح یہ ہم پر اثر ڈالنا چاہتی تھی کہ وہ انتہائی پاکیزہ کردار اور خیالات کی مالک ہے لیکن جب اس نے اپنے اس ایکشن کا کوئی ردعمل نہ دیکھا تو اب یہ کھل کر سامنے آ گئی ہے۔

ہمیں اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ کر یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچنا چاہئے"...... صدیقی نے پاکیشیائی زبان میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ جبکہ باقی ساتھیوں کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گڈ شو صدیقی۔ تم واقعی اب اصل چیف بن گئے ہو۔ اب گہرائی میں سوچنا تم نے شروع کر دیا ہے۔ گڈ شو۔ اسی لئے تو میں نے اسے موت کی دھمکی دی تھی۔ میں دراصل اس کے منہ سے یہ سب کچھ کہلوا کر آپ لوگوں کو خبردار کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کو شک تھا عمران صاحب کہ ہم میں سے کوئی اس پر ریشہ خطمی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ریشہ خطمی نہ سہی ریشہ مفتی سہی۔ صدیقی نے ایک لفظ خیالات استعمال کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس لڑکی کو اس لئے یہاں رکھا گیا ہے کہ چلو ہم جسمانی طور پر اگر ٹھوس کردار کے مالک ہیں تو ہو سکتا ہے کہ ذہنی طور پر غلط واقع ہوئے ہوں اور اسے دیکھ کر ہمارے ذہنوں میں ایسے خیالات پیدا ہو جائیں جس سے ہمارے ذہنی پاکیزگی کے حصار کو توڑا جا سکتا ہے اور اس طرح شیطانی طاقتیں ہمارے ذہنوں پر قبضہ کر کے ہمیں شکست دینے میں کامیاب ہو جاتیں۔ اب آخری بات سن لو۔ اگر تم میں سے کسی کو اپنے اوپر کسی قسم کا شک ہو تو مجھے اشارہ کر دو۔ میں اس کی گردن ابھی توڑ

دوں گا کیونکہ میں دوسری صورت برداشت نہیں کر سکتا"۔ عمران نے یکلخت خشک لہجے میں کہا۔

"آپ ہمارے بارے میں بے فکر رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بے حد کرم ہے اور یہ اس کی دی ہوئی توفیق ہے کہ وہ ہمیں ہر میدان میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ البتہ آپ جوزف کے بارے میں سوچ لیں کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جوزف مسلسل اسے نگاہوں میں رکھے ہوئے ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے جوزف اس کی ہر حرکت کا بڑی گہرائی سے جائزہ لے رہا ہو اور یہ اچھے آثار نہیں ہیں"...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جوزف کے لئے سفید رنگ میں کوئی جاذبیت نہیں ہو سکتی اس لئے اس کی طرف سے بے فکر رہو۔ البتہ وہ اسے اس انداز میں اس لئے جانچ رہا ہے کہ اس لڑکی میں اسے شیطان کا کوئی اثر نظر نہیں آرہا لیکن اس کے باوجود اسے یہاں شیطان کی موجودگی مسلسل محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر اس لڑکی کا واقعی خاتمہ کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ہم کم از کم اس ذہنی خلش سے تو نجات پالیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ کسی بے گناہ کی ہلاکت اس مشن کے دوران ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی یہ لڑکی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اس لئے اسے نظرانداز کر دو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ گلوریا کو یہاں سے باہر جانے

راستہ معلوم ہے۔ اس کا رابطہ لامحالہ کسی نہ کسی انداز میں
یطانی طاقتوں سے قائم ہو گا جنہوں نے یہاں ہمارے ساتھ یہ سارا
یل کھیلا ہے۔ اگر اس پر سختی کی جائے تو ہمیں راستہ معلوم ہو سکتا
ے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر یہ
نیں ہمیں اس انداز میں بے ہوش کر سکتی تھیں تو ہمیں وہیں
لیوں سے بھی تو اڑایا جا سکتا تھا۔ ایسی صورت میں تو ہمارا پاکیزگی
نصار ہمارے کسی کام نہ آسکتا تھا۔ پھر انہوں نے ایسا کیوں نہیں
"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ طاقتیں ہماری خوش قسمتی سے سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہیں ورنہ
یقت یہی ہے کہ ان سے بہت پہلے شاید غلطی ہوئی ہے کہ نہ خود
یاں کھا سکتی تھیں نہ کسی پر یہ گولیوں کا استعمال کر سکتی تھیں۔
، بھی انہوں نے ایسا کیا تھا۔ اربل اور ہارب کو سامنے لا کر۔ لیکن
ید پھر ان کے ذہن میں خیال آیا کہ اربل اور ہارب کی ناکامی سے
ں نے اپنے طور پر سمجھ لیا کہ ہمارا اس انداز میں خاتمہ نہیں کیا جا
ا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پھر اب ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... صفدر نے
۔

ں گلوریا۔ کیا تم لارڈ جیکسن سے میری بات کرا سکتی ہو"۔
ک عمران نے گلوریا سے مخاطب ہو کر اس کی زبان میں کہا تو

خاموش بیٹھی ہوئی گلوریا بے اختیار اچھل پڑی۔

" لارڈ جیکسن ۔ مم ۔ مم ۔ مگر ۔ وہ ۔ وہ کون ہے "...... گلوریا نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" اتنی اداکاری کرو گلوریا جتنی تم نبھا سکو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق مامار سے نہیں بلکہ لارڈ جیکسن سے ہے اور یقیناً یہ سارا سیٹ اپ بھی لارڈ جیکسن نے کیا ہو گا۔ ہم اس سے براہ راست رابطہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس سے ایک ایسا سودا کر سکیں جس میں کابوس جادو بھی نقصان سے بچ جائے اور معاملہ بھی ختم ہو جائے ورنہ اسے یہ معلوم ہے اور تمہیں بھی بتا دیتا ہوں کہ ان بچوں جیسی حرکتوں سے ہمیں اس مشن سے نہیں ہٹایا جا سکتا "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مگر میرا تو کوئی تعلق لارڈ جیکسن سے نہیں ہے۔ میں تو اس نام کے کسی لارڈ کو نہیں جانتی "...... گلوریا نے کہا۔

" اگر ایسا ہے تو پھر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھو اور کہو کہ اگر میں لارڈ جیکسن کو نہیں جانتی تو میرا سر میری گردن سے علیحدہ ہو جائے "۔ عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب ۔ میں ایسا کیوں کروں "...... گلوریا نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جوزف "...... عمران نے یکلخت جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسرے لمحے جوزف جو خاموشی سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کسی تیز رفتار

شکاری پرندے کی طرح یکلخت گلوریا پر جھپٹ پڑا اور کمرہ گلوریا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے گلوریا منہ کے بل فرش پر پڑی ہوئی تھی اور جوزف نے اس کی گردن پر پیر رکھا ہوا تھا۔

" خبردار اگر حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا "۔ جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس سے سچ اگلواؤ۔ میں لارڈ جیکسن سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" بولو۔ کیا تم لارڈ جیکسن سے رابطہ کرتی ہو یا میں تمہارا خاتمہ کر دوں۔ بولو "...... جوزف نے پیر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ پلیز چھوڑ دو۔ میں کراتی ہوں رابطہ ۔ مجھے چھوڑ دو "...... گلوریا نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کراؤ جلدی ۔ ورنہ "...... جوزف نے اور زیادہ زور سے پیر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور کمرہ یکلخت گلوریا کے حلق سے نکلنے والی عجیب سی چیخ سے گونج اٹھا۔

" لارڈ جیکسن ۔ لارڈ جیکسن ۔ مجھے ان سے بچاؤ۔ مجھے ان کے پنجے سے چھڑاؤ "...... چیخ کے ساتھ ہی عجیب سی بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی۔

" عمران ۔ میں لارڈ جیکسن بول رہا ہوں "...... اچانک کمرے میں ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" لارڈ جیکسن ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہم سے بالمشافہ بیٹھ کر بات کر لو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم کیا بات کرنا چاہتے ہو"...... لارڈ جیکسن کی آواز سنائی دی۔

" میں تم سے یہودیوں کی اس سازش کے سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں کابوس جادو سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ایسے جادو ایسے نظام تو ازل سے مشہور بھی ہیں اور نئے نظام بنتے رہتے ہیں اور پرانے ختم ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا سلسلہ تو چلتا رہتا ہے کیونکہ یہ دنیا بہرحال خیر و شر کی آویزش پر ہی مبنی ہے لیکن ہمیں اصل دلچسپی اس سازش سے ہے جو یہودی تمہارے ساتھ مل کر عالم اسلام کے خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ تم بھی بڑے نقصان سے بچ جاؤ اور ہمارا مشن بھی پورا ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ تم نیلمنی کو چھوڑ دو۔ یہ تمہیں میرے پاس لے آئے گی لیکن تم اکیلے آؤ گے۔ تمہارے ساتھی ساتھ نہیں آئیں گے"...... لارڈ جیکسن نے جواب دیا۔

" میں اپنے ساتھیوں کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ میری مرضی کے بغیر تمہارے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے ۔ لیکن بہرحال وہ میرے ساتھی ہیں اس لئے اس ملاقات میں ان کا ساتھ ہونا ضروری ہے کیونکہ ہم ذاتی طور پر اس مشن پر کام نہیں کر رہے بلکہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے کام کر رہے ہیں اور اس صورت میں میں علیحدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ شرط بھی منظور ہے لیکن یہ سن لو ۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو اس کے نتائج کے ذمہ دار بھی تم ہو گے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اور مسلمان کبھی دھوکا یا فریب سے کام نہیں کیا کرتا اس لئے ہم نے جو کچھ بھی کرنا ہو گا کھلے عام کریں گے اس لئے ذہن سے یہ بات نکال دو"...... عمران نے کہا۔

" او کے ۔ میں تمہارا انتظار کروں گا"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" جوزف ۔ پیر ہٹا لو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی ہوئی گلوریا کی گردن سے پیر ہٹا لیا اور گلوریا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا خوبصورت چہرہ اب خاصی حد تک بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ بڑی کینہ توز نظروں سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

" تو تمہارا نام نیلمنی ہے اور تم کابوس جادو کی کوئی طاقت ہو۔ میں نے تو تمہیں بار بار کہا تھا کہ سچ بول دو لیکن تم نے خود ہی ہمیں اس سلوک پر مجبور کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں طاقت نہیں ہوں بلکہ انسان ہوں لیکن مجھے یقین تھا کہ میں تمہارے ذہنوں پر قبضہ کر لوں گی لیکن میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم خود انسان نہیں ہو۔ تم انسانوں سے ہٹ کر کچھ اور ہو ورنہ انسان مجھے دیکھ کر اس طرح لاتعلق نہیں رہ سکتے"...... گلوریا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہم انسان ہونے کے ساتھ ساتھ الحمدللہ مسلمان بھی ہیں اور مسلمانوں کے کردار ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ بہرحال اب تم نے ہمیں لارڈ جیکسن کے پاس لے جانا ہے"...... عمران نے کہا تو گلوریا نے سر ہلایا اور سامنے دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار کے ایک مخصوص حصے پر اپنا ہاتھ رکھا اور کچھ دیر تک منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتی رہی۔ چند لمحوں بعد ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے شق ہو کر ایک سائیڈ پر ہو گئی اور اب وہاں خلا بن گیا تھا جس کی دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔

" آؤ "...... گلوریا نے مڑتے ہوئے کہا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اٹھ کر اس خلا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

لارڈ جیکسن اپنے محل کے مخصوص کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی نظریں سامنے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کسی کی آمد کا شدت سے انتظار ہو اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں لاٹھی پکڑے اندر داخل ہوا۔ وہ لاٹھی ٹیکتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

" آؤ موکانو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" میں حاضر ہوں لارڈ جیکسن۔ حکم دو۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... اس بوڑھے نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اطمینان سے بیٹھو۔ انتہائی اہم باتیں کرنی ہیں تم سے"۔ لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آپ بے فکر ہو کر بات کریں لارڈ۔ موکانو کے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... اس بوڑھے نے کہا تو لارڈ جیکسن نے اسے یہودیوں کے ساتھ مل کر پوری دنیا میں خصوصاً مسلم ممالک میں کابوس جادو کے معبد قائم کر کے اس کابوس جادو کو پھیلانے کی منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ عمران کے بارے میں یہودیوں کے تحفظات اور پھر عمران کو ہلاک کرنے کی غرض سے کئے گئے تمام اقدامات کی تفصیل بتا دی۔ موکانو خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ اس نے نہ درمیان میں کوئی بات کی اور نہ ہی اس کے چہرے پر موجود تاثرات میں کوئی فرق آیا تھا۔

" میں نے سن لیا ہے۔ نیلمنی بھی ناکام رہی ہے"...... بوڑھے موکانو نے کہا۔

" ہاں۔ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ اپنے شباب اور حسن کی بنا پر ان کے ذہنوں میں اپنے لئے ایسی تحریک پیدا کر دے گی جس سے اسے ان کے ذہنوں پر قبضہ کرنے کا موقع مل جائے گا لیکن یہ لوگ تو واقعی پتھر ہیں۔ انسان ہیں ہی نہیں اس لئے مجبوراً مجھے خود ہی عمران سے بات کرنا پڑی"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" عمران سے آپ کی کیا باتیں ہوئی ہیں۔ وہ کیا چاہتا ہے"...... بوڑھے موکانو نے کہا تو لارڈ جیکسن نے عمران سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

" اب آپ کیا چاہتے ہیں"...... موکانو نے کہا۔

" میں انہیں ہر صورت میں ہلاک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس منصوبے کی نہ صرف بڑے شیطان نے منظوری دی ہے بلکہ اس نے اس پر خوشی کا اظہار بھی کیا ہے اس لئے میں اس سے کسی صورت بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ اب تم بتاؤ کہ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" لارڈ۔ اس میں آپ ان کے پاکیزگی کے حصار وغیرہ سے ذاتی طور پر خوفزدہ ہو گئے ہیں حالانکہ اس میں خوفزدہ ہونے والی کوئی بات نہیں۔ پاکیزگی کا حصار صرف عام طاقتوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ آپ کے پاس ایسی ایسی طاقتیں ہیں کہ اگر آپ انہیں ان کی مطلوبہ بھینٹ دے دیں تو وہ ان لوگوں کو ان کے پاکیزگی کے حصار میں ہونے کے باوجود چٹکیوں میں مسل کر رکھ دیں"...... موکانو نے کہا۔

" تم کس طاقت کا حوالہ دے رہے ہو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" لارڈ۔ آپ کے پاس کاکاش نامی طاقت موجود ہے"...... بوڑھے موکانو نے کہا۔

" کاکاش۔ ہاں ہے لیکن وہ تو اندھیروں کی طاقت ہے جبکہ یہ روشنی کے نمائندے ہیں۔ وہ ان کا کیا بگاڑ سکتی ہے"...... لارڈ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لارڈ ۔ آپ کو کاکاش کی طاقت کا علم نہیں ہے۔ کاکاش انتہائی خوفناک طاقتوں کی مالک ہے۔ صرف فرق اتنا پڑے گا کہ وہ رات کے گھپ اندھیرے میں ان پر وار کرے گی اور اس کا وار انتہائی کامیاب رہے گا"...... موکانو نے کہا۔

" تفصیل سے بات کرو موکانو۔ میں کاکاش کا آقا ہوں اور میں کاکاش کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں"...... لارڈ جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لارڈ۔ آپ کابوس جادو کے سربراہ ہیں۔ آپ سے زیادہ کوئی اور نہیں جان سکتا۔ لیکن کاکاش کابوس جادو کے ساتھ ساتھ شیطانی طاقت بھی ہے۔ آپ اس کی طاقتوں کو صرف اس حد تک جانتے ہیں جس حد تک کابوس جادو کا تعلق ہے جبکہ شیطانی طاقتیں اس کابوس سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اس لئے اگر وہ حرکت میں آ جائے تو یہ لوگ بڑی آسانی سے مارے جا سکتے ہیں"...... موکانو نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں کاکاش کو ان کے مقابلے پر لے آؤں اور ان سے بات نہ کروں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آپ ان سے بات کریں اور انہیں واضح طور پر بتا دیں کہ آپ کسی صورت بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ پھر انہیں صحیح سلامت اپنے محل سے باہر جانے دیں جبکہ ادھر کاکاش کو آپ حکم دے دیں کہ وہ محل سے باہر ان پر حملہ کر دے اور ان کا خاتمہ کر دے۔ اس طرح یہ لوگ شاید آپ کے محل سے نکلنے کے بعد دوسرا سانس بھی نہ لے

سکیں گے"...... موکانو نے کہا۔

" کیا تمہیں یقین ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے۔ کاکاش ان کے پاکیزگی کے حصار کے باوجود ان کا خاتمہ کر سکتی ہے"...... لارڈ جیکسن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے موکانو کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" آپ کاکاش کو بلا کر اس سے بات کر لیں"...... موکانو نے کہا تو لارڈ جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس نے زور سے پھونک ماری تو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک سیاہ رنگ کا ٹھگنا سا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ بونا تھا لیکن مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر چھوٹے چھوٹے بال تھے جو کانٹوں کی طرح کھڑے تھے۔ اس کی آنکھیں اس کے حلقوں میں انتہائی تیزی سے چاروں طرف اس طرح گھوم رہی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں کوئی خودکار مشین نصب ہو۔ وہ اچھلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

" کاکاش حاضر ہے آقا"...... اس ٹھگنے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" موکانو نے تمہاری سفارش کی ہے۔ کاکاش"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" موکانو شیطان کا دماغ ہے آقا"...... کاکاش نے جواب دیا۔

" کیا تمہیں پاکیشیائی دشمنوں کے بارے میں علم ہے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" کاکاش سب کچھ جانتا ہے آقا اور موکانو نے درست کہا ہے آقا۔ کاکاش کے پاس ایسی شیطانی طاقتیں ہیں کہ ان لوگوں کا پاکیزگی کا حصار ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں انہیں مکھیوں کی طرح مسل سکتا ہوں"...... کاکاش نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی جیبوں میں روشنی کا کلام لکھ کر رکھا ہوا ہو"...... موکانو نے کہا تو لارڈ جیکسن بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو گا۔ اسی لئے تو تمام طاقتیں ان کے مقابل ناکام ہوتی جا رہی ہیں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آقا۔ جب تک یہ کلام مجھے دکھایا نہ جائے اس وقت تک مجھ پر اس کا اثر نہیں ہو سکتا"...... کاکاش نے کہا۔

" کیا تم انہیں مامار لے جا کر ہلاک کر سکتے ہو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" ہاں آقا۔ کیوں نہیں۔ آپ جہاں حکم کریں میں انہیں وہاں لے جا سکتا ہوں"...... کاکاش نے کہا۔

" لارڈ صاحب۔ آپ اس سلسلے میں کوئی خطرہ مول نہ لیں۔ کاکاش کو اچانک وار کر کے انہیں فوری ہلاک کر دینا چاہئے ورنہ اگر انہیں موقع مل گیا تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... موکانو نے کہا۔

" موکانو۔ تمہیں بھی میری طاقتوں کا علم نہیں ہے۔ وہ میرے سامنے چیونٹی کی بھی حیثیت نہیں رکھتے اور دوسری بات یہ کہ میں آقا سے خود کہنے والا تھا کہ وہ مجھے مامار کی سربراہی سونپ دے

موپائی کی بھینٹ دے دے۔ میں اس کے دشمنوں کا نہ صرف خاتمہ کر دوں گا بلکہ میری سربراہی میں کابوس جادو پوری دنیا میں اس طرح پھیل جائے گا کہ شیطان بھی اس پر فخر کرے گا"...... کاکاش نے کہا۔

" لیکن موپائی کی بھینٹ تم کیوں لینا چاہتے ہو۔ موپائی کو تمہارے ماتحت بھی تو کیا جا سکتا ہے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" نہیں آقا۔ موپائی کی بھینٹ کے ساتھ اس کے سارے قبیلے کی بھینٹ مجھے مل جائے گی اور میں اس قدر طاقتور ہو جاؤں گا کہ پھر مامار میں کوئی میرے مقابل نہ رہے گا اس لئے میں آپ کے دشمنوں کو ہلاک کر دوں گا۔ آپ پہلے نہ صرف موپائی کی بھینٹ مجھے دے دیں بلکہ مجھے مامار کا سربراہ بھی مقرر کر دیں"...... کاکاش نے کہا۔

" موکانو۔ تم کیا کہتے ہو"...... لارڈ جیکسن نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" آپ کے دشمن سارا نظام تباہ کرنا چاہتے ہیں اور آپ کو بھی فنا کرنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں اگر موپائی کی بھینٹ دے دی جائے تو کیا حرج ہے۔ پھر کاکاش کی سربراہی میں واقعی مامار ہمیشہ کے لئے روشنی کے نمائندوں سے محفوظ ہو جائے گا"...... موکانو نے کہا۔

" کیا تم انہیں مامار لے جا کر ہلاک کر سکتے ہو۔ اس سوا گی کے سامنے تاکہ انہیں مرنے سے پہلے معلوم ہو سکے کہ کابوس جادو کیا طاقت رکھتا ہے"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" بالکل کر سکتا ہوں آقا"...... کاکاش نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے۔ جاؤ اور موپائی کی بھینٹ لے لو اور میں نے تمہیں مامار کا سربراہ بنا دیا ہے"...... لارڈ جیکسن نے ہاتھ اٹھا کر اس انداز میں کہا جیسے کوئی حلف لے رہا ہو تو کاکاش نے بے اختیار انتہائی مسرت بھرے انداز میں قلقاری سی ماری اور پھر مڑ کر وہ انتہائی رفتار سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک دھماکے سے دروازہ کھولا اور اس میں غائب ہو گیا تو لارڈ جیکسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آپ پریشان نہ ہوں لارڈ صاحب۔ کاکاش موپائی سے زیادہ آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا"...... موکانو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ کیا واقعی کاکاش ان دشمنوں پر قابو پا لے گا"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آپ دیکھیں گے کہ یہ کیا کرتا ہے"...... موکانو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور کاکاش اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" میں نے موپائی اور اس کے پورے قبیلے کی بھینٹ لے لی ہے اور مامار کی سربراہی سنبھال لی ہے۔ اب آپ مجھے تفصیل سے بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور کس انداز میں چاہتے ہیں اور حکم دے کر بے فکر ہو جائیں"...... کاکاش نے کہا۔

" میں نے دشمنوں کو یہاں محل میں بلایا ہے۔ وہ مجھ سے سودے

بازی کرنا چاہتے ہیں لیکن میں نے انہیں انکار کر دینا ہے اور پھر وہ واپس چلے جائیں گے۔ جب وہ میرے محل سے باہر جائیں تو تم ان پر قابو پاؤ اور انہیں مامار لے جا کر اس انداز میں قید کر دو کہ وہ بے بس ہو جائیں اور پھر میں خود مامار پہنچوں گا اور پھر تم میرے سامنے ان کا خاتمہ کر دینا۔ میں یہی چاہتا ہوں"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی۔ میں باہر موجود ہوں۔ آپ بے فکر رہیں"...... کاکاش نے کہا اور پھر سر جھکا کر اس نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

" لارڈ صاحب۔ آپ خود بھی ان پر اپنی طاقتیں آزما سکتے ہیں لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ ایسا نہ کریں کیونکہ آپ نے خود انہیں یہاں بلایا ہے۔ ایسی صورت میں آپ کی طاقتیں کمزور پڑ جائیں گی"۔ موکانو نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے یہ کام کاکاش کے ذمے لگایا ہے ورنہ تو میں خود یہ کام کر لیتا اور ویسے بھی یہ میری توہین ہے کہ ان عام سے دشمنوں کے مقابلے پر خود اتروں"...... لارڈ جیکسن نے کہا اور موکانو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تمہارا شکریہ موکانو۔ تم اب جا سکتے ہو"...... لارڈ جیکسن نے کہا تو بوڑھا موکانو اٹھا اور اس نے سلام کیا اور پھر لاٹھی ٹیکتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

قبرص کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر خاصی گہما گہمی تھی۔ مختلف ملکوں کے لئے شیڈول پروازیں مسلسل آجا رہی تھیں جس کی وجہ سے بھی یہاں خاصا رش محسوس ہو رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بغداد کے لئے اپنی سیٹیں ریزرو کروا لی تھیں لیکن ان کی فلائٹ کو ابھی ایک گھنٹہ دیر تھی اس لئے وہ سب ریستوران میں آ کر بیٹھ گئے تھے ۔ نیلمنی ان کے ساتھ آئی تھی۔ اس وقت اس کے جسم پر مکمل لباس تھا لیکن وہ مسلسل خاموش تھی۔

" کیا تمہیں کوئی خاص مسئلہ درپیش ہے نیلمنی جو تم اس قدر خاموش ہو"....... عمران نے آخر کار نیلمنی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں تمہارے مقابل ناکام رہی ہوں اس لئے اب مجھے نہ صرف اس کی سزا ملے گی بلکہ مجھ سے میری طاقتیں بھی چھین لی جائیں گی۔ مجھے دراصل یہ تصور ہی نہ تھا کہ تم لوگ عورت کے معاملے میں

قدر کٹھور ثابت ہو گے ورنہ میرا خیال تھا کہ تم میں کوئی ایک بہرحال میرے قبضے میں آ ہی جائے گی لیکن میرا خیال سراسر غلط تھا۔ تم انسان نہیں ہو لیکن بہرحال اب مجھے سزا تو ملے گی"۔ نیلمنی نے کہا۔

" کیا تمہیں سزا لارڈ جیکسن دے گا یا کوئی اور طاقت"....... عمران نے پوچھا۔

" لارڈ جیکسن"....... نیلمنی نے جواب دیا۔

" تو پھر میرا وعدہ ہے کہ میں لارڈ جیکسن کو کہہ کر تمہاری سزا منسوخ کرا دوں گا"....... عمران نے کہا تو نیلمنی کے چہرے پر یکلخت مسرت آ گئی اور اس کی بجھی بجھی آنکھوں میں یکلخت چمک لہرانے لگی۔

" تم واقعی بہت عظیم آدمی ہو۔ بہرحال تمہاری اس مہربانی پر میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتی ہوں"....... نیلمنی نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کاؤنٹر سے ایک کاغذ اور بال پوائنٹ حاصل کیا اور پھر وہیں کاؤنٹر پر ہی اس نے کاغذ پر کچھ لکھا اور پھر کاغذ کو تہہ کر کے اس نے بال پوائنٹ کاؤنٹر پر واپس کیا اور کاغذ اٹھائے وہ واپس میز پر آ کر بیٹھ گئی۔

" یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے تم نے اسے زبان سے ادا نہیں کرنا اور اسے پڑھ کر مجھے واپس کر دینا ہے اور نہ اس بارے میں مجھ سے کوئی بات کرنی ہے اور نہ ہی اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈسکس کرنا"....... نیلمنی نے کہا اور کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے

کاغذ کھولا اور اس پر موجود تحریر پر اس کی نظریں تیزی سے دوڑتی چلی گئیں۔ کاغذ پڑھ کر اس نے اسے تہہ کیا اور واپس نیلمیٰ کی طرف بڑھا دیا۔ نیلمیٰ نے کاغذ لے کر منہ میں ڈالا اور اسے اس طرح چبانے لگی جیسے اسے باقاعدہ چبا کر کھا رہی ہو۔

"کیا یہ بات حتمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... نیلمیٰ نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بغداد جانے والی فلائٹ کے سلسلے میں اعلان ہونا شروع ہو گیا تو عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بے فکر رہو۔ میں لارڈ جیکسن سے کہہ کر تمہاری سزا ختم کرا دوں گا"...... عمران نے کہا تو نیلمیٰ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی واپس چلی گئی جبکہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرف کو بڑھ گئے جہاں سے انہوں نے فلائٹ کے لئے جانا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی فلائٹ فضا میں پہنچ چکی تھی۔ عمران کے ساتھ صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر صدیقی اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے عقبی سیٹ پر جوزف موجود تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ شیطانی طاقت ہماری امداد کرنے میں مخلص ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"کوئی شیطانی طاقت ہماری امداد نہیں کر سکتی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس نیلمیٰ نے آپ کو کیا لکھ کر دیا تھا"...... صفدر نے

کہا۔

"اس نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ہماری کوئی مدد نہیں ہوتی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں موجود تھیں اور وہ اس طرح خاموش بیٹھا ہوا تھا جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کئی بار سوچا کہ وہ عمران سے اس کی پریشانی کے بارے میں معلوم کرے لیکن پھر وہ یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ عمران اگر بتانا چاہے گا تو خود ہی بتا دے گا ورنہ لاکھ کوشش کرو وہ کچھ نہیں بتائے گا اور عمران کا موڈ بتا رہا تھا کہ وہ کسی ایسی الجھن میں مبتلا ہے جس کے لئے وہ شاید کچھ کہنا بھی نہیں چاہتا۔

"عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص گڑبڑ ہو گئی ہے"...... آخرکار صفدر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"ہاں۔ اور میں مسلسل یہ سوچ رہا ہوں کہ اس گڑبڑ پر کیسے قابو پایا جائے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... اس بار صفدر نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم لارڈ جیکسن سے ملنے جا رہے ہیں جہاں ہمارے درمیان معاہدہ ہونے والا ہے لیکن لارڈ جیکسن شیطان کا چیلا ہے۔ وہ ہر صورت میں ہمیں ہلاک کرنے کا خواہش مند ہے۔ اس کے لئے اس نے شیطان کی ایک ایسی ذریت کو اپنے ساتھ ملایا ہے جو شیطانی نظام میں انتہائی طاقتور سمجھی جاتی ہے اور طے یہ ہوا ہے کہ لارڈ جیکسن سے ملاقات کے بعد جب ہم اس کے محل سے باہر نکلیں

گے تو وہ شیطانی طاقت ہمیں اغوا کر کے مامار لے جائے گی کیونکہ مامار کی سربراہی موپائی کر رہی تھی لیکن اس شیطانی طاقت نے موپائی اور اس کے قبیلے کی بھینٹ لے لی ہے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ بولتے بولتے اچانک عمران نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ویری گڈ کے الفاظ نکلے اور آنکھوں میں چمک آ گئی۔

" کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص خیال آ گیا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ جو الجھن تھی اور کسی طرح اس کا کوئی حل سمجھ میں نہ آ رہا تھا اس کے حل کی ایک ترکیب سمجھ میں آ گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ پہلے اس الجھن کے بارے میں تو بتائیں"...... صفدر نے کہا۔

" لارڈ جیکسن اور اس شیطانی طاقت جس کا نام کاکاش ہے، کے ذہنوں میں یہ بات موجود ہے کہ کاکاش اتنی بڑی طاقت ہے کہ ہماری جیبوں میں موجود حروف مقطعات بھی اس کا راستہ نہیں روک سکتے اور لارڈ جیکسن نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ ہمیں محل کے باہر سے پکڑ کر مامار میں لے جائے اور وہاں ہمیں انتہائی عبرتناک انداز میں ہلاک کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" تو آپ اس الجھن میں تھے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے"...... صفدر

نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کہا ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔ اس کا انداز بالکل ایسے تھا جیسے صفدر انتہائی احمق ہو۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ میں نے کیا کہا ہے۔ یہ آپ اس انداز میں کیوں بات کر رہے ہیں"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس انداز میں اس سے بات کرنے والا واقعی عمران ہی ہے۔

" تم نے یقیناً بغیر سوچے سمجھے بات کر دی ہے اور ایسی باتیں انسان کو ذلت کی انتہائی پستی میں پہنچا دیتی ہیں۔ جب تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ قرآن مجید کے حروف مقطعات تو ایک طرف، صرف ایک حرف کے مقابل شیطان اور اس کی ساری ذریات ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتیں کیونکہ شیطان اور اس کی ذریات تاریکی ہی تاریکی ہیں اور کلام الٰہی روشنی کا منبع۔ پھر کیا روشنی کے سامنے تاریکی ٹھہر سکتی ہے۔ بولو۔ پھر تم نے کیوں یہ الفاظ سوچے سمجھے بغیر منہ سے نکالے۔ میں اس الجھن میں کیسے مبتلا ہو سکتا ہوں کہ ان حروف کی موجودگی کے باوجود شیطانی طاقت میرا یا تم لوگوں کا کچھ بگاڑ سکتی ہے بلکہ میں تو اس الجھن میں تھا کہ ایسا کیا اقدام کیا جائے کہ یہ ہم پر بظاہر قابو پا لینے میں کامیاب ہو جائے

اور پھر ہمیں مامار لے جائے۔ وہاں پہنچ کر ہم حرکت میں آجائیں گے اور اس طرح مامار کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور ساتھ ہی اس لارڈ جیکسن کا بھی کیونکہ لازماً وہ بھی مامار پہنچے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر شدید شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے عمران صاحب۔ میری نیت میں وہ نہ تھا جو میں نے کہا ہے۔ بے خیالی میں منہ سے نکل گیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" آئندہ ایسے معاملات میں انتہائی محتاط رہا کرو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ اس کا موڈ ابھی تک آف تھا۔

" آپ جس طرح چونکے تھے کیا آپ کے ذہن میں کوئی حل آگیا تھا"...... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" ہاں اور وہ حل یہ ہے کہ لارڈ جیکسن کے محل سے باہر نکلنے سے پہلے میں وہ کاغذ جن پر حروف مقطعات لکھے ہوئے ہیں محل میں ہی چھوڑ دوں گا۔ اس طرح اس کاکاش کو ہم پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل جائے گا اور وہ ہمیں مامار لے جائے گا۔ وہاں پہنچ کر ہم مقدس آیات کا ورد کر کے اس سارے مرکز کا خاتمہ کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ بہرحال مجھ سے زیادہ واقف ہیں"...... صفدر نے کہا اور خاموش ہو گیا لیکن اس

کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی اس بات سے متفق نہیں ہے لیکن شاید اس خوف کی وجہ سے اس نے کوئی بات نہ کی تھی کہ پھر اس سے کوئی گستاخی سرزد نہ ہو جائے۔

" طیارہ جب بغداد کے ایئرپورٹ پر پہنچا تو وہاں لارڈ جیکسن کی طرف سے ایک ویگن انہیں لینے کے لئے موجود تھی۔ پبلک پارکنگ میں ایک شخص ویگن کے ساتھ ہاتھ میں ایک کارڈ اٹھائے کھڑا تھا جس پر لارڈ جیکسن کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران اس آدمی کی طرف بڑھ گیا۔

" تمہیں لارڈ جیکسن نے بھیجا ہے"...... عمران نے اس آدمی کے قریب پہنچ کر کہا۔

" یس سر"...... اس آدمی نے جو عام سا ڈرائیور لگ رہا تھا جواب دیا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم قبرص سے آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آئیے۔ تشریف لائیے۔ میں آپ کی خاطر ہی یہاں موجود تھا"...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کارڈ کو بند کر کے ویگن کے اندر ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویگن تیزی سے بغداد کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ بغداد کے نواحی علاقے میں واقع ایک شاندار محل کے سامنے پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں کرسیوں پر موجود تھے۔ کمرہ ڈرائینگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور فرنیچر انتہائی قیمتی تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر عیاری اور مکاری ثبت ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران بیٹھا رہا اس لئے اس کے ساتھی بھی نہ اٹھے تھے۔

"میرا نام لارڈ جیکسن ہے"....... آنے والے نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن نہ ہم آپ کے استقبال کے لئے اٹھیں گے اور نہ ہی آپ کے ساتھ مصافحہ کریں گے اس لئے آپ تشریف رکھیں"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو لارڈ جیکسن کے چہرے پر یکلخت غصے کی شدت سے شعلے ناچنے لگے۔ شاید اس سے زیادہ توہین آج تک کسی نے اس کی نہ کی ہو گی اور وہ بھی اس کے محل کے اندر۔

"کیا تمہارا یہی اخلاق ہے"....... لارڈ جیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم شیطان کے نمائندے ہو لارڈ جیکسن اور ایک جادو کے نظام کے سربراہ ہو اور جادو ہمارے دین میں حرام ہے۔ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اس لئے تمہارا احترام شیطان کا احترام سمجھا جائے گا اور ہم شیطان کا احترام نہیں کیا کرتے بلکہ اس پر اور اس کی ذریات پر کروڑوں لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں"....... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"پھر تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔ میں چاہوں تو تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے"....... لارڈ جیکسن نے انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

"تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لارڈ جیکسن۔ بے شک کوشش کر کے دیکھ لو"....... عمران نے جواب دیا۔

"بہرحال تم جس مقصد کے لئے آئے ہو اس پر بات ہو جائے"....... لارڈ جیکسن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں نے تمہیں تفصیل بتا دی تھی۔ تم جواب دو"....... عمران نے کہا۔

"اگر میں یہ سودا کر لوں تو کیا تم واپس چلے جاؤ گے اور آئندہ ہمارے خلاف کوئی ایکشن نہ لو گے"....... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"شیطان اور اس کی ذریات سے کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا۔ صرف اس لئے ہم یہاں آئے ہیں کہ تم اپنے طور پر یہ کام کرو تو ہم تمہارے کابوس جادو کے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے"....... عمران نے کہا۔

"اور اگر میں انکار کر دوں تو"....... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"تو پھر سمجھ لو کہ تمہیں اور تمہارے اس مامار مرکز کو دی گئی مہلت ختم ہو چکی ہے۔ اب تک تم نے اور تمہارے جادو کے

پجاریوں نے اس جادو کی مدد سے جتنے لوگوں کو گمراہ کرنا تھا کر لیا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن یہ کام تو صدیوں سے ہو رہا ہے۔ تم اچانک کیوں اس سلسلے میں کود پڑے ہو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

" اس لئے اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ ازل سے ہوتا چلا آیا ہے اور خیر و شر کی آویزش بطور آزمائش ابد تک چلتی رہے گی لیکن ہر معاملے کی چند حدود ہوتی ہیں۔ تم جس کابوس جادو کے سربراہ تھے وہ اپنی حدود میں رہا اس لئے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی لیکن تم نے یہودیوں کے ساتھ مل کر ایسی سازش کی جس کی وجہ سے تم اپنی حدود سے باہر نکل آئے اس لئے تمہاری سرکوبی ضروری ہو گئی۔ اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اس سازش کا خاتمہ کر کے اپنی حدود میں رہو ورنہ تم اور تمہارا یہ سارا نظام تنکوں کی طرح بکھر جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" بس بہت ہو چکی۔ میں نے تمہیں اس لئے یہاں برداشت کیا ہے کہ تم میرے پاس خود چل کر آئے ہو۔ یہ کام ہو گا اور ڈنکے کی چوٹ پر ہو گا اور میں دیکھوں گا کہ اسے کون روک سکتا ہے۔ تم اور تمہارے ساتھیوں کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اور جو چاہے اسے روک کر دکھا دے اور یہ بھی بتا دوں کہ اب میرے محل سے باہر نکلنے کے بعد پوری طرح ہوشیار رہنا۔ تمہارا یہ پاکیزگی کا حصار عام قوتوں کو تو شاید روک سکتا ہے لیکن میری قوت کو نہیں روک

سکتا۔ جاؤ دفعہ ہو جاؤ"...... لارڈ جیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

" روشن کلام اپنی جیبوں سے نکال کر یہاں دروازے کے اوپر بنے ہوئے روشندان میں رکھ دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے تہہ شدہ کاغذ نکالا اور دروازے کے اوپر بنے ہوئے روشندان کے ایک کونے میں رکھ دیا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے سارے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ خود ہی پھاٹک کھول کر اس محل سے باہر آ گئے۔ ظاہر ہے وہ لارڈ جیکسن کی ویگن پر آئے تھے اس لئے اب انہیں واپس ٹیکسیوں پر ہی جانا تھا لیکن وہ جیسے ہی محل سے باہر نکل کر ایک سائیڈ پر موجود سڑک کی طرف بڑھے اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے سروں پر پھڑپھڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ ایسی آوازیں جیسے اچانک بڑے بڑے پروں والے پرندے ان پر جھپٹ پڑے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن یکلخت تاریک پڑتے چلے گئے۔

ایک بڑے سے کمرے کی دیوار کے ساتھ چار آدمی زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان سب کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے۔ کمرے کا رنگ گہرا سیاہ تھا اور دیواروں پر سانپوں کی عجیب الخلقت تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ البتہ ایک دیوار پر بہت بڑی تصویر تھی جو گہرے سرخ رنگ کی تھی اور یہ تصویر دیکھتے ہی محسوس ہوتا تھا کہ یہ کسی شیطانی مخلوق کی تصویر ہے۔ کمرے میں دو بڑی بڑی کرسیاں بھی موجود تھیں اور ان کرسیوں کی پشت پر بھی یہ شیطانی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ ان کرسیوں کے بازو سانپ کی شکل کے تھے۔ کمرے میں چار دبلے پتلے سے آدمی بھی موجود تھے۔ ان کے جسم انتہائی دبلے تھے لیکن ان کے سر بڑے بڑے تھے۔ وہ اپنی ہیئت سے پہلوانوں کے گرز دکھائی دیتے تھے۔ ان کے چہرے عجیب سے تھے لیکن ان کی ناک اور آنکھیں انسانوں جیسی تھیں۔ البتہ وہ خاموش کھڑے ہوئے تھے

لہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ناٹے قد لیکن مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بال کانٹوں کی طرح اٹھے ہوئے تھے۔ اس ی آنکھیں اس کے حلقوں میں تیزی سے گھوم رہی تھیں۔ اس قدر یزی سے جیسے ان کے پیچھے کوئی مشین نصب ہو جو انہیں اس قدر یزی سے حرکت دے رہی ہو۔ اس آدمی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اروں گرز نما آدمی یکلخت رکوع کے بل جھک گئے۔

"مامار کے سردار کاکاش کا ہم استقبال کرتے ہیں"...... ان اروں نے رک رک کر اور انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"سیدھے ہو جاؤ گو مارو۔ ہم نے تمہیں سیدھے کھڑے ہونے کی ازت دے دی ہے"...... اس ناٹے قد کے آدمی کاکاش نے بڑے غرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔

"ہم مامار کے سربراہ کے مشکور ہیں"...... ان میں سے ایک نے

"آگے آؤ تم"...... کاکاش نے اس گرز نما آدمی سے کہا جس نے یہ رہ کہا تھا تو وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور کاکاش کے سامنے آکر ل گیا۔

"میں تمہیں مامار میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں"...... کاکاش نے تو وہ گرز نما آدمی یکلخت اس کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

"اٹھو۔ ہم نے تمہیں اٹھنے کی اجازت دے دی ہے۔ میری اس ن کا اعلان پورے مامار میں کر دو اور یہاں کی ہر طاقت کو میری

طرف سے پیغام دے دو کہ اب وہ ہر طرح سے بے فکر ہو جائیں۔ اب روشنی کی طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی"...... کاکاش نے کہا تو اس آدمی نے اٹھ کر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تو اس کے دونوں ہاتھ دھوئیں میں چھپتے چلے گئے لیکن یہ دھواں ہاتھوں پر ہی قائم رہا ادھر ادھر نہ بکھرا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ دوبارہ اصل حالت میں آگئے تو اس نے ہاتھ نیچے کر لئے۔

" آقا۔ ماما رمیں، میں نے آپ کا پیغام ہر طاقت تک پہنچا دیا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... کاکاش نے کہا۔

" میرا نام ماکان ہے آقا"...... اس آدمی نے کہا۔

" ماکان۔ لارڈ جیکسن کو اطلاع دو کہ ہم نے شیطان کے دشمنوں کو یہاں قید کر رکھا ہے۔ وہ آئیں تا کہ ان کے سامنے انہیں عبرتناک انداز میں ہلاک کیا جاسکے"...... کاکاش نے کہا تو ماکان تیزی سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ہونہہ ۔ یہ تو انتہائی آسان شکار ثابت ہوئے ہیں۔ لارڈ جیکسن اور بڑا شیطان خواہ مخواہ ان سے ڈرتے رہے ہیں"...... کاکاش نے منہ بناتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا تو لارڈ جیکسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ماکان تھا۔ لارڈ جیکسن کے اندر داخل ہوتے ہی کاکاش اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بہت خوب کاکاش۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔

لارڈ جیکسن نے کہا اور دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

" یہ انتہائی آسان شکار ثابت ہوئے ہیں لارڈ"...... کاکاش نے
ے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کاکاش کہ یہ لوگ اس لئے مار کھا گئے ہیں
۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات نہیں ہو گی کہ ان کے پاکیزگی کے
عار کے باوجود تم ان پر وار کرنے کی قوت رکھتے ہو۔ دوسری بات
کہ نجانے کیوں انہوں نے روشن کلام کو اپنی جیبوں سے نکال کر
ے محل میں ہی چھوڑ دیا تھا۔ مجھے فوراً اس بارے میں معلوم ہو
لیکن میں اور میرے آدمی تو اس کے قریب نہ جا سکتے تھے اس لئے
فوری طور پر باہر سے ایسے افراد کو بلوانا پڑا جن کا کوئی تعلق
ے ساتھ نہیں تھا۔ ان کی مدد سے یہ کاغذ اٹھوا کر میں نے پانی
بہا دیئے تھے ورنہ شاید تم ان پر ہاتھ نہ ڈال سکتے تھے اور اب
ی بات یہ سن لو کہ تم نے ابھی تک ان کے ذہنوں پر کاراسہ کا
نہیں کیا اس لئے جیسے ہی انہیں ہوش آئے گا یہ روشن کلام کا
۔کے ہمارے ہاتھوں سے نہ صرف بچ نکلیں گے بلکہ ہو سکتا ہے
مار اور تمہیں بھی کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو
"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

ہ۔ تو کیا آپ انہیں ہوش میں لانا چاہتے ہیں جبکہ انہیں ایسے
ئی عبرتناک موت مارا جا سکتا ہے"...... کاکاش نے کہا۔

حمقوں جیسی باتیں مت کرو۔ بے ہوشی کے عالم میں موت

کیسے عبرتناک ہو جائے گی۔ انہیں ہوش میں لانا ہو گا اور شیطانی
نظام کے مطابق پہلے ان سے بات کرنا ہو گی کہ اگر وہ شیطان کے
حوالے اپنی روحیں کر دیں تو وہ بچ سکتے ہیں جو ظاہر ہے انہوں نے
تسلیم نہیں کرنا۔ اس کے بعد انہیں عبرتناک موت مارا جائے گا"۔
لارڈ جیکسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر میں ان کے ذہنوں پر کاراسہ کا عمل کر دیتا
ہوں"...... کاکاش نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے افراد کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک
ایک کے قریب جا کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور ان کی طرف
پھونک ماری اور پھر واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم اب انہیں کون سی موت مارنے کا ارادہ رکھتے ہو"...... لارڈ
جیکسن نے کہا۔

" میں ان کے جسموں پر خوفناک حد تک طاقتور تیزاب قطرہ قطرہ
کر کے ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہوں"...... کاکاش نے کہا۔

" بہت خوب۔ واقعی تم نے درست طور پر اسے عبرتناک موت
کہا ہے لیکن انہیں ہوش میں لانے سے پہلے مامار کی تمام طاقتوں
انہیں دیکھنے کی قوت ملنی چاہئے تاکہ سب کو معلوم ہو سکے
دشمنوں کا کیا انجام ہوتا ہے"...... لارڈ جیکسن نے کہا تو کاکاش
اثبات میں سر ہلایا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے ہوا میں عجیب
انداز میں گھمائے اور پھر ہاتھ نیچے کر لئے۔

" ٹھیک ہے۔ اب انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ اب ان کا انجام
سامنے آسکے"...... لارڈ جیکسن نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا تو
کاکاش نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو کمرے میں
گہرے سرخ رنگ کا دھواں سا نمودار ہوا۔ یہ دھواں اس دیوار کے
ساتھ ساتھ لہرا رہا تھا جہاں زنجیروں سے بندھے ہوئے لوگ موجود
تھے۔ دھواں ان کے گرد کافی دیر تک لہراتا اور چکراتا رہا اور پھر آہستہ
آہستہ غائب ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ان بے ہوش افراد کے
جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے۔

" کیا تیزاب منگوا لیا ہے تم نے"...... لارڈ جیکسن نے کاکاش سے
پوچھا۔

" اوہ۔ ماکان"...... کاکاش نے ماکان کو آواز دی۔

" جی آقا"...... اس گرز بنا آدمی نے جو ایک طرف موجود تھا تیزی
سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" دنیا کے سب سے خوفناک اور طاقتور تیزاب کے چار بڑے کین
حاضر کرو"...... کاکاش نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... ماکان نے کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔
چند لمحوں بعد ایک کونے میں گہرے سرخ رنگ کا دھواں چکراتا ہوا
نظر آنے لگا اور پھر جب یہ دھواں غائب ہوا تو وہاں گہرے نیلے رنگ
کے چار بڑے بڑے کین پڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے
ان چاروں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر ان کے ڈھلکے ہوئے جسم

یکلخت تن سے گئے اور ان کی نظریں سامنے موجود کاکاش اور لارڈ
جیکسن پر جم سی گئیں۔

"تو ہم مامار پہنچ گئے ہیں"...... اسی لمحے ایک آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ اور تمہیں یہاں انتہائی عبرتناک موت مارا جائے گا۔ ایسی
موت کہ تمہاری روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی کابوس جادو کے
دشمنوں"...... لارڈ جیکسن نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تو جب ہوگا تب دیکھا جائے گا لیکن یہ کون ہے"...... اس
آدمی نے کہا۔

"یہ کاکاش ہے جو تمہیں میرے محل سے باہر بے ہوش کر کے
یہاں لایا ہے اور اب یہ مامار کا سربراہ ہے اور یہ بھی سن لو کہ مامار
میں موجود ہونے کی وجہ سے تمہارے ذہنوں سے روشنی کا سارا کلام
غائب ہو چکا ہے۔ اب اگر تم چاہو بھی تو اسے نہیں دوہرا سکتے اور نہ
ہی روشنی کی کوئی طاقت یہاں مامار میں تمہاری مدد کر سکتی ہے۔
تمہاری عبرتناک موت کا سامان بھی یہاں موجود ہے۔ یہ کین دیکھ
رہے ہو۔ یہ دنیا کے انتہائی خوفناک اور طاقتور تیزاب سے بھرے
ہوئے ہیں۔ یہ تیزاب قطرہ قطرہ تمہارے جسموں پر ڈالا جائے گا۔ اس
کے بعد کیا ہوتا ہے یہ تم بہرحال آسانی سے سمجھ سکتے ہو اس لئے اب
میری بات سنو۔ میں بڑے شیطان کی طرف سے تمہیں آخری آفر کر رہا
ہوں کہ اگر تم اور تمہارے ساتھی اپنی روحیں شیطان کے حوالے کر
دیں تو تمہیں نہ صرف زندگی بخش دی جائے گی بلکہ تمہیں بے پناہ

دنیاوی دولت، اقتدار اور طاقتیں بھی دی جائیں گی"۔ لارڈ جیکسن
نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور کوئی بات کرو"...... اس آدمی نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاکاش۔ عبرتناک موت کا آغاز کرو"...... لارڈ جیکسن نے
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ماکان۔ پہلے اس آدمی پر تیزاب ڈالو"...... کاکاش نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... ماکان نے کہا اور تیزی سے آگے
بڑھ کر اس نے اپنے دونوں انتہائی پتلے بازوؤں سے تیزاب سے
بھرے ایک کین کو اس طرح اٹھایا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔

"اوہ نہیں۔ اس طرح تو یہ فوراً ہلاک ہو جائے گا۔ ایسا کرو کہ
پہلے کسی بوتل میں تیزاب ڈالو اور پھر اس بوتل سے تھوڑا
تیزاب اس کے جسم پر ڈالو"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی بڑے آقا"...... ماکان نے کہا اور پھر کین کو
واپس رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شاید
وہ کوئی بوتل لینے جا رہا تھا جبکہ کاکاش اور لارڈ جیکسن دونوں مطمئن
انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے اب عمران اور
اس کے ساتھی کسی صورت بھی اس عبرتناک موت سے نہیں بچ
سکتے تھے۔

عمران بار بار اپنے ذہن پر زور ڈال رہا تھا تاکہ وہ مقدس کلام کا ورد کر سکے لیکن ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اب اس کے ذہن کے گرد کوئی فولادی دیوار آ گئی ہو۔ ہوش میں آنے کے بعد اس نے دیکھا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ کمرے کی دیواروں کا رنگ سیاہ تھا اور ان پر سانپوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں جبکہ ایک دیوار پر عجیب الخلقت شیطان کی بڑی سی تصویر بنی ہوئی تھی۔ کمرے میں انتہائی تیز اور مکروہ سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ سامنے ایک کرسی پر لارڈ جیکسن اور دوسری کرسی پر ایک ناٹے قد لیکن مضبوط جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے سر کے بال چھوٹے تھے لیکن کانٹوں کی طرح اٹھے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں حلقوں میں اس تیزی سے چاروں طرف اور مسلسل گھوم رہی تھیں جیسے کسی مشین کے ذریعے انہیں حرکت دی جا رہی ہو جبکہ کمرے

میں چار عجیب الخلقت آدمی موجود تھے جن کے جسم انتہائی دبلے پتلے تھے لیکن ان کے سر بڑے بڑے اور بھاری تھے۔ کمرے کے ایک کونے میں گہرے نیلے رنگ کے چار بڑے بڑے کین بھی موجود تھے جن پر گندھک کے تیزاب کے بارے میں تحریر موجود تھی جبکہ لارڈ جیکسن نے انہیں بتایا تھا کہ وہ اس تیزاب کو کس انداز میں ان پر ڈال کر انہیں عبرتناک موت مارے گا اور لارڈ جیکسن نے انہیں شیطان کے ساتھ شامل ہونے کی آفر بھی کی جس کے جواب میں عمران انتہائی سخت جواب دینا چاہتا تھا لیکن اس کے ذہن میں وہ الفاظ ہی نہ آ سکے تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا ہو گا۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے ذہن کے گرد کوئی فولادی دیوار آ گئی ہو اور مجھے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا"...... صفدر نے اچانک کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے یقیناً ہماری بے ہوشی کے دوران کوئی عمل کیا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ یہاں پہنچ جائیں تو ہوش میں آتے ہی روشنی کا کلام پڑھ کر سب چیزوں کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اب کچھ بھی یاد نہیں آ رہا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں ان زنجیروں سے نجات حاصل کر لینی چاہئے ورنہ یہ لوگ واقعی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ کر گزریں گے"۔ اچانک صدیقی نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ ہماری کلائیوں کے گرد کڑوں میں

بٹن موجود ہیں۔ ہم ان بٹنوں کو دبا کر ان زنجیروں سے مکمل نجات حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ زنجیریں ہمارے پیروں کے گرد نہیں ہیں صرف ہاتھوں اور جسم کے گرد ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کا خاتمہ کیسے کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا ہی پڑے گا ورنہ بے بسی کی موت مر جائیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ انہوں نے ہمیں زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں اس حالت میں بھی ہم سے خطرہ لاحق ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس بار جوزف خاموش ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں جوزف۔ تم واقعی خاموش ہو"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ یہاں آ کر مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے پورا افریقہ دیوتاؤں اور وچ ڈاکٹروں سے خالی ہو گیا ہو۔ باس۔ یہاں آ کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں افریقہ کا پرنس نہیں بلکہ افریقہ کی کسی دلدل کے کنارے پر رینگنے والا کوئی حقیر کیڑا ہوں"...... جوزف نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر پرنس بن کر دکھاؤ۔ یہاں کھڑے کھڑے تو تم واقعی کینچوے بن جاؤ گے اور سنو۔ میں زنجیریں کھول رہا ہوں۔ تم سب بھی یہ زنجیریں کھول دو لیکن یہ شیطانی طاقتیں ہیں اس لئے یہ عام حالات میں ہلاک نہیں ہوں گی۔ البتہ ہمیں انہیں فوری طور پر بے ہوش کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور گرز نما آدمی ایک بڑی سی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ نامعلوم زبان میں باتیں کر رہے ہیں۔ شاید کوئی منتر پڑھ رہے ہیں۔ تم جلدی سے تیزاب کین سے بوتل میں ڈالو تاکہ انہیں عذاب دیا جا سکے"...... لارڈ جیکسن نے اس گرز نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی فوری تعمیل ہو گی آقا"...... اس گرز نما آدمی نے کہا۔

"ایکشن"...... اچانک عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلائیوں میں موجود کڑوں کے بٹن پریس کر دیئے۔ دوسرے لمحے کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی زنجیریں اس کے قدموں میں گر گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی زنجیریں گرا دیں۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کمرے میں موجود افراد سنبھلتے عمران اور اس کے ساتھیں نے وہاں موجود افراد پر اس قدر تیزی سے حملہ کیا کہ ان میں سے کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ عمران نے لارڈ جیکسن پر جبکہ صفدر نے لارڈ جیکسن کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے کاکاش پر اور کیپٹن شکیل، صدیقی اور جوزف نے ان چار گرز نما آدمیوں پر حملے کر دیئے تھے۔ عمران اور صفدر دونوں نے انتہائی برق رفتاری سے لارڈ جیکسن اور کاکاش کی گردنیں پکڑ کر انہیں اس انداز

میں ہوا میں گھما کر فرش پر پھینک دیا تھا کہ ان کی گردنوں میں بل آ
گئے تھے اور ان کے جسم اس طرح تڑپنے لگے جیسے پانی سے نکلی ہوئی
مچھلی تڑپتی ہے جبکہ ادھر یہی کام صدیقی اور کیپٹن شکیل نے ان گرز
نما آدمیوں کے ساتھ کیا جبکہ جوزف نے انہیں اس انداز میں بے
ہوش کرنے کی بجائے اپنے دونوں ہاتھ ان دونوں کے چہروں پر اس
انداز میں مارے کہ دونوں گرز نما آدمیوں کی آنکھیں اس نے ایک
ہی حملے میں نکال کر باہر پھینک دیں اور وہ دونوں نیچے گر کر چند لمحے
تڑپے اور پھر ساکت ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی جوزف تیزی سے پلٹا
اور اس نے فرش پر پڑے ہوئے باقی دو گرز نما آدمیوں کی آنکھیں بھی
نکال دیں اور وہ دونوں بھی ایک لمحہ تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

" باس۔ ان دونوں کی بھی آنکھیں نکال دیں۔ یہ بھی ہلاک ہو
جائیں گے "...... جوزف نے تیزی سے کاکاش کی طرف بڑھتے ہوئے
کہا۔

" نہیں۔ ان کی آنکھوں پر کپڑا باندھ دو۔ یہ بہت بڑی شیطانی
طاقتیں ہیں "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ جوزف ایسے لوگوں کے منہ میں کالا تسمہ باندھ
دیا کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ کوئی منتر نہیں پڑھ سکتے تھے "...... صفدر
نے کہا۔

" ہاں جوزف۔ ان دونوں کے منہ پر کالے تسمے باندھ دو اور ان
دونوں کو زنجیروں میں جکڑ دو "...... عمران نے تیزاب سے بھرے

ہوئے کینوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس گرز نما آدمی نے ابھی
بوتل پوری طرح بھری نہ تھی اور وہ وہیں رکھی ہوئی تھی۔ عمران نے
وہ بوتل اٹھائی اور ان گرز نما آدمیوں کی طرف بڑھ گیا جو بے حس و
حرکت پڑے ہوئے تھے لیکن بہرحال وہ زندہ تھے۔ عمران نے ان کے
جسموں پر تیزاب انڈیلنا شروع کر دیا۔ اس کے تیزاب انڈیلتے ہی کمرہ
روح فرسا چیخوں سے گونج اٹھا اور عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ
کر حیران رہ گئے کہ وہ گرز نما آدمی تیزاب جسموں پر پڑتے ہی خود بخود
مائع میں تبدیل ہوتے چلے گئے اور یہ مائع زمین میں جذب ہو گیا۔

" اوہ۔ تو یہ تیزاب ان کو مائع بنا دیتا ہے۔ بہت خوب "۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر بوتل میں موجود باقی
تیزاب ان دونوں کرسیوں پر ڈال دیا جن پر لارڈ جیکسن اور کاکاش
بیٹھے ہوئے تھے۔ تیزاب جیسے ہی ان کرسیوں پر پڑا ایک بار پھر کمرہ
روح فرسا چیخوں سے گونج اٹھا اور کرسیاں اتنی تیزی سے راکھ میں
تبدیل ہو گئیں جیسے کسی نے انہیں برقی بھٹی میں ڈال دیا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ ان احمقوں کو معلوم ہی نہیں کہ وہ اپنی موت خود
لے کر آ گئے ہیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی
سے مڑا اور اس نے کین میں موجود تیزاب سے بوتل بھری اور پھر
آگے بڑھ کر اس نے بوتل میں موجود تیزاب اس دیوار پر انڈیل دیا
جہاں عجیب الخلقت شیطانی تصویر بنی ہوئی تھی۔ جیسے ہی تیزاب
تصویر پر پڑا کمرہ ایک بار پھر انتہائی خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اسی

لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پچاس ساٹھ کے قریب عجیب الخلقت سانپ نما آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے لیکن عمران نے ہاتھ میں موجود بوتل کا تیزاب ان پر اچھال دیا اور دیکھتے دیکھتے وہ سب کے سب مائع بن کر فرش پر بہتے ہوئے غائب ہو گئے۔

"جوزف۔ تم خیال رکھنا۔ انہیں ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ میں باقی ساتھیوں سمیت یہاں کا سروے کر کے ابھی آتا ہوں"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"یہ کین اٹھاؤ لیکن انتہائی احتیاط سے۔ اس میں دنیا کا سب سے خوفناک حد تک طاقتور تیزاب ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر وہ بوتل تیزاب سے بھر لی لیکن وہ خود بھی تیزاب سے بچنے کے لئے بے حد احتیاط کر رہا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک کین اٹھا لیا تھا جبکہ صدیقی خالی ہاتھ تھا۔ پھر وہ سب اس کمرے کے دروازے سے باہر آ گئے۔ راہداری سے گزر کر وہ ایک دوسرے کمرے میں پہنچے۔ کمرہ خالی تھا۔ پھر وہ سب مختلف کمروں سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوئے۔ یہاں ایک لکڑی کا صندوق موجود تھا جس کے گرد دس بڑے بڑے سانپ پھن اٹھائے بیٹھے ہوئے تھے۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے وہ سانپ انتہائی خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے ان کی طرف لپکے لیکن عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل میں موجود تیزاب بجلی کی سی تیزی سے ان پر اچھال دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ عجیب سی بو اور پھنکاروں سے گونج اٹھا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب سانپ اس طرح مائع بن کر غائب ہو گئے جیسے وہ بنے ہی مائع سے ہوں۔ اس بڑے سے کمرے کی چاروں دیواروں پر شیطانی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ عمران نے باری باری ان سب تصویروں پر تیزاب انڈیل دیا اور تیزاب پڑتے ہی یہ تصویریں اس طرح مٹ کر غائب ہونے لگیں جیسے ان کا وہاں وجود ہی نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی دور سے چیخنے اور رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دور کہیں ہزاروں لاکھوں عورتیں مل کر چیخ رہی ہوں اور بین کر رہی ہوں اور پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں سنائی دینا بند ہو گئیں تو عمران اس لکڑی کے صندوق کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر صندوق کھولا تو صندوق کے اندر ایک قدیم دور کی رسی لپٹی ہوئی پڑی تھی۔ یہ سیاہ رنگ کی رسی تھی اور نجانے کس چیز سے بنائی گئی تھی۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہے سوانگ جس پر کابوس جادو کا سارا ڈھانچہ کھڑا کیا گیا ہے"...... عمران نے صندوق بند کرتے ہوئے کہا۔

"صدیقی یہ صندوق اٹھا لو"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے آگے بڑھ کر صندوق اٹھا لیا۔

"آؤ۔ اب ان دو بڑے شیطانوں کا خاتمہ کر دیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ کین یہاں پلٹ نہ دیں تاکہ اگر کوئی باقی

مانده شیطانی طاقتیں رہ بھی گئی ہوں تو وہ ختم ہو جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے یہ بات پہلی بار میرے نوٹس میں آئی ہے کہ تیزاب سے بھی شیطانی طاقتیں آناً فاناً نیست و نابود ہو جاتی ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کمرے کے دروازے سے باہر نکل کر کین میں موجود تیزاب انہوں نے کمرے کے فرش پر انڈیل کر کین بھی وہیں پھینک دیا۔ صدیقی وہ صندوق اٹھائے ہوئے تھا جبکہ عمران کے ہاتھ میں بوتل تھی لیکن اب بوتل خالی تھی۔ وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے واپس کمروں سے ہوتے ہوئے اور راہداری سے گزرتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں جوزف لارڈ جیکسن اور کاکاش کو چھوڑ گئے تھے۔ وہ دونوں اب زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ البتہ ان کی آنکھوں پر کپڑے بندھے ہوئے تھے اور منہ پر سیاہ تسمے بندھے ہوئے تھے۔

"کوئی خاص بات تو نہیں ہوئی جوزف"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس"...... جوزف نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پہلے ہمیں یہاں سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بھی ہلاک ہو جائیں اور ہم پھنس کر رہ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ مجھے دراصل ان دونوں کی طرف سے فکر تھی۔ بہرحال تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ اور راستہ تلاش کرو"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"صدیقی یہ صندوق یہاں ان کے سامنے رکھ دو"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے وہ صندوق فرش پر رکھ دیا۔

"یہ بوتل تیزاب سے بھر دو لیکن خیال رکھنا یہ دنیا کا انتہائی طاقتور تیزاب ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے بوتل عمران کے ہاتھ سے لی اور اس کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں کین موجود تھے۔ اس نے ایک کین کو کھولا اور اس میں سے تیزاب اس بوتل میں ڈال دیا۔

"عمران صاحب۔ اس کاکاش کو ہوش میں لانے کی بجائے اس پر تیزاب ڈال کر اس کا خاتمہ کر دیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ شیطانی طاقت ہمارے خلاف کوئی حرکت نہ کر ڈالے"...... صدیقی نے بوتل بھر کر واپس آتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ واقعی شیطانی طاقت ہے اور اس وقت شاید یہ اس مامار کی محافظ ہے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ یہاں جو بھی ہے وہ بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے۔ صرف یہ لارڈ جیکسن باقی رہ جائے گا کیونکہ یہ بہرحال انسان ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے آگے بڑھ کر تیزاب سے بھری ہوئی بوتل اس کاکاش کے سر پر

انڈیل دی اور تیزاب جیسے ہی کاکاش کے جسم پر پڑا ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پورے کمرے میں انتہائی مکروہ بو پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ہی رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کاکاش کا جسم مسلسل پھڑک رہا تھا اور پھر اس نے مائع بن کر بہنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد خالی زنجیریں عقبی دیوار سے جا ٹکرائیں۔ کاکاش کا جسم مائع بن کر غائب ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دور سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دور کہیں بم دھماکے ہو رہے ہوں۔ ان دھماکوں کی آوازوں میں چھنکاروں اور رونے پیٹنے کی آوازیں بھی شامل تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہو گئی اور اسی لمحے دروازہ کھلا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

"ارے۔ یہ دوسرا کہاں غائب ہو گیا"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"صدیقی نے اسے تیزاب ڈال کر فنا کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہاں سے باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں مل سکا کہ اچانک جہاں ہم موجود تھے وہاں دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کمرے کی چھت غائب ہو گئی اور اس طرح ہر کمرے میں دھماکے ہوئے اور سب کمروں کی چھتیں غائب ہو گئیں۔ ایک طرف سیڑھیاں بھی اوپر جاتی دکھائی دیں اور اوپر آسمان نظر آنے لگ گیا

ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اللہ کا شکر ہے"...... عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرے ذہن کے گرد دیوار ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کا نام میرے لبوں پر آ گیا۔ یا اللہ تو واقعی رحیم و کریم ہے"...... عمران نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ واقعی اب مجھے بھی ایسا ہی احساس ہونے لگا ہے ورنہ اب تک ایسا سب کچھ ہمارے ذہنوں سے غائب ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد رحیم ہے۔ مجھے تو یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے اندر کوئی خلا تھا جو اب پر ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری کیا پوزیشن ہے جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر روما کی نے دوبارہ ہاتھ میرے سر پر رکھ دیا ہے۔ اب میں پرنس ہوں۔ حقیر کینچوا نہیں ہوں"...... جوزف نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ماما مرکز ختم ہو گیا ہے اور یہ کاکاش کی موت کی وجہ سے ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ صدیقی نے جیسے ہی اس ٹھگنے کاکاش پر تیزاب ڈالا وچ ڈاکٹر نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا تھا"...... جوزف نے کہا تو

عمران مسکرا دیا۔

"اب اس لارڈ جیکسن کی آنکھوں سے پٹی ہٹا دو۔ اب یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔ بہر حال یہ شیطان کا نمائندہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے رحمت کر دی ہے۔ ہمارے اندر جو خلا اس شیطانی مرکز میں داخل ہونے سے پیدا ہو گیا تھا وہ پُر ہو گیا ہے۔ اب یہ شیطانی طاقتیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس صندوق میں موجود رسی کو بھی تیزاب ڈال کر فنا کر دینا چاہیئے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس لارڈ جیکسن کے سامنے ایسا ہو گا تاکہ اسے بھی معلوم ہو سکے کہ جس پر اس کا سارا انتظام قائم تھا اس کا کیا حشر ہوا ہے اور اس نے اپنی حدود سے باہر نکل کر کیا حماقت کی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر پہلے اس لارڈ جیکسن کی آنکھوں سے کپڑا کھول کر ایک طرف پھینک دیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی سب خاموش کھڑے تھے کیونکہ کمرے میں موجود دونوں کرسیاں انہوں نے پہلے ہی راکھ میں تبدیل کر دی تھیں۔ چند لمحوں بعد جب لارڈ جیکسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تسمہ ابھی تک لارڈ جیکسن کے منہ

میں موجود تھا۔ چند لمحوں بعد ہی لارڈ جیکسن ہوش میں آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تن سا گیا۔ اس نے حیرت سے اپنے آپ کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"تم۔ تم کس طرح آزاد ہو گئے۔ کیا مطلب۔ کیا تم کابوس جادو سے بڑھ کر جادو جانتے ہو۔ وہ۔ وہ کاکاش کہاں ہے"...... لارڈ جیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ گو شروع میں اس کے الفاظ سمجھ میں نہ آ رہے تھے لیکن پھر منہ میں تسمہ خود بخود ایڈجسٹ ہو گیا اور اس کے الفاظ سمجھ میں آنے لگ گئے۔

"کابوس جادو کا مرکز مامار اس کاکاش اور تمہاری کالی طاقتوں سمیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نیست و نابود ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور جیسے ہی عمران کے منہ سے اللہ تعالیٰ کا نام نکلا لارڈ جیکسن کے جسم نے اس طرح زور دار جھٹکا کھایا جیسے کسی نے اسے پوری قوت سے کوڑا مار دیا ہو۔

"تم۔ تم۔ تم۔ یہ روشنی کی باتیں کر رہے ہو حالانکہ میں نے تمہارے ذہن بند کرا دیئے تھے۔ پھر۔ پھر یہ"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"دیکھو یہ ہے وہ صندوق جس میں سوا گی ہے۔ دیکھ لو۔ یہی ہے ناں"...... عمران نے کہا تو لارڈ جیکسن کی نظریں سامنے فرش پر پڑے ہوئے صندوق پر پڑیں تو وہ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"یہ۔یہ کیسے یہاں آگیا۔یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔اس کمرے میں تو کابوس جادو کی سب سے بڑی طاقتیں موجود تھیں۔پھر یہ کیسے ہو گیا"...... لارڈ جیکسن نے کہا۔

"تم سے حماقت یہ ہوئی لارڈ جیکسن کہ تم نے یہاں مامار میں انتہائی طاقتور تیزاب کے کین منگوا لئے۔یہ سارا کام اس تیزاب نے دکھایا ہے۔تیزاب نے تمہاری ساری طاقتوں کو پانی بنا کر نیست و نابود کر دیا ہے اور تمہارا کاش بھی اس تیزاب کی نذر ہوا ہے"۔عمران نے کہا تو لارڈ جیکسن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔اوہ۔ایسڈ۔اوہ۔مجھے بتایا گیا تھا کہ ایسڈ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہے۔کابوس جادو کا توڑ ہی ایسڈ ہے۔اوہ۔ویری بیڈ۔مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا"...... لارڈ جیکسن نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"صدیقی۔اس صندوق کو کھول کر تیزاب کی ساری بوتل اس پر انڈیل دو"...... عمران نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔نہیں۔ایسا مت کرو۔صدیوں سے قائم کابوس جادو کا خاتمہ مت کرو۔تم ساری دنیا کی دولت لے لو۔جو چاہے لے لو مگر ایسا مت کرو"...... لارڈ جیکسن نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو تم سے کہا تھا کہ تم سازش ختم کر دو لیکن تم تو فرعون بنے ہوئے تھے اور فرعون کا انجام وہی ہوتا ہے جو اب تمہارا ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے صدیقی نے کین سے

تیزاب کی بوتل بھری اور پھر لا کر اس نے واقعی صندوق کھولا اور تیزاب کی بوتل اس پر انڈیل دی۔اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور صندوق اور اس کے اندر موجود رسی سب پانی بن کر بہہ گئے اور فرش میں جذب ہو گئے۔اب وہاں کچھ بھی نہ تھا جبکہ لارڈ جیکسن کے منہ سے یکلخت چیخ نکلی اور اس کا جسم اس طرح تڑپنے لگا جیسے یہ تیزاب صندوق کی بجائے اس کے جسم پر ڈالا جا رہا ہو اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت گلنے سڑنے لگا اور کمرے میں اس قدر مکروہ بو پھیل گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے ان کی آنتیں حلق سے باہر آجائیں گی۔

"بھاگو۔یہاں سے بھاگو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ظاہر ہے اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

عمران نے کار سید چراغ شاہ کے مکان کے قریب لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر ہی رہا تھا کہ مکان کا دروازہ کھلا اور سید چراغ شاہ صاحب کا صاحبزادہ باہر آ گیا۔

"آئیے تشریف لائیے۔ قبلہ والد صاحب کافی دیر سے آپ کے منتظر ہیں"...... سلام دعا کے بعد صاحبزادے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے۔ میں نے تو آج تک پوچھا ہی نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام عبدالرحیم ہے جناب"...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے انتہائی احترام بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے بھی شاہ صاحب کی طرح روحانی درجات حاصل کئے

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ابھی میں اپنی دینی تعلیم مکمل کر رہا ہوں"۔ عبدالرحیم نے جواب دیا۔

"اچھا۔ کیا کیا پڑھ لیا ہے آپ نے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"الحمدللہ میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا ہے اور تجوید پڑھ رہا ہوں"...... عبدالرحیم نے جواب دیا۔

"تجوید۔ جہاں تک میرا خیال ہے تجوید کا مطلب ہوتا ہے عمدگی سے کوئی کام کرنا۔ پروفیسروں نے بتایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے درست فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسا علم ہے جس میں حروف کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں قرآن مجید اور عربی آیات کو صحیح اور عمدہ طریقے سے پڑھنا اور منہ سے ادا کرنا"...... عبدالرحیم نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا۔ وہاں دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں قبلہ والد صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع کرتا ہوں"...... عبدالرحیم نے کہا اور اندرونی دروازے سے دوسری طرف چلا گیا۔ عمران ایک چارپائی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سید چراغ شاہ صاحب اپنے مخصوص انداز میں اندر داخل ہوئے تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے

مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سدا خوش رکھے۔ تمہاری عاقبت بخیر ہو۔ بیٹھو"...... سید چراغ شاہ صاحب نے اس کے سر پر مشفقانہ انداز میں ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ سب آپ کی بدولت ہے شاہ صاحب ورنہ مجھ جیسے دنیادار کے لئے تو دنیا ہی سب کچھ تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاہ صاحب کے چارپائی پر بیٹھنے کے بعد وہ سامنے والی دوسری چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور عبدالرحیم ایک بڑا سا گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس پر سرپوش موجود تھا۔

" یہ دودھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے"...... عمران نے گلاس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پہلے ایک چھوٹا گھونٹ لیا اور پھر تین گھونٹ میں دودھ پی کر اس نے شکریہ کے ساتھ گلاس واپس کر دیا اور جیب سے رومال نکال کر منہ صاف کر لیا۔ عبدالرحیم گلاس لے کر واپس چلا گیا تھا۔

" تم نے واقعی بے پناہ ذہانت سے اس کابوس جادو اور اس کی شیطانی ذریات کا خاتمہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا"...... شاہ صاحب نے کہا۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہوا ہے شاہ صاحب۔ ویسے ایک بات پوچھنی ہے۔ آپ ناراض تو نہ ہوں گے"...... عمران نے کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیسی بات"...... شاہ صاحب نے چونک کر کہا۔

" شاہ صاحب۔ خیر و شر کی آویزش تو ازل سے چلی آ رہی ہے۔ کیا اب کابوس جادو کے خاتمہ سے یہ آویزش ختم ہو جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

" تم خود اس سوال کا جواب دوسروں کو دیتے رہے ہو کہ لارڈ جیکسن نے اپنی حدود سے تجاوز کرنا شروع کر دیا تھا۔ پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو"...... شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں نے واقعی اس بات کو اس تناظر میں سوچا بھی ہے اور اس بارے میں دوسروں کو بھی کہا ہے لیکن میرا اپنا ذہن اس بارے میں پوری طرح مطمئن نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ خیر و شر کی اس آویزش میں شر کی قوتوں کو کھلی چھٹی دے دی جائے کہ وہ جس طرح چاہیں خلق خدا کو گمراہ کرتی رہیں"...... شاہ صاحب نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں شاہ صاحب۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے لیکن خیر کی قوتیں تو بہرحال کام کرتی ہی رہتی ہیں۔ ان میں دنیادار لوگوں کو کیوں شامل کر لیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب میں سمجھ گیا۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم جیسے لوگوں کو کیوں اس معاملے میں گھسیٹا جاتا ہے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا شکر گزار ہوں شاہ صاحب کہ اس نے اس نیک کام کے لئے مجھ جیسے حقیر اور عاجز کا انتخاب کیا۔ لیکن"...... عمران نے کہا۔

"بس۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بتا دوں کہ جس طرح شر کی حدود مقرر ہیں اسی طرح خیر کی قوتوں کی بھی حدود مقرر ہیں۔ ان حدود سے وہ بھی تجاوز نہیں کر سکتیں اور اگر کرتی ہیں تو پھر وہ فخر وغیرہ کی حدود میں شامل ہو کر سب کچھ برباد کر بیٹھتی ہیں۔ تم نے شر کے خلاف جدوجہد کی اور تمہیں کامیابی ملی۔ یہ واقعی تم پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم تھا ورنہ جس طرح تم نے انتہائی احمقانہ کام کیا تھا کہ حروف مقطعات کو اپنے سے علیحدہ کر دیا تھا تمہیں شاید اس کی اس قدر خوفناک سزا ملتی کہ تم برباد ہو جاتے لیکن تمہاری نیت کی وجہ سے تم پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو گیا۔ تم نے اس نیت سے ہی ایسا کیا تھا کہ اس طرح تم مامار میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ ان حروف مقطعات کے ساتھ تم وہاں داخل نہ ہو سکتے تھے لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ مامار میں داخلہ تمہارے لئے قدرت نے خود طے کر لیا تھا ورنہ وہ تمہیں کسی صورت مامار میں نہ لے جاتے اور پھر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت سے اس لارڈ جیکسن

کے ذہن سے یہ بات ماؤف کر دی گی کہ تیزاب ان کے لئے زہر قاتل ہے اور اس نے تیزاب خود منگوا لیا جس کی وجہ سے تم نے اور تمہارے ساتھی مامار کا مرکز تباہ اور وہاں کی شیطانی طاقتوں کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے ورنہ تم نے جس طرح حروف مقطعات کو اپنے سے علیحدہ کیا تھا تمہارا وہاں نجانے کیا حشر ہوتا۔ تمہیں سوچنا چاہئے تھا کہ اگر ان حروف کے ساتھ تم لارڈ جیکسن کے شیطانی محل میں داخل ہو سکتے تھے تو مامار میں بھی داخل ہو سکتے تھے۔ بہرحال یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم اور تمہاری ماں کی دعائیں ہیں جن کی وجہ سے تم کامیاب ہو گئے۔ البتہ تم نے یہ بات شاید یہ سوچ کر کی ہے کہ میں تمہیں زبردستی ان معاملات میں گھسیٹ لیتا ہوں حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ یہ فیصلہ کہیں اور کیا گیا تھا۔ میں نے تو اپنے طور پر تمہیں فارغ کر دیا ہوا ہے لیکن تم اب نجانے کن کن نظروں میں آ چکے ہو اس لئے تمہارے نہ چاہنے کے باوجود تمہیں نیکی کے کام میں شامل کر لیا جاتا ہے تاکہ تمہاری آخرت سنور سکے"۔ شاہ صاحب نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں دل و جان سے نیک کام کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں شاہ صاحب اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ایک بار آپ میری انہی باتوں کی وجہ سے ناراض ہو گئے تھے پھر سیکرٹ سروس کا سارا سیٹ اپ ہی ختم ہونے کے قریب آ گیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے اس سلسلے میں مناسب رہنمائی نہیں ملتی اور میں الجھتا رہ جاتا ہوں۔ اب

اس کابوس جادو میں بھی مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر کس طرح ان کا خاتمہ کروں"....... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری الجھن کو بخوبی سمجھتا ہوں۔ اصل میں تمہارے ذہن میں خیر کی قوتوں کے بارے میں ایسا نظریہ ہے کہ جیسے یہ قوتیں خدانخواستہ غیب کا علم رکھتی ہیں۔ انہیں وہ سب کچھ پیشگی معلوم ہو جاتا ہے جو کچھ مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والا ہو اور انہیں اس کے خاتمے کا طریقہ کار بھی معلوم ہوتا ہے لیکن تمہیں کچھ نہیں بتایا جاتا اور تمہیں اس بات پر غصہ آ جاتا ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ انسان کو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے جتنا وہ معلوم ہونے کی اجازت دیتا ہے اس لئے خیر کی قوتوں کو بھی وہی کچھ معلوم ہوتا ہے جس کے معلوم ہونے کی وہ اجازت دیتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب آدمی نیکی کے راستے پر چل پڑتا ہے تو راستے خود بخود اس کے لئے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوتی ہے لیکن ساتھ ساتھ اسے جدوجہد کرنی پڑتی ہے، سوچنا پڑتا ہے اور اپنی ذہانت استعمال کرنا پڑتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں خیر کے راستے پر کام کرنے والا کوئی روبوٹ نہیں ہوتا کہ جو کچھ اس میں فیڈ کر دیا جائے وہ ویسا ہی کرتا ہے۔ اسے بہرحال جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ ناامیدی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہمت اور حوصلے سے کام لینا پڑتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا پڑتی ہیں، اس کے حضور گڑگڑانا پڑتا ہے پھر جا کر اس کو کامیابی ملتی

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہیں جب ایسے کام پر بھیجا جاتا ہے تو تمہیں لکھ کر نہیں دیا جا سکتا کہ تم نے گھر سے نکل کر کیا کرنا ہے اور کیا کیا نہیں کرنا۔ کس جگہ جانا ہے اور کس کس کا خاتمہ کس کس انداز میں کرنا ہے۔ یہ سب تمہید کی باتیں ہوتی ہیں۔ صرف ایک مقصد سامنے ہوتا ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کر رہے ہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو ایسے انسان کے ہر قدم پر ساتھ ساتھ رہتی ہے"....... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی بات بخوبی سمجھ گیا ہوں شاہ صاحب۔ لیکن ایک بات اب بھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کیا کابوس جادو کے خاتمے سے اس دنیا میں شر ختم ہو جائے گا۔ کیا شیطان ہمیشہ کے لئے ناکام ہو جائے گا۔ اس جیسے ہزاروں نظام یہاں کام کر رہے ہوں گے۔ ہم آخر کس کس کو ختم کریں گے"....... عمران نے کہا۔

"تم جرائم کے خلاف کام کرتے ہو۔ بولو کرتے ہو ناں"۔ شاہ صاحب نے کہا۔

"جی ہاں"....... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا تمہارا مشن مکمل ہونے کے بعد جرائم ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں۔ کیا تم سے پہلے جرائم نہیں ہوتے تھے اور کیا تمہارے بعد جرائم نہ ہوں گے۔ پھر تم کیوں جرائم کے خلاف کام کرتے ہو۔ پوری دنیا میں سینکڑوں بلکہ لاکھوں جرائم پیشہ تنظیمیں ہوں گی۔

بے شمار ایجنسیاں ہوں گی جبکہ تمہارا مشن ایک کے خلاف ہوتا ہے۔ تم اس سے نمٹ لیتے ہو۔ پھر کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب وہاں سے جرائم کا خاتمہ ہو گیا ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"ہمارا تو ایک ٹارگٹ ہوتا ہے شاہ صاحب۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف اگر کوئی سازش ہوتی ہے تو ہم اس سازش کا خاتمہ کر دیتے ہیں ورنہ ہم حرکت میں نہیں آتے۔ یہ درست ہے کہ لاکھوں جرائم پیشہ تنظیمیں ہوں گی لیکن ہم صرف اس کے خلاف کام کرتے ہیں جو پاکیشیا کے لئے مجموعی طور پر خطرہ ہو لیکن یہاں میرے سامنے ایسا کوئی ٹارگٹ نہیں ہوتا"...... عمران نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"تم صرف ایک ملک کے لئے لڑتے ہو جبکہ پورا عالم اسلام ایک کنبہ ہے، خاندان ہے۔ کیا عالم اسلام کے خلاف جب کوئی سازش کی جاتی ہے تو کیا اس کے خلاف کام نہیں کیا جا سکتا۔ اب تم خود بتاؤ کہ لارڈ جیکسن اور یہودیوں کی یہ سازش کامیاب ہو جاتی کہ تمام عالم اسلام میں کابوس جادو کے معبد بنائے جائیں اور انہیں سازش کا گڑھ بنا دیا جائے تو کیا یہ مشن عالم اسلام کے تحفظ اور سلامتی کا مشن نہیں کہلا سکتا۔ کیا اسے صرف اس لئے نظرانداز کر دیا جائے کہ اس کے خاتمے سے دنیا بھر میں موجود تمام کالی طاقتیں ختم نہیں ہو سکتیں"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی مہربانی شاہ صاحب۔ آپ نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں واقعی کنوئیں کا مینڈک بن کر سوچتا ہوں۔ میں صرف عالم اسلام کے کسی ملک کے خلاف سازش پر کام کرتا ہوں لیکن بحیثیت مجموعی عالم اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کی طرف میری توجہ ہی نہیں ہو سکی۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے یہ بات مجھ پر واضح کر دی۔ بس اب میری صرف ایک گزارش ہے کہ آپ ایسے مشن کے دوران میری بھرپور رہنمائی کر دیا کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیا اور میری رہنمائی کیا۔ میری تو اس سارے معاملے میں کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جیسا ذہن بخشا ہے اور جیسا ٹھوس اور صالح کردار بخشا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو ورنہ حقیقت ہے کہ انسان کو پھسلتے دیر نہیں لگتی اور وہ ایک لمحے کی لغزش سے اپنی صدیوں کی کمائی گنوا بیٹھتا ہے اس لئے ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی مدد کی دعا کرتے رہا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر قسم کی دانستہ لغزش سے دور رکھے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے انتہائی مشفقانہ لہجے میں کہا۔

"اور نادانستہ لغزش۔ اس کا کیا ہو گا"...... عمران نے جان بوجھ کر قدرے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے تمہاری اماں بی کی دعائیں ہی کافی ہیں"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اور آپ کی دعائیں بھی تو میرے ساتھ رہتی ہیں شاہ صاحب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم مجھے اپنے بیٹے عبدالرحیم سے بھی زیادہ عزیز ہو اس لئے کہ تم مجاہد ہو۔ میدان عمل کے شہ سوار ہو اور وہ قیل و قال کی سطح سے ابھی اوپر نہیں اٹھا۔ البتہ ایک بات اور تمہیں بتا دوں کہ ہر بار جب تمہارا خیر و شر والا معاملہ ختم ہوتا ہے تم میرے پاس آکر کسی نہ کسی انداز میں مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہو کہ تمہیں آئندہ ان معاملات میں شامل نہ کیا جائے۔ گو مجھے معلوم ہے کہ اب بھی تمہارا یہاں آنے کا یہی مقصد تھا لیکن تم نے دانستہ اس بات کو پردوں میں لپیٹ کر پیش کیا ہے تاکہ میں ناراض نہ ہو جاؤں حالانکہ تمہیں مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرنا چاہئے۔ جو کچھ تم ہو جس طرح کے بھی ہو یہ سب صرف اللہ تعالیٰ کی دین ہے ورنہ تم سے بھی زیادہ صلاحیتوں کے مالک لوگ اس دنیا میں تو کیا پاکیشیا میں بھی موجود ہیں لیکن خیر کی نمائندگی تمہیں بخشی جاتی ہے اور اگر تم یقین کرو تو میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھے تمہاری اس شمولیت پر تم پر بے پناہ رشک آتا ہے کہ کاش تمہاری جگہ میں ہوتا تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا تم جیسا حصہ نہ سہی تم سے ہزاروں گنا کم سہی کچھ نہ کچھ تو مجھے بھی مل جاتا"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک اور چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ واقعی روشن ضمیر ہیں شاہ صاحب۔ دوسروں کی نیتوں کو

بھی جانچ جاتے ہیں۔ میں واقعی اسی خیال سے حاضر ہوا تھا لیکن آپ نے جس انداز میں آج مجھے سمجھایا ہے اس سے مجھے واقعی اپنی خوش قسمتی کا احساس ہونے لگ گیا ہے اور میں آپ کا بھی اور اللہ تعالیٰ کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ اس نے مجھے اس سعادت کے لئے منتخب کیا ہے۔ اب انشاء اللہ آئندہ میں دل و جان سے اس کام میں شریک ہوا کروں گا"...... عمران نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا تو شاہ صاحب کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم مجھے اتنی اہمیت دیتے ہو۔ تمہاری مہربانی۔ اسی بنا پر البتہ میں تم سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" آپ یہ الفاظ کہہ کر مجھے شرمندہ کر رہے ہیں شاہ صاحب۔ آپ حکم فرمائیں"...... عمران نے کہا۔

" حکم تو تمہیں صدر مملکت بھی نہیں دے سکتے۔ مجھ جیسا عاجز اور بوڑھا دیہاتی تمہیں کیسے حکم دے سکتا ہے۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ تم انفرادی طور پر تو لوگوں کی مشکلات دور کرتے رہتے ہو لیکن اس کے لئے تمہیں کوئی ایسا ادارہ قائم کرنا چاہئے جہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کی جا سکے۔ یہ تمہاری طرف سے صدقہ جاریہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی اسی میں ہے کہ ہم انفرادی مدد کے ساتھ ساتھ اجتماعی مدد پر بھی عمل پیرا ہوں اور یہ بات میں تم سے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم ایسا کرنے کی پوزیشن میں ہو"...... شاہ

صاحب نے کہا۔
"آپ کا مطلب ہے کہ کوئی ہسپتال قائم کیا جائے "....... عمران نے کہا۔
"ہسپتال بنانا بھی نیکی کا کام ہے لیکن اس کے علاوہ بھی بے شمار اور مسائل ہیں جن کو حل کر کے عام لوگوں کی بھرپور انداز میں مدد کی جا سکتی ہے۔ مثلاً لوگوں کو بہتر روزگار مہیا کرنے کا کوئی پراجیکٹ قائم کرو۔ میرے ذہن میں ایک خیال ہے کہ تم کوئی ایسا ادارہ قائم کرو جو غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کو مختلف فنون میں باقاعدہ ماہر بنائے اور ہر فن کے لئے اس ادارے کے تحت ان تربیت یافتہ افراد کو بھرپور قرضے مہیا کئے جائیں۔ مثلاً ایک بیوہ عورت کڑھائی کا کام مہارت سے کر سکتی ہے لیکن اس کے پاس اسے تاجرانہ انداز میں تیار کرنے کے لئے رقم نہیں ہے اور نہ اس کے پاس وسائل اور تجربہ ہے کہ وہ اپنا تیار کردہ مال فروخت کر سکے۔ یہ سارا کام تمہارا ادارہ کرے۔ وہ ان ہنرمند لوگوں کو بھاری قرضے دے کر ان سے کام کرائے اور ان کے کام کو ادارہ اپنے طور پر مختلف منڈیوں، ملکی اور غیر ملکی سطح پر فروخت کرنے کا اہتمام کرے اور اس سے جو منافع ہو اس میں سے اخراجات نکال کر باقی منافع اس عورت کو دے دیا جائے۔ اس طرح بے شمار لوگوں کو روزگار مہیا کیا جا سکتا ہے اور لوگوں کو غربت اور معاشی بدحالی کی دلدل سے نکالا جا سکتا ہے"۔ شاہ صاحب نے کہا۔

"آپ نے واقعی بہترین منصوبہ بندی کی ہے شاہ صاحب۔ لیکن یہ کام تو حکومت کا ہے۔ کیوں نہ ہم حکومت سے کہہ کر ایسا ادارہ بنوا دیں"....... عمران نے کہا۔
"حکومتی کارندوں میں وہ درد دل نہیں ہو سکتا جو اس ادارے کے کارکنوں میں ہونا چاہئے اور یہ بات بھی بتا دوں کہ انسان کار خیر کا ارادہ کرے اور اس کے لئے جدوجہد کا آغاز کر دے تو بے شمار مسائل جو بظاہر لاینحل نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خود بخود حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لوگوں کو بھکاری بنانے کی بجائے باروزگار بناؤ۔ یہ ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ جس سے تم سمیت لاکھوں کروڑوں افراد فیض یاب ہوں گے"....... شاہ صاحب نے کہا۔
"آپ نے واقعی شاندار منصوبہ بتایا ہے شاہ صاحب۔ آپ میرے حق میں دعا کریں۔ میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس پر کام شروع کر دیتا ہوں۔ انشاء اللہ کامیابی ہو گی"....... عمران نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔ اسے واقعی شاہ صاحب کا یہ منصوبہ بیحد پسند آیا تھا۔
"اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق دے۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی"....... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے اجازت حاصل کی اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا واپس دارالحکومت کی طرف جا رہا تھا۔

ختم شد